

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

با بیماری کدیور باغستان آذربایجان کلینیک گلستان دانش و پیشرفت ساله باجوب  
عشق احمدی کاغذیند او شام محمدی کاغذیند بکرنجات قاری و سامح کاغذیند الموسوم

سازگار

مع

سازگار

عشق احمدی کاغذیند او شام محمدی کاغذیند بکرنجات قاری و سامح کاغذیند الموسوم  
عشق احمدی کاغذیند او شام محمدی کاغذیند بکرنجات قاری و سامح کاغذیند الموسوم

مقطع ابو العباس محمد باکی



# التعماس

”تحقیق کر ہے“ کہ یہ کتاب، بلغ مدینہ مع بہار مدینہ۔ فقینہ دیوان مصنفہ  
جناب حکیم جی عاشق حسین خان صاحب متخلص ہائے آغا ابوالعلائی کا بصرف زر کشمیر تیار  
کیا گیا ہے۔ مالکان مطایع و تاجران کتب دیار و امصار و جملہ شایقین سے  
گزارش ہر کہ کتاب ہذا کا حق طبع مصنف صاحب موصوف الہد کو ہے  
کوئی صاحب بلا اجازت مصنف صاحب موصوف کو کتاب ہذا کو طبع نہ کریں۔  
جس قدر کتب کی ضرورت ہو محمد شمس الدین صاحب تاجر کتب بازار پتھر گٹھی چنڈ  
وکن سے طلب فرمالین۔

علامہ اس کتاب کو اور جن کتب کی ضرورت ہو طلب فرمائی فوراً  
تعمیل ہوگی بذریعہ تقدار سال کرنیکے۔ یاد دہانی روانہ ہوگی۔

شایقین فرمائش کو لازم ہے کہ

عبدالغنی

اپنا نام گراں۔ اور مقام و شہر صاف حروف میں لکھا کریں ورنہ تعمیل

محمد واحد خان جبار



# مَدَنِ سِنِ رَہِ سِنِ سِنِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹

رو سے احمد میں احمد جلوہ جاتا نہ ہوا  
دل میں بطحی کی ہو سینے میں کعبہ کی ہوس  
ہٹ گیا میم تو پھل گیا احمد سے احمد  
دل کو درازت ہے والفجر واللیل کلام  
رچکے عشق صفا رخ احمد میں جو ہر دم  
ست پھر تا ہوں سینہ ہی کی گلیوں میں مدام  
یا نبی آپ کے شہید کی عجیب حالت ہے  
سینہ و دل میں محبت کی تجسلی دیکھی

آپ ہی شمع بنا آپ ہی پروانہ ہوا  
بھنبی خانہ بنا اور وہ خدا خانہ ہوا  
رات معراج کی تھی بیچ میں پروا نہ ہوا  
شیفتہ رخ کا ہوا زلف کا دیوانہ ہوا  
قبر میں اپنا کفن تک کہیں میلانہ ہوا  
عشق کی مے سے لبالب مرا پیانہ ہوا  
مرثا ہستی موہوم سے بیگانہ ہوا  
یا نبی آپ سے روشن مرا کاشانہ ہوا

بے طلب آپ نے ہا لُف کو دیا ہے سب کچھ  
جب ہوا آپ کا الطاف کر میا نہ ہوا

۲

دید روئے کی ہو ی جلوہ رب دیکھ لیا

ہا کے بطحی میں در شاہ عرب دیکھ لیا



جمع ہیں ذات پُر انوار سے سامانِ ظہور  
 کہنچتا ہے کوئی ابل کو مدینے کی طرف  
 اس کے بطحی سے ہنسائی ہر نسیمِ حسری  
 آپ کم ہو کے جو موجوداوسے پہاتا ہے  
 سخت یاور ہے تو موجود سے سامانِ سفر  
 جہہ سائی در دولت میں ملا یک ہر دم  
 آپ کے یاد میں جینے کا مزا ملتا ہے

تم کو ایسا درد و عالم کا سبب دیکھ لیا  
 گرد ہم خوب پھرے غائبِ رب دیکھ لیا  
 ہم نے اتنا اثر گر یہ شب دیکھ لیا  
 تجھ کو کامل دل دشوار طلب دیکھ لیا  
 وہ چلے ہند سے وہ ملک ب دیکھ لیا  
 اس گلچشم سر تسلیم و ادب دیکھ لیا  
 آپ کو زندگنی دل کا سبب دیکھ لیا

ہر طرح کعبہ مقصد نظر آیا ہا لفظ  
 جا کے بطحی میں در شاہِ عرب دیکھ لیا

محمد ملے تو خدا مل گیا  
 گناہوں سے خوف قیامت نہیں  
 رہیں گے نہ ہم مشکلوں میں اسیر  
 شہ دیں کو بھیجوں خط بندگی  
 رہے جہہ سادر کے روحِ لاہیں  
 چلا ساتھ ساتھ اوس کے کعبہ سے دل  
 کنارِ یسے امت کی کشتی لگی  
 کیا عشق نے رہنمائی کا کام

متنالی مدعا مل گیا  
 مجھے آپ کا اسرا مل گیا  
 محمد سا مشکل کشا مل گیا  
 اگر تاصدی کو ہا مل گیا  
 غلامی کا اونکے مزا مل گیا  
 مدینے کا جوت افلہ مل گیا  
 محمد سا جونا خدا مل گیا  
 مجھے دل سے اذکاپتا مل گیا

مدینے کو ہا لفظ چلا لیکے دل  
 محمد ملے تو خدا مل گیا

مخل و حدت میں ب جلو نبی کا ہوا  
 پاکے آدم ظہور شور و تھانزدیک دور

جوش پہ دریا ہوا کن کا تقاضا ہوا  
 دیکھ کے احمد کا نور سب کو پہ سچا ہوا



بہ احد کی وہ ذات ہو گئی احمد کیا تھ  
 جیسی دید ہے اوکسی لیے عید ہے  
 عین عین کفہ آنے لگی رب کی بو  
 وہ اتنی انا پاتا ہوں ہو کر فنا  
 شانہ ایدل محل پر تھی نہیں تجھ کو کل  
 لیکے چلا نامہ بڑا ایک میرا دل او دہر

اک جو تھی مطلب کی بات میم کا پروا ہوا  
 زندہ جاوید ہے جو ترا شیدا ہوا  
 آئینہ تھا رو پرو اپنا لفظ ارا ہوا  
 بندے سے مولا بنا قہر ہے دریا ہوا  
 چل تو مینے کو چل کیوں ہے تڑپتا ہوا  
 نام کسی کا ہوا کام کسی کا ہوا

لہو وہ پوچھیں اگر بند ہیں ہا لہو کون  
 ہے سیمہ غلام آپ کے مگر کا خریدا ہوا

کوئی دنیا میں محمد سانسہ ثانی آیا  
 تہنیت بخش تھی میلاد رسول عربی  
 آمیرے پاس مبارک شب معراج بنجھ  
 دھجھ کر تشنہ لبی بھینچا یا آب حیات  
 شہزادی سے جو آتا ہے فدا ہوتا ہوں  
 حشر میں دل کی ضیاء دکھلے کھمتے ہیں مجھے  
 نے بسم میں مل میرے کیا اپنا مقام

سب کا سرتاج ہی گنج معانی آیا  
 شور تھا عالم ایجا ادا کیا  
 جبرئیل آئے مجھ پر نام و نشان آیا  
 مجھ گئی پیاس مدینے سے جو پانی آیا  
 کوئی جاناں سے جو آیا میرا جانی آیا  
 داغ عشق نبوی لیکے نشانی آیا  
 روشنی گھریں ہو سی مال امانی آیا

اگھر کھتے ہیں ہا تق کو مدینے ولے  
 بھی سرکار میں باد و نہانی آیا

صطفی معراج میں دولہا بنا  
 حشر میں بخشے گئے سب امتی  
 ہو گیا دو نوجواں میں سرفراز  
 اس میں ہے نور خدا نور نبی

کام امت کا بہت اچھا بنا  
 خوب اس بازار میں سودا بنا  
 جو تیرا بندہ ہوا مولا بنا  
 دل میرا کعبہ بنا بلخی بنا



جلو افرما ہو گیا ہر رنگ میں  
ذکر ہے اوس کا فرشتوں میں مدام  
مصطفیٰ کے دیکھنے کے واسطے  
اپنی ہستی کی نہیں رکھتا خبر

وہ کہیں مجنوں بنا لیلیٰ بنا  
جو رسول اللہ کا شیدا بنا  
خوب روشن دیکھ بیٹا بنا  
عشق احمد میں جو متوالا بنا

مر کے ہالفت ہو گیا بطحی کی خاک  
عشق کا بگڑا ہوا اچھا بنا

بیمثل خدا نے سے بنایا  
لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفلاك  
نبیوں کا نبی ہر سب کا سرتاج  
آدم کو نجات تم نے بخشی  
محفی تھا جمال کُنْتُ كُنْزًا  
احمد میں چھپا ہے مہم معراج  
ہے جس کیلئے تیری خدائی  
رحمت نے دکھایا اپنا دامن

کب سے میرے مصطفیٰ کو سایا  
آیات تیری شان میں آ یا  
کس نے تیرے مرتبہ کو پایا  
طوفان سے نوح کو بچایا  
بہر درد نظر میں سب کے آ یا  
خود آپ پر گریہ کر لیا  
دل جائے وہی ہے خدا  
جب گرمی شر نے ڈرایا

ہالفت سے کہو مدینے والو  
چل تجھ کو حضور نے بلایا

فدا جیب خدا دیکھ ناخبر لیتا  
کرو جو حل میری مشکل تو کچھ نہیں مشکل  
ہوس میں دید کے رہتا ہے دل میرا بزمین  
نیا بنیا ہے ستم روز پر گرد و نکا  
بہت ہے حشر کا دہر کا گناہگاروں کو

دل آپ پر ہے فدا دیکھتا خبر لینا  
جہاں کے عقدہ کشا دیکھنا خبر لینا  
غریب کو بھی ذرا دیکھنا خبر لینا  
چلے ہی تیرے جہاں دیکھنا خبر لینا  
شفیع روز جسزاد دیکھنا خبر لینا



کفر سے میں پھلا کے اپنی دلوں ہا  
 طبیعت دل زار تم ہو یا شہر میں  
 حضور ادھر بھی ذرا دیکھنا خبر لینا  
 یہی ہے میری دوا دیکھنا خبر لینا

ابیں کسی کا ہمارا نہیں ہا لطف کو  
 ذرا جمیب خدا دیکھنا خبر لینا

میرے سر کی آرزو یا مصطفیٰ  
 میں اپنی کو کھو بیٹھا ہوں  
 اب درو والا پرہنے دو مجھے  
 تم بچا لیف عذاب حشر سے  
 بے دوا ہے درد بہاں الیفات  
 زلف کی صورت پریشان حال ہے  
 رنگ تیرا ہے چمن میں ہر طرف  
 بے کسوں کا حال پوشیدہ نہیں  
 عشق میں آنکھوں سے پردہ اٹھ گیا  
 بین کروں کیا جستجو یا مصطفیٰ  
 دہونڈتا ہوں چار سو یا مصطفیٰ  
 کیا پھروں میں کو بکویا مصطفیٰ  
 میری رکھنا آبرو یا مصطفیٰ  
 زخم دل ہے بے رفو یا مصطفیٰ  
 دل ہمارا موبو یا مصطفیٰ  
 ہے گلوں میں تیری بو یا مصطفیٰ  
 اب تمہارے روبرو یا مصطفیٰ  
 ہے نظر میں تو ہی تو یا مصطفیٰ

دل سے ہا لطف کے صدا آئی ہے  
 تم ہو میری آرزو یا مصطفیٰ

مدینے میں مصطفیٰ سے تو بیکیوں کا سلام کہنا  
 نہیں ہے کوئی بجبز تمہارے ہمارا اتنا پیام کہنا  
 روئے روشن وہ زلف مشکیں جو دیکھ لیں ہم تو پائیں سکیں  
 بہت ہے بے چسپان غمگیں نبی سے صبح و شام کہنا  
 ملے تو بس ہے ہماری قاصد ہی ہوس ہے  
 رہیں گے بیٹھے ہوئے ہمیشہ تاق پیش باب السلام کہنا



ضرور شرب سے کے جانے والو مجھے اوہ پہل کے پیچ ڈالو  
 وہیں کے رہنے کی آرزو ہے وہیں کا مجھ کو غلام کہنا  
 جگہ دینے میں وہ عطا ہو تمہارے روضہ کا سامنا ہو  
 قبول فدوی کی التجا ہو صبا یہ میرا پیام کہنا  
 تمام عالم میں ہے او جالاجوشن عرس ہے زالا  
 ریخ منور کو مصطفیٰ کے صند و رما و تمام کہنا  
 رسائی موسے کو طور تک تھی یہاں بنی کی وہ منزلت ہر  
 پہونچ گئے عرش و لامکان تک پارس کو ادنی مقام  
 میں پافتادہ ہوں یا محمد سنبہال لیجے سنبہال لیجے  
 سوا تمہارے کسیے پکارے تمہارا ہندی غلام کہ  
 صبا جتنا تو حسرت دل تڑپ رہا ہوں رنگ بسمل  
 اگر وہ پوچھیں کہ کون ہے یہ غریب لطف کا نام کہنا

ظہور عالم کو نہیں سب جلو ہے حضرت کا نہیں ہے خون دل کو گرمی روز قیامت کا انلم سے شاخ طوبی کی لکھونگا وصف حضرت کا جمال حق نما سے مائے باباں کو کہاں نسبت جس مژدن بچھ مصرع نصیب کرنا سنگ بت ہر اما کا تبیں لکھ لکھ کے دس کو یاد کرتی ہر تمام شادات اقدس نے دکھایا اپنی قدرت کا رہے گا سر پر سایہ دامن ختم رسالت کا سیاہی کی روانی میں ہو پانی نہر حنیت کا دل یوسف بھی پروانہ ہر شمع روئے حضرت کا بحر وسع ہے بحر وسع ہے محمد کی شفاعت کا اگر باندھا کوئی مضمون رسول حق کی مدحت کا	خدا کا نام ہے نام نبی سمجھو اگر ہا لطف حقیقت میں احمد عظیم احمد میں عرمدحت کا
--	--

مصطفیٰ جس کا سچا ہو گیا	دم میں وہیمیا را چھا ہو گیا
-------------------------	-----------------------------



عشق دل کو مصطفیٰ کا ہو گیا  
آپ کا کہلا چکا جو مُستی  
آپ سے ہیں آپ کی دہلیز پر  
آپ کو جس نے پکارا یا رسول  
بعد مردن جب کیا یاروں زدن  
یا محمد جب خودی جاتی رہی  
جس نے دیکھا مصطفیٰ کو جو رہا

ایک قطرہ تھا کہ دریا ہو گیا  
فضل اوس پر کب سربا کا ہو گیا  
درد مندوں کو سہارا ہو گیا  
کام جو اُلٹا تھا سید ہوا ہو گیا  
رخ میرا سوئے مدینا ہو گیا  
مجھ کو خود میرا تماشا ہو گیا  
اس کا جنت پر اجارا ہو گیا

یابی ہا لُفٹ کو دولت مل گئی  
آپ کے در تک گزارا ہو گیا

دیکھئے اختر سے کیا تشبیہ خال مصطفیٰ  
یوں لٹھے کا حشر میں جو خال مصطفیٰ  
گل طوبی کے مری تربت کو تختہ جاہے  
غیر ذات مصطفیٰ دل کی لگی کیوں کر بچھے  
انتقال مصطفیٰ روز قیامت رانمود  
روتے روتے سورہون تقدیر جاگ اٹھی کہیں  
مصطفیٰ کو جس نے پایا ذات حق کو پایا

بن گیا ہے نقطہ جیم خال مصطفیٰ  
لب پہ نام مصطفیٰ لیں خال مصطفیٰ  
ہوں ازل سے جو قدیم خال مصطفیٰ  
مشغل ہے آتش شوق وصال مصطفیٰ  
شد جہاں تاریک و چشم بلال مصطفیٰ  
خواب میں مکھوں رخ بد رکھال مصطفیٰ  
بے وصال کہریا عین وصال مصطفیٰ

ایک ایک امید میری مصطفیٰ بر لائیں گے  
ہا لُفٹ پر دردِ شیدا سے آل مصطفیٰ

ہے مدینہ میں تمیر کی زیارت کا مزا  
دیکھ لو روئے محمد کی جھلک ہر شے میں  
جلوہ حضرت بیچوں ہے نبی کی صورت

خوب ہے آپ کے دیدارِ دولت کا مزا  
ہر گھر ہی عالم کثرت میں ہے وعدت کا مزا  
مل گیا حسن دل آرا میں حقیقت کا مزا



خوش بنی ہو گئے اللہ نے جنت بخشی  
 کر چکا آپ مدینہ کی صفت کو موزوں  
 یا بنی پھیل گئی ظاہر و باطن کی ضیاء  
 سامنے آؤ گے پر وہ تمہیں دیکھینگے  
 باغ رضوان میں طبیعت میری کتنی نہیں

یہ اطاعت کا مزا ہے وہ عبادت کا مزا  
 میرے ہر شعر میں موجود ہے شریعت کا مزا  
 یہ شریعت کا مزا ہے وہ طریقت کا مزا  
 ہو گیا اب تو قیامت میں قیامت کا مزا  
 مل گیا کو چہ محبوب میں جنت کا مزا

یا بنی پھر کہیں ہالفت کی جبین روشن ہو  
 پھر نصیر ہو سجود دولت کا مزا

بیٹھے ہیں یہاں دل ہے مدینہ میں ہمارا  
 چمکا جوں ملنے میں نبوت کا ستارا  
 ہے گیسو شہر نگ کی خوشبو سے جہاں  
 اک بھیریوں کعبہ کو تو اک جانب شیر  
 خنجر کا شہید ایک ہے اک بستہ زنجیر  
 دولت سے نہ حشمت سے نہ شاہی سے عرض ہر  
 اک آن میں دو ٹکڑے ہوا چاند فلک پر  
 شاہادر دولت کی تمنا میں ہوں بے چین

کافی ہے غریبوں کو محمد کا ہمارا  
 ہر آنکھ لگی کرنے خدائی کا نظارا  
 فرمائی کیا ایکے کریں غنبر سارا  
 مشتاق کا دل ہے غم دوری سے دوپارا  
 گھایل کوئی ابرو کا کوئی زلف کا مارا  
 جب آپ طہیم نے کیا سب سے کنارا  
 کافی تھا فقط آپ کی اونگلی کا اشارا  
 بلو او مجھے شہر مدینے میں دوبارا

ہالفت در محبوب پہ سراپنا جھکا دی  
 شاہاں چہ عجب گر بنوا زند گدارا

اللہ کو جو عشق رخ مصطفیٰ ہوا  
 بھرتی نہیں ہے ہر سلیمان نگاہ میں  
 پروم وہی ہے منزل مقصد کے سامنے  
 اب وہو اپہاں کی موافق نہیں مجھے

کن سے ظہور جلوہ ارض و سما ہوا  
 دل کے نگیس پہ نام نبی ہے کھدا ہوا  
 احرام دل اگر ہے ہمیشہ بندھا ہوا  
 بطحی کے خاک سے ہے مراد دل بنا ہوا



رضوان سلام ہے تیرے دارالسلام کو  
دل میں جھلک ہے نور حبیب کریم کی  
مکہ سے ریل آتے ہی بطحی کو دیکھنے  
دل میرے ساتھ ساتھ ہے میں دل کو ساتھ

باب السلام سے ہے میرا دل لگا ہوا  
ہے آفتاب میری بغل میں چھپا ہوا  
چلنے بہت قریب کا اب رستا ہوا  
بطحی کو لے چلا ہے کوئی کھنچتا ہوا

ہا لطف جو تھی ازل کی تمنا مجھے ملی  
میں خاک راہ کو پھیرا اورا ہوا

عشق احمد سے جو ہر نور ہے سینہ آہ  
آپ محشر میں جو مختار شفاعت ہرے  
نام کندہ ہے رسول عربی کا اس پر  
جب قدم اُس پر کھائے معراج کی رات  
وصل محبوب میرے اگر بعد وصال  
یا نبی خوب سے یہ عطر گل و عنبر سے  
آپ کے عشق کی پیدا ہے تجلی اس میں

سامنے ہے میرے آنکھوں کے مدینہ آہ  
لگ گیا گھاٹ ہی امت کا سفینہ آہ  
خوب روشن ہے میری دل کا نگینہ آہ  
اور پر نور ہوا عرش کا زینہ آہ  
اہل ہے پتھر سے ملنے کا قرینہ آہ  
آپ کے چہرہ رنگیں کا پسینہ آہ  
طور سینا ہے حقیقت میں یہ سینہ آہ

بارغ جنت کی ہوش کو نہیں رہا لطف  
آپ دیکھ آئین میں میرے مدینہ آہ

کیا بتاؤں میں حقیقت میں کیا ہے مصطفیٰ  
ہے یہی ایکجاد اول اور ظہور آخری  
فخر عالم سرور دین عالم ہر جزو کل  
نور روئے پاک نے روشن کیا سب کا دل  
کس قدر امت کو ازادی جنم سے ملی  
میرا حامی میرا والی دو جہاں میں کون ہے

دیکھ لو آئینہ ذات خدا ہے مصطفیٰ  
ابتدا ہی مصطفیٰ اور انتہا ہے مصطفیٰ  
ربنمائے خلق و تلج انبیاء ہے مصطفیٰ  
کیا چل غبزم ارباب صفا ہے مصطفیٰ  
شافع روز قیامت ہو چکا ہے مصطفیٰ  
مصطفیٰ ہے مصطفیٰ ہے مصطفیٰ ہے مصطفیٰ



اپنی ہی کی نور سے دارین نے پایا وجود

سر سے لیکر پاؤں تک نور خدا ہے مصطفیٰ

ہاں وقت مسکین مدینے تک پہنچ جائے کہیں

بے نوائی میں تمہارا آسرا ہے مصطفیٰ

وہ دل کش ہے نقشا میں سے مصطفیٰ کا  
جو ہے مصطفیٰ مصطفیٰ بولتا ہے  
خدا میں اگر آنکھ رکھتا ہے اسے دل  
پسنگے زلیخا جو دیکھیں گے یوسف  
قسم کھا کے کہتا ہوں حلد بریں کی  
خدا بھی درود آپ پر بھیجتا ہے  
ذرا آنکھ سے دیکھ کر دل سے پوچھو  
نبیوں میں افضل رسولوں میں اکرم  
زمین سے فلک تک بشر سے ملک تک

خدا بھی ہے شیدا میں سے مصطفیٰ کا  
ہر ایک جا ہے ہر چا میں سے مصطفیٰ کا  
تو آدیکھ جلاو میں سے مصطفیٰ کا  
وہ پر نور جہر امیر سے مصطفیٰ کا  
کہ جنت ہے کو چا میں سے مصطفیٰ کا  
وہ اعلیٰ ہے رتبہ میں سے مصطفیٰ کا  
کچھ یہاں ہے روضا میں سے مصطفیٰ کا  
یہ رتبہ ہے کس کا میں سے مصطفیٰ کا  
رہا بول بالامیں سے مصطفیٰ کا

بھر کس کا غلام کہینہ ہے ہاں وقت

میں سے مصطفیٰ کا میں سے مصطفیٰ کا

ہر عمر جس وقت آتی ہے مدینے کی ہوا  
جان کو راحت جگر کو تازگی دل کو سرور  
دیکھ لے رضواں ذرا باغ نئی میں سنجیدہ کر  
رشتک افزای دم عیسے نظر آتی ہے یہ  
اس لئے سر سبز ہے بختلستانِ ارم  
بویئے زلف مصطفیٰ سے ہر تروتازہ دماغ  
یا محمد یا محمد کی مدد ہے ہر نفس

تہنڈی تہنڈی دل کو بھاتی ہے مدینے کی ہوا  
کیا اثر اپنا دکھاتی ہے مدینے کی ہوا  
کس قدر دل کو بھاتی ہے مدینے کی ہوا  
سیکڑوں مردی بھاتی ہے مدینے کی ہوا  
اوس طرف ہر بھاتی ہے مدینے کی ہوا  
کیا مدینے سے اب آتی ہے مدینے کی ہوا  
میر سینگہ میں سماتی ہے مدینے کی ہوا



ہم مدینے کی ہوا میں رحمت یزدان پاک	عرش تک چل پھر کر آتی ہے مدینے کی ہوا
آرزو کی ہے ہوائے گلشن فرووس کی	ہم کو ایڑھوں خوش آتی ہے مدینے کی ہوا
روشن محبوب میں پھرتی ہے کیا کیا شوق سر	کیفیت کیا کیا اٹھاتی ہے مدینے کی ہوا
اس کے آجانے سے گھٹ جاتا ہر صوبہ دروالم	رحمت دل کو بڑھاتی ہے مدینے کی ہوا

ما لفت بیمار کو درتی ہے صحت کی نوید  
پھر مسیح بن کے آتی ہے مدینے کی ہوا

یا حبیب خدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا  
دل کا مطلب کہوں یا کہ میں چپ رہوں آپ کہئے ذرا یا حبیب خدا  
ہنر گنبد کا تیرے نظار کریں پاک روضہ پہ جاں اپنی وار کریں  
نام لیلے کے تیرا پکار کریں یا شمع بیچ الورا یا حبیب خدا  
چاہ کوثر پہ چاہت سے آئیں کبھی صحن مسجد میں ہم لوٹ جائیں کبھی  
دل چل جائے تو یہ سنائیں کبھی دیکھنا یا حبیب خدا  
آرزو سے ہی التجا ہم ہی امتی ہوں تیرا مدعا ہے ہی  
رشتہ جنت مدینے کے جا ہم ہی ہاں ہو دفن میرا یا حبیب خدا  
موتوں جب محبت پرستی ہوئی نیستی خود میری میں ہستی ہوئی  
ہر نفس دل کی آباد بستی ہوئی تلو دیکھا کیا یا حبیب خدا  
آپ اول میں ہیں فضل الاولیاء آپ خرمیں ہیں اکمل الاخریں  
آپ ہیں بارش رحمت عالم میں یا شہر انبیا یا حبیب خدا  
آپ ہیں مظہر نور ذات قدم آپ ہیں رولق عرش ولوح قلم  
آپ معنیبروں میں ہیں عالی شیم سب کے میں نشو و یا حبیب خدا  
ایک ہی ہمید معشوق و عاشق کا تھا مہم احمد میں جلو العہد کا چھیا



کہل گئی یوں حقیقت تیرے بر ملا مرجہا مرجہا یا حبیب خدا  
 تیرے رونے کی جالی کو دیکھا کریں اوس کوچوں کبھی اوس کو چاہا کریں  
 بے خودی کا عجب یک تماشا کریں بے ہی مدعا یا حبیب خدا  
 جھکو کھتے ہیں ہاتھ گداے نبی میں یہاں ہوں گے پیر میں جی  
 و مہدم کیفیت اور حاصل ہوئی ہے وظیفہ میرا یا حبیب خدا

عیال حراج سے ہے مرتبہ اعلیٰ محمد کا  
 شفیع المذنبین ختم الرسل سلطان دو عالم  
 سعادوں کی خطا ہوتی نہ ملے دونوں پھر باہم  
 تغیرا و ٹھہ گیا و اہو گئی چشم حقیقت میں  
 یہ مصرع حاشیہ پر سورت و الیل کی لکھ دو  
 قمر کے دو ہوئے تکرر اک ادنیٰ معجزہ سمجھو  
 خدا نے کس محبت سے کیا یہ یاد قرآن میں  
 ستاروں نے خجالت و فلک پر بند کی آنکھیں  
 کھلے آنکھیں دید کی طالب سبب شوق کا معدن  
 جگر پر داغ دل میں درو لب پر آہ آنکھیں نم  
 تری گرمی سے اے خورشید محشر کون ڈرتا ہے

مقام اک کیوں نہ ہو قوسین انوار فی محمد کا  
 خطاب اللہ سے کیا کیا ہے مولانا محمد کا  
 جودم بھرتے نہ دل سے آدم و حوا محمد کا  
 تجھے سرشے میں آتا ہے نظر جلو محمد کا  
 عجب شیر نگ ہے گیسوئے غیر سا محمد کا  
 کہ انگشت تہادت سے اشار اتھا محمد کا  
 مبارک نام ہے منزل و طاسا یا محمد کا  
 عجب پر نور ہے خال رخ زیب محمد کا  
 یہ جاں صدقے محمد کے پھل دل شیدا محمد کا  
 شکستہ حال و شور افراسیاب دیوانہ محمد کا  
 سرامت یہ سایا ہے محمد کا محمد کا

الہی ہا لفت مسکین ہو صحرائے مدینہ ہو

یہ ہو بچے منزل مقصود کو صدقا محمد کا

آ جا مرے طہر ذرا تو آ جا  
 اکبلا ادھر ذرا تو آ جا  
 اے میسنری خبر ذرا تو آ جا

اے رشتک تشر ذرا تو آ جا  
 ہو جائے مکان دل کا روشن  
 دیدار طلب ہوں جاں بب ہوں



اک دل ہے او سے چمن بنادے	دیکھ اسے گل تر ذرا تو آجا
صدقے تیرے اس شہدینہ	دل ہے تیرا گھر ذرا تو آجا
آنکھوں میں رکھیں گے تجکو مردم	اے نور نظر سر ذرا تو آجا
مشکل میں پہنچا ہوں تو کدھر ہے	اب دیر نہ کر ذرا تو آجا
سراج میں شور تھا فلک پر	محبوب اور ذرا تو آجا

ہا ثقف کو ہے شوق جلوہ دید  
اے رشک فتنہ ذرا تو آجا

دل میں عشق مدینہ دیکھا	روشن اپنا سینہ دیکھا
دونوں میں ہے مئے محبت	خیم سینہ دل سینہ دیکھا
بحر عنہم ہیں ڈوب بجائے	توٹا پھوٹا سفینہ دیکھا
یام حقیقت پر پھونچیں گے	عشق مجبازی زینہ دیکھا
دل کے زمین کو کھود کے دیکھو	ہم نے اس میں فیض دیکھا
دل میں ظاہر عشق بنی کا	کعبہ اپنا مدینہ دیکھا
نہیں بنی تک آنا جانا	جینا بھی کیا جینا دیکھا
رخ کا شیدا می ہوں ازل سے	عشق ترا پارینہ دیکھا

آئینہ ہے دل ہا ثقف کا  
سینہ بھی ہے کینہ دیکھا

آسان ہو گیا ہے ہمکو خدا سے ملنا	بطحی میں پہلی چل کر خیر الورا سے ملنا
صدیق سے عمر سے عثمان سے علی سے	مشکل پڑی تو چاروں مشکل شاہ سے ملنا
چلنا اور ہر دکن سے جسے تو نکولیں	بغداد کی چمن میں غوث شاہ سے ملنا
مشکل میں کس کے در پر زیادہ لیکے جائیں	شہر نجف کے اندر شیراز سے ملنا



منا ضرور شاہ کرب و بلا سے ملنا اجمیر کے چمن میں پیر ہوا سے ملنا شاہوں کی آرزو سے اور گہلے سے ملنا کرتابہ صدف دل کو اہل صفائے ملنا	ہیں دو جہاں کے والی اپنی مدد کریں گے خواجہ کی آرزو میں بلچیں دل سے اپنا خاک قدم ملے تو کھل بھر بنائیں دونوں جہاں کے نقشے اس آئینہ میں کھو
--	--

آغا نے مصطفیٰ تک پہنچا دیا ہر ہاتھ  
آسان ہو گیا ہے ہلکو خدا سے ملنا

بے اختیار فرط خوشی نے رولا دیا مجلو میرے کریم نے حاجی بنا دیا کیا کیا دیا ہے اُس نے مجھے مینے کیا دیا مرشد نے آئینہ میرے دل کو بنا دیا پھونچا کے اُس طرف مرا رتہ بڑا دیا	ہیت الحرم نے جب مجھے جلوہ دکھا دیا پھونچا دیا عرب میں دکھایا پھر اپنا گھر شکر خدا زباں سے میں کیوں کر ادا کروں کعبے کا طواف اور وہ نزدیکے حلیم وہ سرزمین کہ جس پہ محمد پھریں چلیں
--	---

ہاں لفت قریب تر ہے مینہ چلے جلو  
تم کو وہیں کے شوق نے مضطر نہا دیا

جمایا صفو قدرت پہ نقشہ مصطفائی کا گنہگاروں سے سنکر شورا محمد کی دوامی کا کہ جس کا عرش شہر غلغلہ حق تک سالی کا تو بحر وصف میں پھر کس کو یار آشنائی کا جب آنکھیں بند کیں جلو انظر آیا خدائی کا جبیں رہو نشان اوس آستان کا چہ سالی کا	ارادہ جب کیا حق نے ظہور کبریا کی کا ہر ایک طبقہ جہنم کا نہ دم مارے گا محشر میں محبت دل میں ہو اوس صاحب حاج کی میرے شنا خواں ہو مرے مدوح کا قرآن میں جفا لقی مراقب جب ہو کر پایا رسول اللہ کو دل میں ہی اک داغ حسرت یا محمد دل میں کہتا ہوں
---	---

نصاں مصطفیٰ کا ذکر کرتے ہو اگر ہاں لفت  
تو لوح حسینہ کو سمجھو ہے چھاپا مصطفائی کا



ہے تمہیں بیرون میں خیر الایمان پیارا  
 سجدے کروں الہی آنکھوں سے جاکے دیکھوں  
 پھینک دوں گلی میں قاصد لہجہ کے خاک میری  
 صل علی محمد روحی وند اک احمد  
 معراج میں نبی سے پردانہ تھا خدا کو  
 صدقے بلا لے رہیں جنت میں حور و غلمان  
 احمد خدا کے پیار سے ہر ایک کو سہارے  
 دس منزلیں سہانی کرتے ہیں دل سنائی

حضرت کی بات پیاری حضرت کا نام پیارا  
 مسجد نبی کی پیاری باب السلام پیارا  
 ہو جائے تیرے ہاتھوں اتنا تو کام پیارا  
 بھیجا درود جس نے پھونچا سلام پیارا  
 کیسی تنہی شہ پیاری پھونچا پیام پیارا  
 پیر سے رسول کے ہر گھر کا غلام پیارا  
 رہتا ہے مجھ وظیفہ صبح و شام پیارا  
 بطحی کی رہ کا ہی اک اک مقام پیارا

وصف نبی کو سنکر روح الامیں ہو کر رہی  
 مالتف لکھا ہے تو نے مضمون تمام پیارا

مدینے سے صبا آئے نہ پھر اور گر عیا ہو چکا  
 اگر پھونچا درود او کو تو قیمت باج پر پھونچا  
 نظر آجائیں تو میں گرد پھر کر پاؤں پر لوٹوں  
 وہ کعبہ سے چلے وہ منزلیں طے ہو گئیں ساری  
 نبیؐ بچہ سنس کے فرمائیں جو میں لیتا تک پہنچوں  
 صبا یہ عرض کر دینا کہ یہ سچا روں نے بھیجا ہے  
 او دہر کے جانے والے میرے سر پر تیرا احسان ہے  
 ہما کہنا یہی اب چشم رحمت سے ادھر دیکھو

خیر اتنی نہیں ملتی سلام بے نوا پہونچا  
 میری سرکار کی پیشی میں میرا مدعا پہونچا  
 وہ کیسے لوگ ہیں جن کو سلام مصطفیٰ پہونچا  
 مدینہ وہ نظر آیا وہ جا کر تہ فدا پہونچا  
 سہارا در کا لینے کو کوئی جہ آسمان پہونچا  
 تبار مصطفیٰ ہو کر ادب سے فاتی پہونچا  
 میرا بھی بندگی نامہ حضورؐ میں رہا پہونچا  
 درود و لت پہ سلطان کے فقروں کی دعا پہونچا

خبر جو اس کو پہونچا ہے تو شادی ہو جائے  
 سلام مالتف مسکین حضور مصطفیٰ پہونچا

جان جان اولیا غوث اللورا

دلستان اصفیا غوث اللورا



آپ محبوب خدا غوث الورا  
ث ہدائی آنا غوث الورا  
نور چشم مرتضیٰ غوث الورا  
آپ ٹھہرے نا خدا غوث الورا  
جلو اسرا جا جا غوث الورا  
خلق کی حاجت روا غوث الورا  
میرے دل کے دعا غوث الورا

آپ معشوق رسول ہاشمی  
جلوہ یے کیف و کم مقصود کل  
پیارے احمد کے حسن کے لاڈلے  
میری شستی ڈوٹے سے سج گئی  
دل میں آنکھوں میں جگر میں جاں میں  
سب کے حامی دستگیر بے کسان  
میرے مادی میرے مولا میرے پیر

ہا لقت مسکین ہے محتاج کرم  
اک نطنسرا و یا غوث الورا

ہوا مست ازل محتاشا غوث اعظم کا

سرا پا نور سبحان ہے سرا پا غوث اعظم کا

جگر میں جان میں سینے میں دل میں نور پیدا ہے  
خدا کا مصطفیٰ کا مرتضیٰ کا غوث اعظم کا

جلال غوثیت ان میں جمال قطبیت ان میں

گڑا کیا عرش عظم پر ہے جہنم غوث اعظم کا

یہی مشکل کشا ٹھہرے یہی حاجت روا ٹھہرے

ہمیشہ بے سہاروں کو سہارا غوث اعظم کا

پتا بغداد کا رضوان سے ملکر پوچھ لیتا ہوں

مجھے جنت میں باد آتا ہے کو چا غوث اعظم کا

فلک پھرتا ہے درپر کا سہ شمس و قمر لیکر

اوسے دزات مل جاتا ہے صدقا غوث اعظم کا



منور ہو گئیں آنکھیں میرا سینہ ہوا روشن  
 کیا دل کے جھروکے سے نقار اغوث اعظم کا  
 میں اپنے بخت پر نازان میں اپنے خواب پر تریان  
 کہ میں نے شب کو دیکھا روئے زیبا غوث اعظم کا  
 میرے دل میں ہوس بغداد کی ہائے ہمیشہ ہے  
 میں بندہ غوث اعظم کا میں شیدا غوث اعظم کا

ذکر کرتے ہیں سہی الٰہی حرم خواجہ کا  
 جادو دل میں ملا نقش قدم خواجہ کا  
 آمد و رفت نفس سے یہ پتا ملتا ہے  
 نقش خوبی کا بنا حرف خرابی مست کر  
 رہنا منزل مقصد کا بناؤن کس کو  
 مجھ کو ہر کام میں خواجہ کی مدد ملتی ہے  
 دل کو پہلاتے ہیں دو تین مزی کی باتیں  
 نفس کو ہوتی ہے خواجہ کی طرف سے طرکی

کلمہ دیر میں پڑھتے ہیں صائم خواجہ کا  
 لے چلا کچھنچ کے منزل کو کرم خواجہ کا  
 زندہ وہ لوگ ہیں جو بھرتی ہیں خواجہ کا  
 لوح محفوظ پہ چلتا ہے سلم خواجہ کا  
 کیا میں سے واسطے یہ عشق کرم خواجہ کا  
 میرے ہر وقت کا ساتھی کرم خواجہ کا  
 عشق خواجہ کا ہوس خواجہ کی غم خواجہ کا  
 ہے میرے دشمن جانی پستہ خواجہ کا

ہند میں کہتے ہیں اس نام سے ہائے مہلو  
 ہے دکن میں کوئی محتاج کرم خواجہ کا

## ردیف الیاء

کیا کام کسے سے مجھے سزا سے مطلب  
 سجدہ کو جگہ یہ ہے ٹہرنے کو جگہ وہ  
 دشوار تھا اسرار الٰہی کا سمجھنا

نکلے گا میرا سید ابراہیم سے مطلب  
 نکلا تیرا درسی تیرے دیوار سے مطلب  
 حل ہو گیا سب جید رکاز سے مطلب



<p>نیکن کو قیامت میں نہیں پوچھنے والی          ہے پیش نظر نظم صفت سرور دین کی          صورت کے دکھانے کو قیامت پہ نہ کہتا          یوں بڑے گئے معراج میں سدرہ سے حضور آپ          ہے امت احمد کو چمن آتشیں دوزخ</p>	<p>رحمت تیری رکھتی ہے گنہگار سے مطلب          پر چسپے مجھے کام نہ اخبار سے مطلب          مشتاق کو ہے جلوہ دیدار سے مطلب          رفرف سے رہا کام نہ رہوار سے مطلب          نکلا بیہ براہ شیم کے گلزار سے مطلب</p>
---	---

بستان مدینہ کے ہوا سرین ہی ما نفث  
 پھولوں سے علاقہ ہے نہ گلزار سے مطلب

جس کا طالب ہے خدا وہ سب میں ہے مطلوب خوب  
 ہے خدائی میں بہار مصطفائی خوب خوب  
 رہ گئے ہم حسرت دیدار میں یا مصطفیٰ  
 دیکھ کر یوسف کو نکلی حسرت یعقوب خوب  
 دیکھ کر معراج میں حضرت کو حور و ن نے کہا  
 سارے محبوبوں میں نکلے آپ کیا محبوب خوب  
 یان کی شاہی سے وہاں کی ہے فقیری میں مزا  
 ہے مدینے کی مجھے نان جوین مرغوب خوب  
 ہے سواری کے لئے معراج میں حاضر براق  
 آپ راگب سب سے اچھے آپکا مرکوب خوب  
 مجھ سے کہتی ہے ہمیں سر کی شفاعت غنم نہ کھا  
 کثرت عصیان سے ہوتا ہوں اگر محبوب خوب  
 نیم بمل ہوں نگاہ چشم جاناں کا ہنوز  
 دیکھ تو اسے نشتر غنم میرے دل میں خوب



وہ چھ سو اسی مدینہ میں تڑپ کر رہ گیا

میراث تاحد مجھ سے اچھا اور میرا مکتوب خوب

ہا نفی دیوانہ زلف بنی کو دیکھتا

اپنی بستی سے گزر کر بن گیا مجذوب خوب

## دیف التاء

نور حق مظهر کل جلوہ قدرت حضرت  
چشم شتاق ہی محتاج عنایت حضرت  
عرش پر آپ کے طور پہ موسیٰ پہونچے  
جلوہ ذات خدا صاحب لولاک لما  
آپ ہی کا ہے بھروسہ سر محشر ہم کو  
جنتی آپ کے کو چپکے ہیں ہنسنے والے  
حشر میں زیر لوا جائے ملے بات بنے  
دل کی خواہش در والا سے طلب کرتا ہوں

رحمت اللہ کی اللہ کی صورت حضرت  
ہو عطا خواب میں یہ ارکئی دولت حضرت  
عظمت اللہ کی ہر اللہ کی عظمت حضرت  
کنٹ کنٹرا کی ضیائے وحدت حضرت  
ہو سکے ہم سے نہ طاعت عباد حضرت  
بن گیا باب مدینہ در جنت حضرت  
بے ٹھکانہ نہ رہے آپ کی امت حضرت  
اس کو تھوڑا سا ملے در دمبت حضرت

ہوے اگر دل میں ہو حق قبی کی ہا نفی

ہر طرزی ورد زبان چاہئے حضرت حضرت

بچہ و خلیفہ ہے ہمارا دن رات  
ریخ دکھا کر مجھے زندہ کر دو  
بند آنکھیں ہیں تمہیں دیکھتا ہوں  
جا پڑوں رہ گند بٹھی میں  
نظر آجائے مدینہ کا چاند

ہر محمد کا سہارا دن رات  
ہجر کے رنج نے مارا دن رات  
دل میں کرتا ہوں نظارا دن رات  
مشکل اس جا ہے گزارا دن رات  
کیوں ہے گردش میں ستارا دن رات



آپ کا نور ہے سارا دن رات  
غم کا غم ہے نہ خوشی کی ہر خوشی  
نہا بار کنہ تو بہ سے

آپ ہیں انجمن آرا دن رات  
حال یکسان ہے ہمارا دن رات  
سر سے بوجھ اپنا اوتا را دن رات

وہی کعبہ وہی لہجی ہا لفتن  
کہیں دیکھوں میں دوبارا دن رات

## دریف کثاء

نرا ہے جلوہ رخ جلوہ قدم یا غوث  
رہا نہ آپ کے طالب کوراہ کا کہن کا  
ازل سے آپ کے دفتر میں نام ہے اپنا  
ضرور آورہ چشم سے میرے دل میں  
سرور ہے مئے دیدار کا ہنوز مجھے  
خوشی کا ہم نے نہ گھونگٹ اٹھا کر منہ دیکھا  
بہار پر رخ رنگین کے ہو گئے مضمون  
شکستگی نے نکھتا پنا دیا مجھ کو

خدا نما ہے تیری ذات محترم یا غوث  
مٹی ہے منزل مقصد تہ قدم یا غوث  
غلام آپ کے ہیں ابتدا کے ہم یا غوث  
رکھا ہے میں نے کشادہ درحوم یا غوث  
میان خواب کیا آپ نے کرم یا غوث  
حزین ہیں ساری خدا کی ملک ہم یا غوث  
نظر کے سامنے ہے گلشن ارم یا غوث  
کجا روم چہ کسب سخت عاجز م یا غوث

غلام آپ کا یہ ہا لفتن کعبہ ہے  
ادب کے ساتھ سربندگی ہے ہم یا غوث

## دریف الجیم

جس بن کے چہا عرش پہ حضرت شب معراج  
ہاتھ آگئی معراج کی دولت شب معراج



سو جاؤن تو جاگی میری قسمت شب معراج

ہو خواب میں حضرت کی زیارت شب معراج

بیکتائی کا جو رنگ تھا بیکتائی میں دُوبا

وعدت میں چھپا جلوہ کثرت شب معراج

یہ آمد و شد دم کی تھی وان تھے کہ یہاں تھے

سہ کار کی اندری عجلت شب معراج

حورون نے دیرپوں سے محمد کو خود لکھا

لوٹا ہی کی دیدار کے دولت شب معراج

حضرت نے لیا وعدہ بخشش جو خدا سے

امت پہ برسنے لگی رحمت شب معراج

معراج ہے امت کو نمازِ سحر و شام

ما تھ آئی ہے کیا خوب عبادت شب معراج

امت کے مکانوں کے بنی سیر کرین گئے

کیا خوب سنواری گئی جنت شب معراج

سنتے ہیں فرشتے صفتِ پاک کے مضمون

ہے اوج پہ نائف کی طبیعت شب معراج

## دریغ کے کجاء

حضرت پیغمبروں میں ہیں سردار کی طرح  
معراج مصطفیٰ سے کھڑا راز دور کا  
اپنی گلی میں مجھ کو جگہ دید تہجئے ہنور

کوئی نہیں ہے الحمد مختار کی طرح  
دولت نہیں ہے دولت دیدار کی طرح  
میں پڑ رہوں گا سایہ دیوار کی طرح



تار یکٹی لحد ہے شب تار کی طرح  
پایا احد کو احمد مختار کی طرح  
لپٹوں تیرے گلے سے ذلالت کی طرح  
میں حشر میں رہوں گاہنگار کی طرح  
اور میں تمام عمر ہوں بے گار کی طرح

سے آفتاب فضل و تیرے چاہے  
سب اہل حشر دیکھ سکے پڑھنے لکھنے  
اعرابی مدینہ میں صدقے ادھر تو آ  
رحمت علی خدا کی شفاعت رسول کی  
ایک جان میرے تن میں امانت خدا کی ہی

ہالفت رسول پاک کی کرتا ہوں نصیحت  
روح اللہ میں ہے پاس مددگار کی طرح

## شریف الدال

رخ کی جھلک سے ماند ہوا آسمان کا چاند  
پیدا ہوا جہان میں یہ دو فوجہاں کا چاند  
سورج مقابلہ میں کدہر اور کہان کا چاند  
جلوا نما جہان ہے ہمیشہ وان کا چاند  
گویا مکان کا چاند بنا۔ لامکان کا چاند  
نکلے تو جو دہو میں کو ذرا آسمان کا چاند

روشن ہوا جہان میں جو کون مکان کا چاند  
میلاد مصطفیٰ کی تجلی تھی ہر طرف  
فتویر روئے پاک سے شرمندہ ہو چکے  
گلے سے آپ آئے مدینے میں رنگے  
روشن ہوئی جہان میں حقیقت حضور کی  
دیکھے تو آب و تاب رخ مصطفیٰ کبھی

ہالفت دل میں داغ محبت کی روشنی  
بجھڑے گا میرے سامنے کیا آسمان کا چاند

ہے کعبہ عرفان جنم ابروئے محمد  
ہے آیت سجدہ جنم ابروئے محمد  
ہے آئینہ ذات خدا روئے محمد  
پر ہوں تو ابھی اوٹ کے چلوں سوئے محمد

ہے قبلہ ایمان رخ نیکوئے محمد  
والشمس رخ پاک ہے واللیل گریو  
ہر شکل میں مشہود ہے ہر رنگ میں موجود  
زرد ہو تو مدینہ کو پہنچ جاؤں کسی طرح



لوح سر تربت یہ مری کسندہ ہو ولیل  
شمشاد سے نسبت نہ طوبی کی تشبیہ  
میتاق سے پابند محبت ہے مراد دل  
دیکھیں گے نہ وہ آفت تار بجی مرقد

مدت سے ہوں وارفتہ گیسوئے محمد  
ہمسہ نہیں رکھتا فتد دل جوئے محمد  
اس باغ سے آتی ہے کچھ بوئے محمد  
رکھتے ہیں جو عشق رخ نیکوئے محمد

ہائفت مری مضموں میں کینہ سے زخموں  
سوجان سے ہوں اصف زانوئے محمد

بھیجتا ہے خدا بنی پہ درود  
پڑھتے ہیں ساکنان عرش برین  
مشکل آساں ہو تادم خضر  
ماہ میلاد میں یہی ہے درود  
میرے جانب سے اسے نسیم سحر  
یہی تفسیر پسند یاری ہے  
عقدہ وا ہو گیا ضرور اپنا

سیکڑوں مرتبائی پہ درود  
دل سے صبح و سبائی پہ درود  
پڑھتے ہمیشہ دلا بنی پہ درود  
پڑھتے ہیں عاجز بنی پہ درود  
لیکے شرب کو جاننی پہ درود  
وہ دم بھیجنا بنی پہ درود  
بادب جب پڑھائی پہ درود

اوس پہ نازل ہے رحمت باری  
جس نے ہائفت پڑھائی پہ درود

نور خدا جینا سیدنا محمد  
لوح پہ نام مصطفیٰ لکھے قلم بصدب  
بارش رحمت خدا کو بہ قلم عطا  
دل سے مٹا غبار غم ہو ناکی خوشی ہم  
عرش پہ جب گئے بنی ہوم ملا کو نہیں تھی  
ورد زبان ہر بانی شغلہ لکھا بارسو

بحر عطا جینا سیدنا محمد  
کہنے لگا جینا سیدنا محمد  
بحر سخا جینا سیدنا محمد  
جیکہ کہا جینا سیدنا محمد  
شور ہوا جینا سیدنا محمد  
صبح و سہا جینا سیدنا محمد



ہو نہیں غریب امتی رکھیں گے آبر و میری  
 منع ہدایت آپ میں نصرت ہدایت آپ میں  
 ماہ رسالت آپ میں مہر نبوت آپ میں

روز جزا جینا سیدنا محمد  
 راہ نما جینا سیدنا محمد  
 صل علیٰ جینا سیدنا محمد

عائی ہا زینت حرمین آپ جو میں تو غم نہیں  
 روز جزا جینا سیدنا محمد

زیارت شہ ہر دو سر امیر کباد  
 محمد عمری تک خدا نے پہونچا یا  
 حرم سے شہر مدینہ جو تافلہ پہونچا  
 عجیب غریب سے کٹار امتہ مدینہ کا  
 وہ شوق شوق سے باب السلام تک آتا  
 جھکا لیا در دولت پہ خوب سراپنا  
 بلا کے پاس جو کی مصطفیٰ نے جان بخشی  
 تمام حج و زیارت سے کامیاب ہوئی

طواف کو چہ خیر الورا مبارکباد  
 ہوئی قبول ہماری دعا مبارکباد  
 کہا خدا نے در مصطفیٰ مبارکباد  
 کہ زائر و ن نے سنی جا بجا مبارکباد  
 وہ بخودی سر دولت سر مبارکباد  
 ہوئی نماز محبت ادا مبارکباد  
 مریض عشق نے پائی ثفا مبارکباد  
 کرم خدا کا نبی کی عطا مبارکباد

جو سر زمین مدینہ سے آکے میں ہا زینت  
 مجھے بھی اون کے قدم چومنا مبارکباد

## شریف الکرّاء

مدینہ کے سرکار دیکھو ادھر  
 غریبوں کا پرسان نہیں ہو کوئی  
 کرو کچھ میسر درد دل کی دوا  
 بھروسہ تمھاری شفاعت کا ہو

دو عالم کے محنت ساز دیکھو ادھر  
 غریبوں کے سردار دیکھو ادھر  
 تمھارا ہوں بیمار دیکھو ادھر  
 بہت ہوں گنہ گار دیکھو ادھر



ترپتے ہوؤں کو دکھا دو جھلکات	زمانے کے دلدار دیکھو اور ہر
شکستہ ہوں بیکس جون محتاج ہوں	بہت ہوں میں ناچار دیکھو اور ہر
ترستے ہیں آنکھیں ترپتا ہے دل	کر و مست دیدار دیکھو اور ہر
نکا لوہا ساری دلی آرزو	کرم سے تم ایک بار دیکھو اور ہر

نہیں تم سے پوشیدہ ہا نقفہ حال  
مدینے کے سرکار دیکھو اور ہر

دین گے محشر میں گنہگاروں کو جنت کی خبر  
ہیں نئی سردار امت لین گے امت کی خبر  
آپ نور ذات رب ہیں سب میں ہے نور آپ کا  
ہے دو عالم کو رسول اللہ کی عظمت کی خبر  
نعت ایمان کا اہل کفر نے پایا مزا  
مل گئی جس وقت احمد کی رسالت کی خبر  
ہر گھڑی بطنی میں آتے ہیں مدد کے واسطے  
لیتے ہیں روح الامین اہل زیارت کی خبر  
ہو گا بطنی میں میرے سبب سے دل کا علاج  
ہے مہیا کو میرے درخت کی خبر  
کثرت حصیان سے تھا خوف قیامت ہر گھڑی  
کر چکی آزاد ہم کو تیری رحمت کی خبر  
ہند سے ہا نقفہ سوئے بطنی چلو آب کبریا  
دل تو ہے بے چین سنکر شہر حضرت کی خبر

محتاج یک اشارہ ہوں یا پیر و شکبہ	ایکس ہوں در سہارا ہوں یا پیر و شکبہ
----------------------------------	-------------------------------------



اپنی خودی سے دور ہوں عالم سے بے تجربہ  
آرام سے گزرتے نہیں زندگی کے دن  
موجوں کا غم طلاطم دریا کا خوف ہے  
پیرا چہا نہیں پوچھنے والا کوئی نہیں  
دیکھو میری طرف تو نکل آئیں میرے کام  
ہو چوں گا آگے آگے در تک میں کس طرح  
میل نہیں ہر کوئی سہارا ترے سوا

مست منے نظار اہوں یا پیر دستگیر  
دور فلک کا مارا ہوں یا پیر دستگیر  
دیکھو تو بے کنار ہوں یا پیر دستگیر  
صد مونسے دل دوارا ہوں یا پیر دستگیر  
سوا حسرتوں کا مارا ہوں یا پیر دستگیر  
رکھتا کب اتنا پارا ہوں یا پیر دستگیر  
عصیان کا پہارا ہوں یا پیر دستگیر

بالف ہوں و لفقار ہوں چھا ہوں یا پیر  
جو کچھ ہوں میں تمہارا ہوں یا پیر دستگیر

میں فدا ہے روضہ خیر البشر شمس و قمر  
جلوۂ انوار ہیں شام و سحر شمس و قمر  
عکس روئے مصلطفی کی روشنی دونوں میں ہے  
نور کے دو آئینے ہیں کس قدر شمس و قمر  
مدحت روئے نبی لکھنے کو مالکون چرخ سے  
دو ورق پر نور آتے ہیں نظر شمس و قمر  
چاندنی میں لوٹ جاؤں دہو پیس ٹپا کروں  
ہے ترے کوچے کے اندر جلوہ گر شمس و قمر  
کیا شب معراج میں انعام لینے کے لئے  
جلو آرا ہیں فلک کے بام پر شمس و قمر  
گھر سے نکلے ہیں تمہارے دیکھنے کے واسطے  
رات دن رہتے ہیں سرگرم سفر شمس و قمر



یہ جلال کبریا ہے وہ جمال مصطفیٰ  
 ہیں صنبا افروز عالم سربل شمس و قمر  
 بھیک مل جاتی ہے تیرے پیر حریخ کو  
 ہیں یہی دور و بھان شام و شمس و قمر  
 آپ کے رخ کی نگلی چشم میں باقی ہے  
 کس قدر ہے نور آتے ہیں نظر شمس و قمر

خواجه ہردوسرا ایک نظر آپ سلطانِ دو عالم تھے نہ کھلی پیہ گرہ دل نہ کھلی ہوں فقط تیری نظر کا محتاج جان بلب ہوں تیری بیمار و نہیں میری بگڑی کے پنانے والے ہے یہی شور گنہگار و ن میں کر لیا دونوں جہان کو اپنا	ایک نظر ہر منہ ایک نظر تھیجے سوے کد ایک نظر ایمیرے عقدہ کشا ایک نظر جانب ہے سرو با ایک نظر چاہئے میری ددا ایک نظر جمہ ہو جلتے ذرا ایک نظر شافع روز جزا ایک نظر تھی حضور آپ کی کیا ایک نظر
---	--

چاہئے ہا لف مسکین کے طرن  
 خواجه ہردوسرا ایک نظر

شریف الزاء

سب کا جانی رب کا پیارا خواجہ بندہ نواز  
 بے ہارون کاہنہ سارا خواجہ بندہ نواز



ہر طرف ہر دل میں اوس کی فیض کی سبے روشنی  
 عرش و حدت کا ستارا خواجہ بندہ نواز  
 تم ہو مولائیں ہوں بندہ تم ہو خواجہ میں غلام  
 تم ہو میرے میں تمہارا خواجہ بندہ نواز  
 آپ ہیں رحمت کے دریا آپ ہیں عین کرم  
 آپ کا ہے فیض سارا خواجہ بندہ نواز  
 سنج دنیا فکر عجبی سے طبیعت ہے نڈال  
 دل ہمارا ہے دوپارا خواجہ بندہ نواز  
 دیکھئے میرے طرف بھی چشم رحمت سے کبھی  
 آپ کے فرقت مارا خواجہ بندہ نواز  
 غم کے دریا میں پڑا ہوں تم بجا لینا مجھے  
 رہ تاجاؤں بے کسارا خواجہ بندہ نواز  
 آپ کی تائید سے آسان مشکل ہو گئی  
 آپ کو جس نے پکارا خواجہ بندہ نواز  
 ہے پریشان کثرت افکار سے ہاتھ کا دل  
 ہو کرم کا اک اشارا خواجہ بندہ نواز

## دریف السین

رہتا ہوں ہر گھڑی تیری روشنی کی آس میں کیا لوٹتا ہوں گم تیرے روشنی کی آس میں	پیچہ تابیوان یا بنی تیری روشنی کی آس میں ہندہ طوق قدم قدم پہ ہوں شوق طواف سر
--	---



بے اختیار دل سے نکلتا ہے و مبدم  
آتی ہے اوس کو گلشن فردوس کی ہوا  
رکھتے نہیں میں کوئی وسیلہ تیری سوا  
سب سے استغیا میری ان سرری چلتی ہیں

صلی علی النبی تیری روضے کی آس پاس  
بیٹھا اگر کوئی تیری روضے کی آس پاس  
ہیں چشم تر بھی تیری روضے کی آس پاس  
بیٹھیں خوشی خوشی تیری روضے کی آس پاس

بیت الحرم میں قالب ہالفت استغیا رسول  
براوس کی جان تھی تیری روضے کی آس پاس

مجھے کوئے رسول میں چھوڑ دو کہ دکن ہے میرے لئے قفس  
وہیں جاؤں بس وہیں جاؤں بس وہیں جاؤں بس وہیں جاؤں بس  
ہوں غریب و مفلس و بینوا میں ہوں داد خواہ فلک زدہ  
وہ ہے داورس وہ ہے داورس وہ ہے داورس وہ ہے داورس  
نہیں جرات اتنی بھی یا نبی تیرے آستانے تک آ سکوں  
میں ہوں خار و خس میں ہوں خار و خس میں ہوں خار و خس  
نظر آئے روضہ با صفا نطفہ آئے کو چہ مصطفیٰ

یہی ہے ہوس یہی ہے ہوس یہی ہے ہوس یہی ہے ہوس  
کہے کوئی احمد پاک سے کہ بلا لوبہ لعل زار کو  
گیا جی ترس گیا جی ترس گیا جی ترس گیا جی ترس

## حریف کشین

بادہ دید سے ہر محو تماشاء ہوش  
عرش پر جا کر محمدؐ نے خدا کو دیکھا

ہوش والا ہوشی جو ہے تمہارا ہوش  
طور پر ہو گئے کیوں حضرت موسیٰؑ ہوش



چشم مخمور سے ہے زکس شہلا مدہوش  
 کر دیا باد کو منصور نے اچھا مدہوش  
 ہے زمانہ میں مدام آپکا شیدا مدہوش  
 کوئی پروانہ رخ کوئی نظر کا مدہوش  
 شہر مکہ سے چلے جانب لطیفی مدہوش  
 حشر میں ساقی کوئی مجھ کو شہلا مدہوش

بلبلوں میں ہے ترانہ رخ رنگیں کیلئے  
 جانکر اپنی حقیقت کو انا کہتے ہوں  
 دل کے ساغر میں مئے عشق بہری ہتی ہر  
 کشتہ نماز کوئی بسمل انداز کوئی  
 مست میں شوق زیارت میں تیرے دیوانہ  
 آب کو تر سے کہیں پیاس کھاتا میری

دلیس کہتا ہے نہان باد کو وحدت کا پیرو  
 ہا لقت مست قیامت میں اوٹھ کر کا مدہوش

## شریف غبن

دیکھئے صل علی ہکرم دینے کو چراغ  
 روشنی میں بن گئے اختر دینے کو چراغ  
 رشک شمع طور میں گھر طور دینے کو چراغ  
 عرش پر پہنچوں اگر لیکر دینے کو چراغ  
 روشنی افزا میں تاج شہر دینے کو چراغ  
 دیکھ کر جو آئے میں اکثر دینے کو چراغ  
 رکھ دے ہیں سامنے لا کر دینے کو چراغ  
 سامنے میں ایدل مضطر دینے کو چراغ  
 دیکھنا ہے خوب جی بھر کر دینے کو چراغ

گردیکھ لئے خالق اکبر دینے کو چراغ  
 عرش ہے روضہ نبی کا ہر مدینہ آسمان  
 تم دینے میں ذرا چل پھر کر موسیٰ دیکھ لو  
 لامکان تک ان کی قندیلوں کا بھائی گانور  
 گرد پھر دیں لعل عشاق پروانوں کی طرح  
 خاشہ دل میں تھی کونور کی ہے روشنی  
 ام تصویر تجھ پہ مہر و ماہ کو صدفے کروں  
 لائی ہے قسمت تجھ پر شہر مدینہ کو قریب  
 یاں لیس کر دو نگاشب بیدار یونین اپنی عمر

اس قصیدہ کی عجب اشعار ہا لقت لے کر ہے

ہو گئے پر نور بن بن کر مدینے کی چراغ

# شریف کلفاء

گرمئے محشر سے سب ہون گئے پریشان اک طرف  
 سر پہ ہو گا سایہ محبوب جہاں اک طرف  
 انبیاء کبرائیں گے روز قیامت دیکھ کر  
 نوح لرزان اک طرف آدم پریشان اک طرف  
 کوئی حیران کوئی گریان کوئی گھبرا یا ہوا  
 اپنے اپنے جرم سے ہو کر پشیمان اک طرف  
 اک طرف پل کی چڑھائی اک طرف میزان  
 اک طرف نار جہنم باغ رضوان اک طرف  
 اک طرف پیدا ندامت کا پسینہ بے شمار  
 آفتاب حشر کی گرمی پسراواں اک طرف  
 فرق پر رکھے ہوئے تاج شفاعت مصطفیٰ  
 آئیں گے پیش خدا با چشم گویاں اک طرف  
 مصطفیٰ کے سامنے رحمت خدا کی لائے گی  
 سب گنہگاروں کے بخشائیں کل ساماں اک طرف  
 ہر طرح معشوق کی عاشق رضا جوئے ہیں ہی  
 ہر طرح عاشق سے ہے معشوق نازان اک طرف  
 جام کو شردیں گے ہر پیا سے کو اپنے ہاتھ سے



شاہ مردان اک طرف شاہ شہیدان اک طرف  
 قاصیون کو آئیے گی آواز جنت میں چلو  
 کھڑکیوں میں منتظر ہیں حورو و غلمان اک طرف  
 خُلد میں پیشیں نبی دے گی مزا نعت شریف  
 سن سنے والے اک طرف ہائے شہناخوان اک طرف

دولت ہر دو جہان دولت آثار شریف  
 دلکے آئینہ میں ہو طلعت آثار شریف  
 اس مہینے میں ہو کیا رویت آثار شریف  
 جس میں ہیں جلو آفتاب جنت آثار شریف  
 دلکو کرنی ہو صفا الفت آثار شریف  
 ہو عجیبان عجیب کت آثار شریف  
 کیجئے دل سے اد ا خدمت آثار شریف  
 مست کرتی ہو بھی کھمت آثار شریف

نعت اوج روان نعت آثار شریف  
 ردائے احمد کی بنیامرد مک چشم میں ہے  
 ماہ بیلادیکبر ہے رجب الاول  
 وہ مکان خاص زیارت کہ عالم ٹھہرا  
 نور افروز کسینے میں نبی کا جلوہ  
 جاوے مومنے محاسن شہ داریں کا ہے  
 عرق گلزار اسم دہوئے پڑ پڑہ کر درود  
 یہ خیال نہ نہ رہا ہے رسول عربی

شوق پیدا میں ہائے نر با صبر قرار  
 رہی دل میں نہان حسرت آثار شریف

## دریغ لقا ف

بن گیا معراج میں پیارا براق  
 ساری براق نہیں ہے پیارا براق  
 آپ کا تھا محو نطفہ آرا براق

خلد میں فناں کی سنوارا براق  
 ساری سنوارا نہیں ہیں سب کو رسول  
 کیا شیبہ معراج میں جاگے نفیب

جب ہوئے معراج میں حضرت سوا  
بیت مقدس سے سوئے آسمان  
پان ووا بھی تھا کہ گیا عرش تک  
دہوم فلک پر تھی کہ آئے رسول  
عرش سے حضرت جو چلے لامکان

دوب گیا نور میں سارا براق  
برجہ کے چلا پا کے اشار براق  
تیز ہے کہا خوب تھا سارا براق  
جب درد دولت پہ سدا براق  
آگیا رون رون تو سدا براق

ہا ثقت او سے وصل نبی ہو گیا  
خلد میں تھا بحر کا مارا براق

## شریف اللام

ایں بکاتے ہیں نبی چل دل مضطر نہ چل  
آپ ہیں منظر گل آپ ہیں بیٹہ کے نبی  
تور کا اپنے میں ظلمت نے تماشہ دیکھا  
وشت بطحی میں پھرون کو چہ احمد میں رہون  
یا نبی آپ کے روضہ کی جھلک پیدا ہے  
جو تبر کو پروندان کی صفت کرتے ہیں  
ہند کے باغیں حشت مجھے رکھنے کی نہیں  
یا نبی حشر میں بن آئے سب کا رون کی

پل مدینہ کی طرف چل تجھے لچلتے میں چل  
سب کے آخر میں میں آپ میں سب کے اول  
آپ کے دوش منور پہ ہے کانا کنیل  
مہکو چاہت کا مرض ہے مجھے وحشت کا خیل  
برگئے عرش کے قندیل سے مسجد کی کنول  
بن گئے خلد میں ان کے لئے موتی کے محل  
پھر رہا ہے مری آنکھوں میں عرب کا جنگل  
آپ پلے پہ میں میزان میں تلتا ہے عمل

ایہ صبا کو چہ محبوب میں چل پھر کے سنا  
کبھی ہا ثقت کا قصیدہ کبھی ہا ثقت کی غزل

شید اپنے پیر کا تو بطحی کے طرف چل



بندہ ہے اگر دل سے تو مولا کے طرف چل  
 بھوکا ہے کرم کا تو مدینے کی ہوا کھا  
 پیاسا ہے تو لیچلتے ہیں دریا کے طرف چل  
 یکتائی کی رکھتا ہے دلالت دو چہان میں  
 بے سایہ جو ہے اوس قدر غنا کے طرف چل  
 جنت کی ہوس ہے تو پہونچ اونچی کی گلی میں  
 بلبیل ہے تو اوڑ کر گھل رعنا کے طرف چل  
 مشکل ہیں پکار اہم محنتار کو ہر دم  
 بیمار یئے دل لے کے مسیحا کے طرف چل  
 دیدار میں ہے جس کے خدائی کا نظر ارا  
 لے چلتے ہیں اوس لب زریا کے طرف چل  
 جبریل مندا ہو کے بھہ بولے شب معراج  
 محبوب خدا و شمس الی کے طرف چل  
 حج ہو تو چکا اب ہے یہی دل کا تقاضہ  
 کے سے نکل کر رو طیبہا کے طرف چل  
 افسردہ غم پیر سے ہا لقت ہر تیرا دل  
 کچھ رو کے سنا احمد والا کے طرف چل

وہ گھڑی مجھ پر سنا تو ذرا لے بادل  
 پھر بلا مجھ کو وہی آب بقا لے بادل  
 تو رس کر مرے رو نیکو بقا لے بادل  
 ہر شب تیرے برسنے میں ڈالے بادل

لا تخرجہ منکوم مدینہ کی ہوا لے بادل  
 خوب سا نہر مدینہ سے تو پانی پی لے  
 یاد اچھڑیں دی کی یونہیں لکھو نکی جھڑی  
 کیا مدینہ بھڑو لے چلا آتا ہے

نالہ عاشق بیدل ہے گر حنا تیرا آبر و شکوہ مدینے میں برسنے سے ملی کہیں لطمی میں نہو دیو پ کی گرمی کا اثر سرحد شہر مدینے کا جو شہید اٹھی ہے تو نے آبِ حیر کوثر کو کہاں سے پایا	جان بکلی سے تڑپ جاتی ہے کیا ہے بادل ہے ہر ایک بو ند و دریشین ہوائے بادل چتر لوہن کا اور ا اور مزالے بادل باغ عالم ہے تیری دم سے ہوائے بادل تیرے پانی میں ہر شربت کا مزالے بادل
---	--

باغ امید کو ہاتھ کے ہرا کر دینا  
لائے جبہ بھگو مدینے کی ہوائے بادل

## شریف المہم

احمد والا سلام سرور بطحی سلام قبلہ ایمان سلام کعبہ عرفان سلام مہر شریعت سلام ماہ طریقت سلام سب کے پیغمبر سلام خلق کے دلبر سلام سلقے کو شربو تم شافع محشر ہو تم آپ میں مشکل کشا آپ ہیں حاجت روا خلق کے سرتاج ہو صاحب معراج ہو شاہ اسم آپ ہیں فیض اتم آپ ہیں	دلبر بکیتا سلام شاہد عرفان سلام منظہر سبحان سلام سید الاسلام نور حقیقت سلام فیض سکے دریا سلام مہر منور سلام ماہ دل آرا سلام رحمت دلور ہو تم مگو ہمارا سلام لطف سہو دیکھو ذرا دلکھی میوا سلام چھپہ کرم آج ہو سب کے پیر سلام بحر کرم آپ ہیں خلق کی مولا سلام
---	---

ہا لفت بڑا بال و پر کہتا ہے شام و سحر  
ایک شہ جن و بشر رومی نذاک سلام

فروغ رسالت سلام علیکم	شیخ قیامت سلام علیکم
-----------------------	----------------------



سلام علیکم مدینے کے سلطان  
سلام علیکم ہمارے دو عالم  
سلام علیکم کھادورخ اپنا  
سلام علیکم مکین دل کے تم ہو  
سلام علیکم عربیوں کے عامی  
سلام علیکم فیاض شریعت  
سلام علیکم شہ ملک امکان  
سلام علیکم دو عالم کے موجد

خداوند نعت سلام علیکم  
گل باغ وحدت سلام علیکم  
سحاب عنایت سلام علیکم  
تھیں سے ہر نیت سلام علیکم  
نگہبان امت سلام علیکم  
چراغ طریقت سلام علیکم  
درجہ عزت سلام علیکم  
عیان ساز قدرت سلام علیکم

پہنچ جائیں پر ہم مدینے میں ہاتھ  
زبان پر ہو حضرت سلام علیکم

شوق شرب اس قدر پاتے ہیں ہم  
چھوڑ دیتے ہیں مدینے میں کہیں  
سہے تھکا نہ گلشن کوئے رسول  
یا نبی سائل کی صورت دیکھئے  
فرط شادی سے ٹپک پڑتی ہیں اشک  
اسلام لے قبلہ دین اسلام  
کس کے آگے جائیں تجلو چھوڑ کر  
سبے بھہ شمع روضہ خیر الورا  
یا رسول اللہ اتنا تو کہو

تلافی سے آگے بڑھ جاتے ہیں ہم  
دل کو اپنے ساتھ لیجاتے ہیں ہم  
نام سے جنت کے گنجراتے ہیں ہم  
مدعا کہنے کو شرماتے ہیں ہم  
کیا مدینے میں نظر آتے ہیں ہم  
کہکے جاں سے لپٹا رہیں ہم  
تیرے آگے ہاتھ پھیلا رہیں ہم  
اس کے پروانے نہ جاتے ہیں ہم  
دو جہان میں کس کو کھلاتے ہیں ہم

جائینگے ہاتھ نہ شرب سے کہیں  
اس تمنا کی قسم کھاتے ہیں ہم

# شریف کنون

ہر شان میں ہیں جلو اگر خواجہ حسین الدین حسن

ہر دل میں آتے ہیں نظر خواجہ حسین الدین حسن

ہے فیض کے اون کی جھلک پیدا زمین سے فلک

سرتاج ہر جن و بشر خواجہ حسین الدین حسن

لوٹا ہے چرخ پر نے پھیرا ہے منہ تقدیر نے

لینا خبر لینا خبر خواجہ حسین الدین حسن

بحر عطا ابر سخا مشکل کشا حاجت روا

دیکھو ادھر دیکھو ادھر خواجہ حسین الدین حسن

اک نور دل میں بھر دیا باطن کو روشن کر دیا

عثمان کی دولت تیرے گھر خواجہ حسین الدین حسن

چو ما کروں چاٹا کروں دیکھا کروں سجدہ کروں

لمجائے تیرا سنگ رخ خواجہ حسین الدین حسن

لے یا خدا لے نا خدا کشتی کنارے سے لگا

اب ڈوب جانے کا ہے ڈر خواجہ حسین الدین حسن

وہ دے شرابا رخوان مستی کا مٹ جائے نشان

مچکو نہوا اپنی خبر خواجہ حسین الدین حسن

در چھوڑ کر جائے کہاں ہائے غریب ناتوان

ہو جائے رحمت کی نظر خواجہ حسین الدین حسن



آنسو کے گہر پرور ہے ہیں  
 بطمی کے چمن میں جو رہے ہیں  
 جلو ائیراد کچھ تو رہے ہیں  
 جو سوتے ہیں کھوکھو کے رو رہے ہیں  
 کعبے کو روانہ ہو رہے ہیں  
 جو خشم عمل کو بور رہے ہیں  
 غصیان کی سیاہی ہو رہے ہیں  
 کیون میرے نصیب سولہ ہے ہیں

جو عشق نبی میں رد رہے ہیں  
 فردوس میں دل لگانے والے  
 آئینہ خلق میں ہمیشہ  
 جاگائے شب کو پانے والے  
 پہونچائے خدا نبی کے در تک  
 عفتی میں ضرور پھیل ملے گا  
 روتے ہیں جو حشر کا ہے دھڑکا  
 دیکھا نہیں خواب میں مدینہ

توصیف نبی کی سننے ہا لفت  
 قربان سرشتے ہو رہے ہیں

دل دو عالم کا ہے پروانہ غوث الثقلین  
 دو نو آنکھیں ہیں جلو خانہ غوث الثقلین  
 حق کی بیگانہ ہے بیگانہ غوث الثقلین  
 کیا کری بند میں دیوانہ غوث الثقلین  
 میری سینہ میں ہر کاشانہ غوث الثقلین  
 دیکھ لین جلوہ ستانہ غوث الثقلین  
 میری دیوانہ میں ہر افسانہ غوث الثقلین

دیکھئے جلوہ جامانہ غوث الثقلین  
 کعبہ دل میں ہر بغداد کو سرحد کی بہار  
 ہر محب اور نکادو عالم میں خدا کا محبوب  
 لے چلا آج مجھے بغداد کی جنگل کی طرف  
 کیا فرادیتا ہر وقت مجھے دکھا طواف  
 یا خدا دے منے دیدار کے پیاسوں کے مراد  
 چوم لیتے ہیں ملائک بادب شوق کیا تھ

ہو کئی بختی دو نو جہانے ہا لفت  
 دل کو ہے مستے پیمانہ غوث الثقلین

خدائی میں ہر جا عیان جانتا ہوں  
 مدینے کو باغ جنان جانتا ہوں

میں جلو ائیراد لستان جانتا ہوں  
 بہشتی ہوئے رہنے والے او دہر

<p>میرا پایا ہے مجھ میں عیساں تیری ہستی  قیامت میں خوش ہو گا اللہ سنکر  تم آدم کی صورت میں پیدا و پنہان  فنا ہو چکے ہیں سمجھ پالنے والے  ہمیں ہے گنہ سے قیامت کا دھڑکا  سنائے کہ تو ہر زبان میں ہے گویا</p>	<p>میں اپنے کو وہم و گمان جانتا ہوں  حضور آپ کی داستان جانتا ہوں  فقط آئینہ درمیان جانتا ہوں  ٹھکانہ تیسرا لامکان جانتا ہوں  تمہیں شافع عاصیان جانتا ہوں  اگرچہ تجھے بے زبان جانتا ہوں</p>
---	--

خریدار آدم رہا اس کا ہانفت  
محبت کا سودا گران جانتا ہوں

<p>انبیاء آپ کو محبوب خدا کہتے ہیں  غیرت خلد بتاتے ہیں نبی کا کوچہ  ہو گیا زلف سے واللیل کا مطلب پیدا  دیکھئے یہ گروہ دل نہ کھلی پر نہ کھلی  کھینچ لیتے ہی نکلتا تھا کمر سے پیر کا  چاٹ لیتے ہیں جو ملتے ہی رہا ک کی خاک  اپنا دیوارہ دو عالم کو ہمار کھا ہے  دینے والے ہو جو تم مانگنے والے میں ہوں</p>	<p>او لیا صاحب لولاک لما کہتے ہیں  اس گلستاں کی پرندوں کو ہا کہتے ہیں  والضحیٰ رخ کو جو کہتے ہیں بجا کہتے ہیں  یا نبی آپ کو سب عقدہ کشا کہتے ہیں  کہئے انکے تر پر نور کو کیا کہتے ہیں  تیرے بیمار اسے خاک شفا کہتے ہیں  اس لئے زلف معبر کو دوتا کہتے ہیں  شاد کہتے ہیں تمہیں مجھ کو گدا کہتے ہیں</p>
--	--

گرم ہے محل میلاد نبی کے ہانفت  
ہر طرف صل علی صل علی کہتے ہیں

بھرتے ہیں دم تھارا ہر آن بے کسی میں  
یا غوث اب بکا لو بندہ او کی گلی میں  
آنکھوں کی مرد مک میں تنویر آپ کی ہے



جلوا حضور کا ہے ہر دل کی آرسی میں

ہر دم ٹال دنیا ہر دم خیال <sup>عقبت</sup>

کب تک رہوں میں شاہانج کشا کشتی میں

نیرا ہے جس پہ پایا او سنے حند اکو پایا

اپنا ہو یا پرایا رہتا ہے بخود ہی میں

بلبل چین میں ہر جیسا ہوتی ہے نغمہ ہیرا

بو تیری رنگ تیرا ہر چول ہر کلی میں

ہے اس کو بادشاہی ازماہ تاباں ہی

کیا چیں ہے اکہی پوشیدہ آدمی میں

ناثیر فیض رہے ہر دل و زبان پر

تعلیم ہے براہ ذکر فنی جلی میں

یا غوث مہر طلعت دیکھے ترے بدولت

کثرت کی گم ہے ظلمت و مدت کی شنی میں

تیرے کرم کا بھوکا ہا نف ہے سرو پا

آغا کے در کا کتا ہو بچے تیری گلی میں

بیا خوشی کی بات تھی معراج میں

آپ کو دولت شفاعت کی ملی

آپ کے غلیں بوسی کا تھا محضر

آسمان پر جب سد ہارے مکلفی

رہ گئے سدرہ میں تھک کر جبریل

مل گئے احمد آحد سے اس طرح

مل گئے حق سے نبی معراج میں

یاد آئے اُمّتی معراج میں

عرش کو عزت ملی معراج میں

تھی فرشتوں کو خوشی معراج میں

جب سواری بڑھ گئی معراج میں

مہم کی چلن اُٹھی معراج میں

اسنی خوشے گئے روز حباب  
وہ گئے وہ آئے بستر گرم تھا

بات بگڑی بن گئی مسراج میں  
اور نہ گذری کٹھری مسراج میں

طور رموسی کو ہاتھ غشس رہا  
دل گئے حق سے نبی مسراج میں

احد ہوا سخا احمد کو دلچسپ مفتون  
ترس گیا مراحى ہند میں رہوین کو نکر  
زبان پہ نام محمد ہے دہم جاری  
نبی کی زلف معبر کا دل کو سودا  
رسول تک میری عرضی ضرور پہنچا دو  
خدا نصیب کرے مجھ کو دور کی عینک  
میں بگیا یوں بلی نہ لے گئی قسمت

کیا ہر دم میں طہور رہا کن فیکون  
خدا کرے کہ مدینہ میں جلد چاہو چون  
نیا دہے مجھے منتر نیا دہے انسون  
عرب کے لوگ پکارا کرین تجھ مخون  
تام غم کی عبارت ہے درد کا مضمون  
دن سے روضہ محبوب کی فضا دیکھو  
نکل کے آج کا دن بھی ہوا کل رسون

جہاں دل اوسے مل جائے بارسول کیم  
غریب آپ کے در کا ہے ہاتھ مخون

رتی ہے دل میں راہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں  
عاصیو مدینے میں آؤ پھر واپس  
وس جا کبھی پھر گے کبھی بیٹھ جائیں گے  
شیدائے مصطفیٰ ہوں مری آرزو یہ ہے  
بر بار دور دہوپ او دہر کی نصیب ہو  
گشتگان عشق مدینے سے پوچھنے  
حسرت میں گر نہیں ہر توجہ کو کیا کروں

اے واہ واہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں  
بٹھائے گی گناہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں  
دیکھیں گے بھرنگاہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں  
مل جائے گا گناہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں  
رکھتی ہے عز و جاہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں  
رحمت کی ہے گواہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں  
اے آہ آہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں

ہاتھ میں ہوں یہ مجھے بھی نصیب ہو



ہر روز سال ماہ مدینہ کی دھوپ چھاؤں

حبیب کبریا ہے اور میں ہوں  
بچا لیں اوان یا سرور دیں  
تڑپنا لوٹنا پھر دیکھ لینا  
مجھے بس ہے تیری دہلیز کی خاک  
کسی کی داستان سنتا نہیں میں  
دیکھنے کی صفت سنتے ہیں جبریل  
مدینے میں رہا میں آٹھ ہی روز

مرا کچھ مدعا ہے اور میں ہوں  
غم روزِ جزا ہے اور میں ہوں  
بیمہ روزِ منہ آپکا ہے اور میں ہوں  
پھر سہرا نکھ کا ہے اور میں ہوں  
تمہارا تذکرہ ہے اور میں ہوں  
صدائے مہتاب ہے اور میں ہوں  
پھر قسمت سے گلا ہے اور میں ہوں

مدینے میں مجھے پاؤں کے ہا نف

وہیں سکن مرا ہے اور میں ہوں

جو رونے کا تیرے کلس دیکھتے ہیں  
تیرے ماحوااے حبیبِ دو عالم  
مدینے کی گلیوں میں پھرتے رہیں ہاں  
ہوا طویرِ سینا ہمارا بھی سینہ  
الہی نظر سے باغِ مدینہ  
حرمِ پشتِ پیرِ سامنے ہے مدینہ  
غم و درد کے ساتھ کرتے ہیں تالے  
نہیں اس گلی میں بھی رہنے کے قابل

وہ عرشِ الہی کو بس دیکھتے ہیں  
کسی کو نہ سزاوارس دیکھتے ہیں  
دل اپنا عجب پر ہوس دیکھتے ہیں  
تجلی تیری ہر نفس دیکھتے ہیں  
دکن کو بزمِ قفس دیکھتے ہیں  
مددگارِ ہم پیش و پس دیکھتے ہیں  
نہ ہم کاروان بے جرس دیکھتے ہیں  
کہ اپنے کو ہم خار و خس دیکھتے ہیں

حبیب خدا اگر بلا میں تو ہا نف

مدینہ ہم اس کے برس دیکھتے ہیں

دنکس ہے دل کشا ہو مدینہ کی سرزمین

خوش قطع خوش نغمہ مدینہ کی سرزمین

پہنہاں ہے جس میں مدینے کا آفتاب  
کھولے ہوئے ہر ایک ملک باب آسمان  
سب جائے نور مصطفوی کا ظہور ہے  
اے حاجیو طواف تو کعبہ کا ہو چکا  
جنت کو ایک اوس کا نمونہ بنا دیا  
اچھا ہو سر مریف ہو خاں اس کی چاٹ جائے

پہنہاں ہے جس میں مدینے کا آفتاب  
کھولے ہوئے ہر ایک ملک باب آسمان  
سب جائے نور مصطفوی کا ظہور ہے  
اے حاجیو طواف تو کعبہ کا ہو چکا  
جنت کو ایک اوس کا نمونہ بنا دیا  
اچھا ہو سر مریف ہو خاں اس کی چاٹ جائے

**ہا ل ف** وہیں بسر ہو ہماری خد اگرے  
جی بھر کے دیکھنا ہے مدینے کی سرزمین

یا نبی آپ کے اصحاب ہیں بہتر چاروں  
نرگس و سنبل و ریحان و صنوبر چاروں  
پدر و مادر و سرزند و برادر چاروں  
تیرے مسجد کے ہیں ابواب منور چاروں  
نہ ملو تم تو بیہ ہر آئیں گے کیونکر چاروں  
کیا کریگا بیہ تیرا عاشق مضطر چاروں  
ہو چکیں خستہ صحابہ یہ مستر چاروں

عمر و حیدر و بوبکر و غنی ہر چاروں  
چشم و زلف و خط و قامت پہ نبی کریم نشان  
یا محمد تیری چاہت پہ فدا کرتا ہوں  
فامس رحمان و مجیدی و نسا اور سلام  
مقصد و خواہش و ارباں و تمنا خود ملی  
یا نبی مال و زمر و دولت و حشمت و فضول  
یہ صداقت یہ عدالت یہ شجاعت یہ عیا

یا محمد تیرے روضہ کی کتلی دیکھیں  
آئیں اس ہا ل ف مسکین کے برادر چاروں

بیہ غریبوں کا ٹھکانا ہے وطن کوئی نہیں  
مان ہو یا پاپ ہو یا بھائی بہن کوئی نہیں  
اس قدر آب و رکھ دے دے ن کوئی نہیں  
بسے خوش رنگ کہیں لعل مین کوئی نہیں

خوش مدینے کے سوا اور چین کوئی نہیں  
اس برے وقت میں ساتھی نہیں حضرت کو سوا  
بند آنکھیں ہوں جو کچھ دُردنہ کی چمک  
لالی بہتر ہے جو باقوت تو نسبت کیا دوں



شریت پید کے پیار سے ہیں ہزاروں مشتاق  
تیرے کوچے کی گدائی ہو تو دولت مل جائے

کون جتنا ہے تیرا شہنشاہ دہن کو لی نہیں  
آرزو اس کے سوا شاہ زمین کوئی نہیں

ہند کو چھوڑ کے رہ جاؤ ہیں اری ہائفت  
نوش مہینے کے سوا اور چین کوئی نہیں

## دریف کواو

شہر بنی کو دیکھیں گے پھر آئیں گے چلو  
پیدا کریں گے من عرفہ نفسہ کا رنگ  
بستر لگا کے بیٹھ رہیں گے اور سر کہیں  
دنیا کی آرزو منم عقی خیاں دین  
ثابت قدم رہیں گے محبت کی راہ میں  
وہ سبز سبز گنبد پر نور معلوفی  
لگ جائیگی کہیں تو ٹھکانے اپنے خاک  
پھرتے رہیں گے دشت مدینہ میں ہر طرف  
اللہ کا جیب سچی ہے کریم ہے  
شہر بنی میں آئیں گے کعبے سے دور کر

ملک عرب کی خوب ہوا کھائیں گے چلو  
نفس محمدی سے خدایا میں گے چلو  
ہم بھی گدا حضور کے کہلا میں گے چلو  
مطلب تمام دیکھ لیں گے چلو  
گمناں ہو کے اونکا نشان پائیں گے چلو  
آنکھوں سے اکیبا تو دیکھ آئیں گے چلو  
کوئی رسول پا کہیں یہ پائیں گے چلو  
دیوانہ اذکی زلف کے کہلا میں گے چلو  
دامن کو اوس کے سامنے پھیلا میں گے چلو  
باب السلام دیکھئے جھک جائیں گے چلو

بطحی کا آفتاب تو زورہ نواز ہے  
ہائفت نصیب پہنچک جائیں گے چلو

مدینے کی سرحد دکھا دو دکھا دو  
ہنسارو ہنسارو بہت روچے ہیں

ٹھکانے سے ہم کو لگا دو لگا دو  
بہت روچے ہیں ہنسارو ہنسارو

شیفہ الورا تم ہو رحمت کے دریا  
 مسیحا جو تم ہو تو میں جان بلب ہوں  
 دو عالم میں تم ہو غریبوں کے حامی  
 رہے یاد ہر دم رسول خدا کے  
 دکھا دو دکھا دو جمال دل آرا  
 اگر عشق اوں کا نہو دل کے گھر میں  
 نہ ڈوبے کہیں غم کے دریا میں کشتی  
 مدینے میں رہنا یمن کعبے سے جا کر

گئی مری دل کی تجھ سے دو بکھا دو  
 رخ اپنا دکھا دو دکھا دو دکھا دو  
 مجھے قیامت غم سے چھڑا دو چھڑا دو  
 دو عالم سے دل کو بھلا دو بھلا دو  
 جمال دل آرا دکھا دو دکھا دو  
 گرا دو گرا دو جبلا دو جبلا دو  
 تجھیں ناحسدا ہو پکا دو پکا دو  
 یہی داغ حسرت مٹا دو مٹا دو

دکن میں بہت ہی پریشان ہا لقت

رسول خدا کو سنادو سنادو

جلوہ دیدار کی ہے آرزو  
 بھاگتی بطنی کے چین کی ہوا  
 تم میری نظر نہیں رہو رات بھر  
 دو نو جوان بچہ نہ ایچھے  
 جنبش لب ہو تو ابھی جی اٹھوں  
 بے تیرے بیمار کا آنکھوں میں دم  
 پاؤں جگہ کو چہرے محبوب میں  
 قید رہے زلف کی زنجیر میں

اجہ مختار کی ہے آرزو  
 گل کے نہ گلزار کی ہے آرزو  
 دیدہ بیدار کی ہے آرزو  
 تیرے خریدار کی ہے آرزو  
 آپ کے گفتار کی ہے آرزو  
 شربت دیدار کی ہے آرزو  
 سایہ دیوار کی ہے آرزو  
 تیرے گنہگار کی ہے آرزو

آپ کے چوکھٹ پہ نکل جائے دم

ہا لقت ناچار کی ہے آرزو

ازل سے کہلا چکے تمہارے پیروں کے امام دلیو



سنوار دو کام غاصیوں کے شفیق روز قیام دیکھو  
 خدا کی قدرت خدا کا جلوانی کی سجد نبی کا روضہ  
 خیال دار سلام ہے کیا بہار باب اسلام دیکھو  
 نبی کی معتبول ہے شفاعت خدا کی مہذول ہے عنایت  
 کھلا ہے محشر میں باب جنت بھرا ہے دربار عام دیکھو  
 دل حسیں کا بھہ ہے تقاضہ نبی کا شیدا یہاں کر کے کیا  
 پلو مجھے لے کے سوئے بطنی نہ صبح دیکھو نہ شام دیکھو  
 خدا ہے شتاق شاہ دیں مزا ہے باتون میں انگبین کا  
 نثار ہے چاند چور ہوین کا جمال خیال نام دیکھو  
 ادھر بھی دیکھو خدا کے پیارے پڑے میں چوکت پیم تھارے  
 بہت ہیں ناچار غنیم کے مارے بنا کے گروہی کام دیکھو  
 جو درمیان مہم کا ہے پروا ہوئے ہیں کیا حسن و عشق یحیا  
 دکھارنا ہے احد کا جلو احسان اب احمد کا نام دیکھو  
 مجھے تمنا نہیں کہیں کی جگہ موئے پر مٹے وہیں کی  
 ہوس ہے بطنی کے سرزمین کی حبیب عالی مقام دیکھو  
 یہی ہے ورد زین القف نثار ہے تہہ جان ہاتھ  
 حضور سوئے غلام دیکھو حضور سوئے غلام دیکھو

ہر پھول میں ہے احمد مختار کی خوشبو  
 بو بکرو و عمر و جبر و عثمان کی مسند  
 ہم غرہ ہر اک پھول کا کہنوا کے کرین کیا  
 بھرتا ہو نہیں دم عشق رسول عزیزی کا

مرغوب ہے محبوب طر حدار کی خوشبو  
 کرتی ہے مجھے مست انھیں چار کی خوشبو  
 خوش آئی ہے تیری گل رخسار کی خوشبو  
 سینے میں مدینگر ہر گلزار کی خوشبو

حضرت یعقوب کو پیرا ہن یوسف  
کل بائے چمن دار بنے خوب دل آویز  
ہند آنکھیں ہیں ہم دل کی طرف دیکھ رہی ہیں  
سرور دل اپنا ہے مدینہ کی ہو اسے

کافی ہے مجھے دامنِ لدار کی خوشبو  
سرکار کا ہے رنگ سرکار کی خوشبو  
اس جام میں ہے باوہ دیدار کی خوشبو  
لاتی ہے صبا کو چہ دیدار کی خوشبو

کرتا ہوں صفت روچھیر کی جو مالفت  
پھیلی ہے جھانپیں مرے اشعار کی خوشبو

مصطفیٰ کے چاہنے والو مدینے کو چلو  
ہو مبارک دیکھنا روضہ سول اللہ کا  
ہے ہمارے شاہ کو طرز فقیرانہ پسند  
وہ نظر آتا ہے روضہ سید ابرار کا  
گرم ہے بازارِ عشق اے عاشقانِ مصطفیٰ

اختر تقدیر چمکا لو مدینے کو چلو  
دل کی خواہش ہو تو اچھا لو مدینے کو چلو  
سب لباس اپنا بدل دو مدینے کو چلو  
جلد جلد ہی قافلے والو مدینے کو چلو  
صفت ہاتھ آتا ہے سو الو مدینے کو چلو

مالفت مسکین خدا کا گھر تو دیکھا اپنے  
اب محمد کا سہارا لو مدینے کو چلو

حسن یوسف کو نہ تقویر پر ہی کو دیکھو  
پڑھ کے والشمس کرو روئے محمد کا خیال  
حق کو پانا ہے تو حضرت کا چھوڑ دو امن  
وہ جھپک اپنی دیکھا دیں تو کھلے پردہ راز  
شریت یہ کے پیاسے کی خبر لو جلدی  
شیفتہ آپکا اور ہند میں ہکر کھائے  
زر نہیں زور نہیں اوں تو کیونکر آؤں  
مدتے جنت کو کرو نام نہ لو جنت کا

دیکھنا ہے تو رسولِ عربی کو دیکھو  
ذکر واللیل سے گیسوئے بیتی کو دیکھو  
ذاتِ احمد ہی میں شانِ ابدی کو دیکھو  
سامنے آنکھوں کے استرخشی کو دیکھو  
سامنے آکے مری تشنہ لبی کو دیکھو  
یا نبی چرخ کی بیداد گری کو دیکھو  
یا نبی کچھ مری بے بال و پری کو دیکھو  
میں دکھاتا ہوں چلو انکی گلی کو دیکھو



مر بھی جائے تو کہیں خاکِ مدینہ بن جائے  
ہا لقت زار کی ارمٰن دلی کو دیکھو

اے قبلہ انام ہمارا سلام لو  
قاصد بہت ادب سے بنی کی جنابیں  
اس آستانِ پاک کے پہلا چکریں ہم  
دار فنگان گیسو و دلِ ادگانِ رخ  
شاما تمھارے نور کا ہر جا ظہور ہے  
ناکامیوں کا حال کہیں کیا کسی سے ہم  
معراج میں ہوا تمھیں بیدار کب سربا  
بہا ہوا اگر نہ تم تو کدھر جائیں ہم غریب

اے خلق کے امام ہمارا سلام لو  
کہنا ہی پیغام ہمارا سلام لو  
مختارِ خدا و عام ہمارا سلام لو  
کھتے ہیں صبح و شام ہمارا سلام لو  
تم ہو میرے تمام ہمارا سلام لو  
نکلے گا تم سے کام ہمارا سلام لو  
تھے ہی ہم کلام ہمارا سلام لو  
سلطانِ فی الکرام ہمارا سلام لو

ہا لقت حضور دل سے چھ کرتا ہر التماس  
اے خلق کے امام ہمارا سلام لو

## حریفِ کھاء

دینی ہے حقیقت کا مزا صبحِ مدینہ  
اے ہر فلکِ زیر سے اونچا ہو ملک پر  
خندانِ دل مشتاق ہر مسجد کے چمن میں  
حاضر و رولت چو ہوتے ہیں ادب سے  
صورت کو دکھائات کی گھونگٹ کو اٹھا کر  
پہونچے ہیں مینے کے طرف قافلے والے

بڑھ کر دلی صوفی سے صفا صبحِ مدینہ  
پاتے ہیں تیرے نئے سوا صبحِ مدینہ  
پہونچاتی ہے روضے کی ہوا صبحِ مدینہ  
ہن جاتی ہے آنکھوں کی فضا صبحِ مدینہ  
تور کہتی ہے دولہن کی انداز صبحِ مدینہ  
مشتاق کو دیتی ہے مزا صبحِ مدینہ

ہر دیدہ نا دیدہ کو ہے شہرست ویدار  
یارب نظر آجائے ذرا صبح مدینہ

ہم صبح وطن بھول گئے ہاتھ مسکین  
دیتی ہے مدینہ میں مزا صبح مدینہ

شرب کو دیکھ بن دل دیوانہ آئیں  
اس میں ٹھو جلوہ نور قدیم ہے  
دل میں تجلئے رخ والا نظیر پڑی  
اہل صفا کے دل میں دو عالم کا عکس ہے  
کیا عکس اس یگانہ عالم کا پاسکے  
مضمون صفات رخ میں سناؤں تو خوب ہے  
پتلا بنا ہوں غم کا مصیبت وہ ہوں میں  
ہو جلے تجہ پہ جلوہ جانا نہ آئیں  
میلے ہے پیش عارض جانا نہ آئیں  
بنجائے باہمی میرا کاشانا آئیں  
آنکھوں کے سامنے ہی خدا خانہ آئیں  
اس نور سے ضرور ہے بیگانہ آئیں  
اور اک نیا بناؤ چہ اگانہ آئیں  
ہے صاف خلق پر افسانہ آئیں

چشم کرم سے ہاتھ مسکین کو دیکھئے  
سہ کار پر سے حال غریبانہ آئیں

محمد ہے سلطان مکہ مدینہ  
چمن خلد کا چلکے آنکھوں سے دیکھو  
بھگت ہے خدا کا وہ مسکن نبی کا  
میں دیکھوں خوشی سے دکھا دے الہی  
خدا اوس کا یا ور نبی اوس کا چک  
میر قیس دل میں ہے لیلی کی ہورت  
کرم کر آہی کہ محتاج سوں میں  
دو عالم ہے نام محمد مہستون  
عجب شان ہے شان مکہ مدینہ  
کرو سیر بستان مکہ مدینہ  
میں ہو جاؤں شربان مکہ مدینہ  
بہار گلستان مکہ مدینہ  
جو ہوتا ہے ہمسایان مکہ مدینہ  
خیال بیابان مکہ مدینہ  
ملے ریزہ خوان مکہ مدینہ  
یہ جاناں بنا جان مکہ مدینہ

لگے خاک میری تھکا پیسے ہاتھ



ہیں ہوں دل سے خواہاں مکہ مدینہ

اگر سے بنی کھینچ کے لیجائے مدینہ  
سب سے بنوہ نامہ عرب مہر نبوت  
سب کی جھلک ترش پر اللہ ری رفت  
بہ بند میں دیکھا ٹھانی کو شب معراج  
ہو جاؤں ہر اسان جو دم نزع الہی  
دل دیکھے خرید لے اسے روز ازل میں  
مکہ تھا وطن آپکا مکی ہوئی شہور  
ریل آئے تو رستے کی مسافت زہے گی

آنا تو ترستوں کو نہ ترسلے مدینہ  
کیوں دیکھ کے اپنے کو نہ اترے مدینہ  
دیکھا کلس کسبہ خضر اسے مدینہ  
خوروں کو ابھی تک ہے تمنائے مدینہ  
پھونچ میں مری امداد کو مولائے مدینہ  
تھویر دو لہن کی ہو تمنائے مدینہ  
حضرت مدنی بن گئے جب آئے مدینہ  
کیسے میں ابھی تھے کہ ابھی آئے مدینہ

ہاتھ بچھ مری ہر ہے ہر فرد عمل پر

محتاج کرم بندہ مولائے مدینہ

ہے خلد برین وسعت صحرا مدینہ  
دیکھے مری آنکھوں سے کوئی اُس کا ماشہ  
محبوب پھرتے رہتے اس میں شب و روز  
رو رو کے لپٹ جائے ایک ایک شجر سے  
اے دیدہ ناویدہ توجی بھر کے اسے دیکھ  
بھرا کے نکل آئیں گے گلزار ارم سے

کیونکر نہ ہے حسرت صحرا مدینہ  
ہے قدرت حق وسعت صحرا مدینہ  
کیونکر نہ بڑھتے عزت صحرا مدینہ  
ہے دل کو اگر الفت صحرا مدینہ  
ہے پیش نظر صورت صحرا مدینہ  
دل چاہتا ہے فرحت صحرا مدینہ

رضوان صفیت خلد برین سن لچکے اسم

ہاتھ سے بھی سن مدحیت صحرائے مدینہ

پہاڑ پائے رسالت ہو یا رسول اللہ  
شفع روز قیامت ہو یا رسول اللہ

چراغ بزم نبوت ہو یا رسول اللہ  
مدام حامی امت ہو یا رسول اللہ

ہر ایک پھول میں موجود ہوتا ہے  
 ستارے میں ہے کہ تم بے کسوں کے حامی ہو  
 جمال پاک دکھا دو کروسیحائی  
 نہ پائے غیر جگہ میں گوشہ دل میں  
 رہوں میں شہر مدینہ میں گھر بنا کے کہیں  
 گدائے ساکن باب السلام کہلاؤں  
 مرا نصیب ہے شب کو خواب میں جاگے

بہار گلشن وحدت ہو یا رسول اللہ  
 ادھر بھی چشم عنایت ہو یا رسول اللہ  
 مریض عشق کو صحت ہو یا رسول اللہ  
 بس آپ ہی کی محبت ہو یا رسول اللہ  
 شباب ہند سے ہجرت ہو یا رسول اللہ  
 مجھے نصیب ہے دولت ہو یا رسول اللہ  
 میرا آپ کی رویت ہو یا رسول اللہ

ہر اکروچین مدعا سے پائنت کو  
 تمہیں تو بارش رحمت ہو یا رسول اللہ

رحمت رب العلاء کعبہ میں دیکھ  
 شوق سے پی اور کر نسل و وضو  
 چار سو ہے چار مذہب کی نماز  
 حضرت ابراہیم ریتے تھے جد ہر  
 ہیں قنادیلین بسم آوخت  
 سنگ اسود نصب ہے کس شان سے  
 ہے مقام وعظ و پند مصطفیٰ  
 گر ضیائے طور ہے مد نظر  
 سنگ مرمر کا ہی کیا سرش سفید  
 پردہ کعبہ ہے سب کے ہاتھ میں  
 آب زمزم شوق سے پیتے ہیں لوگ  
 شوقی دل سے بالوب پڑھتے ہیں سب

نور کی بارش ذرا کعبہ میں دیکھ  
 آب زمزم کا مزا کعبہ میں دیکھ  
 جمع ہیں اہل صفا کعبہ میں دیکھ  
 وہ مقام خوش نما کعبہ میں دیکھ  
 ہر طرف اس کی ضیا کعبہ میں دیکھ  
 چوم آنکھوں سے لگا کعبہ میں دیکھ  
 چل چلیں خوش نا کعبہ میں دیکھ  
 جلوہ محراب کا ذرا کعبہ میں دیکھ  
 دو گھڑی تو بیٹھ جا کعبہ میں دیکھ  
 روکے کرتے ہیں دعا کعبہ میں دیکھ  
 ہیں بیلین جا بجا کعبہ میں دیکھ  
 دور ہے مستراں کا کعبہ میں دیکھ



شہنشاہ سے کرتے ہیں کعبہ کا طواف

خلق سے ہے اتنا کعبہ میں دیکھ

اگوسہ کارون میں ہاں لفت نہ پوچھ  
ہے کعبہ میں مکن مرا کعبہ میں دیکھ

فلک مرتبہ ہے جبال مدینہ  
جہاں خدا چل کے کعبہ میں دیکھو  
دل اوس لگا پھر نہ خلد برین سے  
یہاں رتبہ پیر و برنا نہ پوچھو  
محبت ہے مجھ کو اسی سرزمین کی  
نہیں شریعت قند سے اونکو عنیت

ہمال ارم ہے ہمال مدینہ  
محمد سے دیکھو جہاں مدینہ  
جو رضواں نے باند ہا خیال مدینہ  
خدا دان ہے ہر فرد سال مدینہ  
سنایا کر و مجھ کو حال مدینہ  
جو پیٹے میں آپ زلال مدینہ

شنا سے مدینہ جو کی گئے ہا لفت  
ہوئی طوطی خوش شہر سال مدینہ

ہر صحابی مہ انور رضی اللہ عنہ  
تھے فدا سرور عالم پہ جناب صدیق  
دین احمد نے عمر ہی سے ترقی پائی  
جمع یک جا ہوا عثمان سے خالق کا کلام  
ختم ہے ذات مبارک پر شجاعت ساری  
روشن پاک میں ہے قبر جناب صدیق  
قربیت ختم رسل کی ہے عمر کو حاصل  
ناں و زرعشق پیس میں لپٹا یا اپنا  
دقت مشکل کے مددگار علی ہو نہیں

رواق دین پیس رضی اللہ عنہ  
ساتھ تھے غار کے اندر رضی اللہ عنہ  
عدلی کی تیغ کے جوہر رضی اللہ عنہ  
بہدے و تیران کو پڑھ کر رضی اللہ عنہ  
سب کے مقصود میں جہد رضی اللہ عنہ  
میں بیچہ منلوں پیس رضی اللہ عنہ  
عاشق خالق اکبر رضی اللہ عنہ  
تھے غنی دل کے تو نگر رضی اللہ عنہ  
ہیں ہی خلق کے یاور رضی اللہ عنہ

کر تو ہر یک صحابی کی زیارت ہا لفت

کبریٰ ہی سر کو جھکا کر رضی اللہ عنہ

رخ سوتی گلشن رسول اللہ  
سایہ دامن رسول اللہ  
چشم محو تن رسول اللہ  
از رخ روشن رسول اللہ  
امتی گفتن رسول اللہ

دل من مسکن رسول اللہ  
پرگت اہم ویلے بسر دارم  
غیر و در جہان نمی بینم  
ماہ و خورشید نور می یابند  
بہر ما خوش بود امید نجات

می کند مست جان ہا لفت را  
بوی پیس راہین رسول اللہ

اللہ رمی خوش بختی حضرت ار مدینہ  
پہر بکتا ہے یوسف سر بازار مدینہ  
وارنگی آنکھیں پائی دیدار مدینہ  
سینہ ہے میرا حسن از سر مدینہ  
دیکھ ایسے بھی ہوتے ہیں خلجگار مدینہ  
کرتے ہیں جو طوط درو دیوار مدینہ

ہے پیش نظر روضہ سردار مدینہ  
لے جائے کوئی نام محمد پہ میرا دل  
گو مر بھی گئے ہم اثر شوق ہے باقی  
دل جو خیال رخ پر نور بنی ہے  
رضوان ترے فردوس کو چکر بھی دیکھیں  
جج کہتے ہیں عشاق حقیقت میں اسی کو

ق

یعنی کسی جانب پس دیوار مدینہ  
لیجا مری عرضی سر دیوار مدینہ

قاصد میری خواست ہو دو ہاتھ زمیں کی  
منظور ہو سرکار بنی میں تو عجب کیا

شیدائے مدینہ ہوں مری تبر پہ ہا لفت  
پر ہنا عوض فاستحہ خبسا مدینہ

کیونکر نہ سراپا ہو میرا خاک مدینہ  
تسو جان سے ہوں عاشق تمناک مدینہ

ہوں شیفہ صاحب لولاک مدینہ  
پہو چکی مدینہ میں مری روح پس رک



جو شلخ ہو وہ گلشن جنت کی ہے ڈالی  
رہتا تو کہیں شہر مدینہ کی زمیں پر  
طوبہ آرام ہے شجر پاک مدینہ  
بہتر تھا جو ہو تاخس و خاشاک مدینہ

طوبی کی اگر شلخ بھی پاؤں تو کروں کیا  
ہاں نف مجھے درکار ہے سواک مدینہ

کس رنگ سے سرسبز بہتان مدینہ  
بیچے وہ نوان گلچہ آپ ہی کی نام کاسکد  
جاہست نے بنایا ہے مدینہ مرے دل کو  
نعمت ہے اسے کھاؤنگا آنکھوں سے لگا کر  
یہ شاہ بھی بس ہو فقیر دن کو تھا سے  
جنت و ملک و آدم و عرش و خاک و ارض  
رضوان بھی دل جاں ہے قربان مدینہ  
دائرن پہ ہے قبضہ سلطان مدینہ  
سینہ ہے مرا وسعت میدان مدینہ  
مل جائیگی سوکھی بھی اگر نارن مدینہ  
مل جائے اگر سایہ ایوان مدینہ  
پس تابع فرمان سلیمان مدینہ

مکملے کہیں ارمان دل ہاں نف مسکین  
پہونچے مجھ مدینہ کو ثنا خوان مدینہ

## حریف کیا

بندگی نامہ میرا سو ہی پمیر لے گئے  
شہر ویدار احمد کیلئے مرنے کے بعد  
جینے ہی قسمت کو چھین تری پھونچا دیا  
قبر میں کرتے ہیں آپ اگر فرشتے روشنی  
مصلحتی کی یاد میں پیچیں ہو کر رو دیا  
یا محمد تم کہاں اور وہ دیر دولت کہاں  
آستان بوسی کا سب ارمان لکھ کر لیگئے  
قبر کے اندر فرشتے جام کو تر لیگئے  
گھر سے سید ہے اٹھکے ہم جنت میں تر لیگئے  
دل میں پوشیدہ جو ہم دل غم پمیر لیگئے  
جب دل مشتاق کو کعبے کے اندر لیگئے  
پہنچ کر نہوں کو اپنے ہندہ پرور لیگئے

حال دل معلوم ہونا تھا پیر کو غرور  
عرش کے آگے بڑھے معراجیں خیر الورا

خدا میرا اگر مدینے کے کبوتر لے گئے  
طور پر تشریف یان موسیٰ پیر لے گئے

خوش ہوئے منظوم پا کر ذکر معراج بنی  
نظم ہا لفظ کو ملا یک اسمان پر لے گئے

آئینہ ذات کبریا  
والشمس پڑھوں درود کیا  
ہر شان میں جلوہ محمد  
احمد میں احد احد میں احمد  
بطحی کی زمیں سے دور ہو نہیں  
چو کہشہ چمکار ہے سراپنا  
ہو ایک نظر غریب پرو  
کھیرا مجھے مشکون نے کھیرا  
مارا مجھے بے کسی نے مارا

ہے حسن لقا سے مصطفائی  
دیکھی رخ پاک کی صفائی  
ہر رنگ میں جلوہ خدائی  
ایک میسم ہے پردہ جدائی  
ہے پیر فلک کی کج ادائی  
روشن رہے داغ جہرہائی  
آئینہ ہے حال بینوائی  
اے عقدہ کشائے من کجائی  
اے شاہ عرب تیری دھائی

ہا لفظ نظر آ گیا مدینہ  
کی عشق نے خوب رہ نمائی

ہیں نام محمد پہ فدا قافلے والے  
لجاتا ہے بطحی کی طرف عشق بنی کا  
پھرتے ہی رہیں راہ مدینے میں ابھی  
رکتے ہیں ہو اسریں مدینے چمن کی  
بیم ناطقہ وادی ہے یہ سفان بھر رابق  
پائیں گے حلاوت میں بھرا خرمہ بطحی

کھاتے ہیں مدینے کی ہوا قافلے والے  
رستے میں نہ ٹھہریں گے ذرا قافلے والے  
ہر کام پہ کرتے ہیں عساقا قافلے والے  
ہوتے ہیں روان مثل صبا قافلے والے  
دیکھیں گے من ازل کصفا قافلے والے  
کیا راہ میں لوٹیں گے مزاقا قافلے والے



بوسے باد صبا سل علی قافلے والے  
دیکھیں تو اوپر پھر کے ذرا قافلے والے

حسب امید گنبد کی جھلک دھڑکی  
نکلیں ہم پیادہ یوں گرفتار محبت

ہاتھ جھٹکتی ہیں بلالین گے پیر  
پہونچائیں گے پیغام مرا قافلے والے

قیامت میں سب کے طرفدار تھے  
حسینوں میں حضرت طرح دار تھے  
حضور آپ سب کے مددگار تھے  
تمہارا میں کردل میں دیدار تھے  
شفاعت کا جب گرم بازار تھے  
وہ سرکار آئے وہ سرکار تھے  
یہ ارکان دین بنی چار تھے  
بنی اپنی امت کے عنبر تھے

خدا شفاعت کے مختار تھے  
خدا ہی سے منہ دیکھ کر اوکا ہما شوق  
کرو جلد مشن کشائی ہماری  
میں دوستی زمین طور پر دیدیا ہوں  
بچھڑے تھے باد رکبہ سنا تمہارے  
بنیامت میں حضرت کی آمد کا غل تھے  
ابہ بکر و فسا روق و عثمان و عیدر  
نہیں وہ جیوان کو فیر امت کا وہیر کا

تھے زمانے کے ہدائے ہاتھ  
نہیں مست نکلے نہ ہشیار تھے

سے دل میں مصطفیٰ کی محبت بہری ہوئی

ساغر میں خوب ہے مئے وحدت بہری ہوئی  
ایسا مزن ہے دل میں پیر کے عشق کا  
سے سب مزون سے اپنی طبیعت بہری ہوئی  
دور بزا میں آگ لگی گی جہنیم کو  
سے میری آہ گرم شرارت بہری ہوئی  
مصطفیٰ لگی مریدان کی بجائے کون

سینے میں عشق کی سبے حرارت بھری ہوئی  
 ہے باغ دل میں نخل محبت ہر الجھرا  
 ہے خوب اس کی پھل میں عطاوت بھری ہوئی  
 سینے میں عشق دل میں مدینے کی آرزو  
 پاتا ہوں ہر خسروانہ میں دولت بھری ہوئی  
 بھرتی ہے دم چمن میں تیر عفت لب زار  
 ہر بھول میں ہے بونے محبت بھری ہوئی  
 کہتے پھر مدینے کی گلیوں میں ہر طرف  
 اک بات میرے دل میں ہر حسرت بھری ہوئی  
 دریا ہوا ہے اون کی شفاعت کا جوش پر  
 محشر میں عاصیوں سے جنت بھری ہوئی  
 سینے میں مصطفیٰ کی محبت کا نور ہے  
 اس خوان میں مدام ہے نعمت بھری ہوئی  
 باتف بیٹے نے مجھ کو تو نگر بنادیا  
 ہے میرے دل میں عشق کی نشت بھری ہوئی

بیمار لوٹتا ہے میسہا کے سامنے میرا مکان ہے عرش معلیٰ کے سامنے زہر ہے ہر حسن دل آرا کے سامنے پہونچاؤ مجھ کو طور پہونٹی کے سامنے سب ایتنا تھو احمد والا کے سامنے ہے صبح غیب کی شب بیدار کے سامنے	بچہ دل کا حال ہے شہ بطحی کے سامنے رہتا ہوں رات دن در والا کے سامنے یوسف کہاں جمال حبیب خدا کہاں ظاہر کروں گا قصہ بے پردگی دوست معراج میں جلوس سواری کا خوب تھا آیا نظر لحد میں رخ مصطفیٰ مجھے
---	--



وصف قدنی سبب وجد ہو گیا  
جب یابنی مراد ل محزون پیا گیا  
کیا قافلہ روان ہیں مینے کو سیکڑوں

حور این خند گئی ہر بلوبلی کے سامنے  
پہونچا دیا مدینہ کے خیر کے سامنے  
پیا سے چلے میں دور کے دیا کے سامنے

ما لطف نہیں ہوا دے سوا کوئی دادرس  
کر عرض مدعا شہ لطفی کے سامنے

جب صبا بغداد سے بولیکو آئی غوث کی

مست عالم ہو گیا تاثیر چھائی غوث کی

کو چہ محبوب میں ہے بقرارون کا ہجوم

چاہنے والی ہو ی ساری خدائی غوث کی

مجھ کو اپنے میں نظر آتا ہے جو وہ غوث کا

میری رگ رگ میں مونی اچھی مانی غوث کی

عالم کثرت میں وحدت کا تماشہ ہو گیا

دیدہ ہاطن سے دیکھے حق نہانی غوث کی

خند سے اور لبیں نکلیں گے نہ ہم بغداد سے

دل فگارون کو ثبت کہینخ لانی غوث کی

طالب دنیا کوئی ہے طالب عقبی کوئی

زر تو نگر کو ملا محب کو گدائی غوث کی

شمع کے جانب اور اپروانہ بلیل سو در گل

ہم چہ بغداد کو جب یاد آئی غوث کی

اُن کی حسن پاک کی ہر دونوں اکھو نہیں بھٹک

دل کے آئینہ میں ہے جلو انہائی غوث کی

حال نہیں ہوتی کوئی مشکل تو ہاتھ کیا کریں  
ہو کہ ہم بے چین دست ہیں دو ہالی غوث کی

طالب کو خدا ملائی سے	منزل کا پتا لگا علی سے
پایا او سے را اور خودی سے	دیکھا اوت دل کی آری سے
کیا رد و قبول کا ترے دو	بندہ کو بے کام بندگی سے
پیدا ہے چمن چمن ترارنگ	آتی ہے صدا کلی کلی سے
چھکنے لگا آسماں زمین پر	میلاد شریف کی خوشی سے
فسانہ دل ہے شور انگیز	کہنے کا نہیں میں ہر کسی سے
پوچھینگے کبھی غریب کا حال	خوش ہوتا ہوں اپنی بیسی سے
دنیا کی طب ہے دین کی نگر	گھر اتا ہر دل کشا کشی سے

ہاتھ کو دیا ہی نے سب کچھ  
محتاج کو مل گیا غنی سے

بے صبر و توان ہیں سرو سامان نہیں رکھتے  
بیمار تیرے درد کا درمان نہیں رکھتے  
ہے سر میں ہولنے چمنستانِ مدینہ  
دل میں ہوسیں سیرگشتان نہیں رکھتے  
کہا چاند مدینے کا ہے آنکھوں میں سما یا  
ہم شوق لہتا ہے مہ کنعان نہیں رکھتے  
بستر رہے پنا تیرے کوچے کی زمیں پر  
دل میں ہوسیں تختِ مہمان نہیں رکھتے  
دیکھیں گے سر حشر شفاعت کی تجسلی



ہم دل میں غنیمت ظلمت نصیبان نہیں کہتے  
 رہنے کا نہیں گرتے محشر کا تر و دو  
 یک ہاتھ میں بسم آپ کا دامن نہیں کہتے  
 سمجھے ہیں مکین تم کو تو غیروں سے نہیں کام  
 ہم دل کے مکان میں کوئی مہمان نہیں کہتے  
 برکت تگے دہر کا ہا لفت کو کہیں غنیم  
 وہ اپنے تماموں کو پریشان نہیں کہتے

پھر تے ہیں جام بادہ کو تر لئے ہوئے گھر سے چلے ہیں دوش پستری لئے ہوئے پھر تاجے آئینہ کو سکندر لئے ہوئے رہو ارجبریل میں و رہو لئے ہوئے کب تک پھرین گناہ کا دفتر لئے ہوئے اوڑھتے مرے خط کو بو تر لئے ہوئے ٹھہرا ہے یہی ہمارے عشق برابر لئے ہوئے	پاتے ہیں دل کو عشق پھیر لئے ہوئے پھیرین گے جا کے کو چہ شاہ عرب میں ہم اہل صفا کے دل کے مقابل نہیں ہوا معراج میں حضور کا ہے قصد دور کا وہو ڈالے اس کو اشکِ دامت تو فوج ہے قاصد نہ جاسکے گا مدینے کو تیر سزتر انسان کا کام پیر فلک سے ہو سکا
--	--

ہا لفت بھرا ہے سینے میں عشق سولہاں  
 پھرتا ہے اپنا مال تو تر لئے ہوئے

دل سے بلند نعرہ روحی فدا کے ریزن سے اب توڑ ہے نہ دشمن سی پاک ہے قاصد نہ نامہ بر نہ کہو تر نہ ڈاک ہے سنتا ہوں یہ مکان تو برا ہوں لڑاک ہے شاید ہو اپہ عاشق مفر کے خاک ہے	بامصطفیٰ نظر میں تیر احسن پاک ہے مشکل کے راستے میں تمہیں اپنے ساتھ دل ہی کو بھیجیدین گے جیب نکلا کے پاں جلوہ دکھا کے قبر میں تسکین دو مجھے سیم چین راہ میں جو گولا ہے اوس طرف
--	---

جلو ہے ذات پاک ندنی وجہد کا  
بھجوں او دہراوسی کو جو کوئی سنا سکے  
موتیریں دوڑ ساقے کوڑ کو دیکھ کر

واللہ تو ہے پاک تیری اس پاک ہے  
افسانہ میرے دل کا بہت دردناک ہے  
ایہ دل اگر بھرے ہوئے ساغر کی تاک ہے

نور خدایہ آنکھوں میں ہاتھ کا جلو اگر  
مصطفیٰ نظر میں تیرا حسین پاک ہے

جلوہ محبوب خدا خوب ہے  
اتنے ہے کعبے میں مدینے کی بو  
چلتے ہیں خاک در مصطفیٰ  
وحشت دل پہنچ کے لہجہ پل او دہرا  
پاتے ہیں خوش شہید و قہر و شہن  
نکھتے ہیں اس مرگ کو ہم زندگی  
دل میں بھرا معنی وحدت کارنگ  
بھول گیا حشر کی رضوان بہار

وروز بان فصل غلّی خوب ہے  
کیا دل ارباب صفا خوب ہے  
درد و محبت کی دوا خوب ہے  
دشت مدینہ کی بو خوب ہے  
آپ کے چہرے کی صفا خوب ہے  
ہو جو مدینے میں قضا خوب ہے  
اون کا کرم اونکی عطا خوب ہے  
باغ مدینے کی فضا خوب ہے

ہاتھ اگر اون کی گلی تک چلو  
درد کی ہر آن صدا خوب ہے

سوئے مدینہ کوچ ہے اپنا ملک دکن سے ہجرت ہے  
رونی و بان کی نعمت ہے اور پانی و مال کا شربت ہے  
آنکھوں میں نقشہ اون کی گلی کا دہیان او دہرا آٹھ پہر ہے  
لب پہ نبی کا نام مبارک دل میں نبی کی حسرت ہے  
سلمے پا کر میں گک جاناں اوس سے لپٹ کر کہتا ہوں  
آئیرے جانی آئیرے پیارے بھکو تجھی ہی محبت ہے



حشر میں کیا منہ اپنا دکھاؤں میں نے کیا ساتھ ماون  
 میری خطا کو حد نہیں تو کیا تیسری عطا کو وسعت ہے  
 دہوم مچی وہ قافلہ نکلا کوٹ ہے اپنا جانب بطحی  
 ہم بھی چلے لے کعبے والو ابتو نبی کی زیارت ہے  
 برسے پر خشم سجد کیے آیت جلوہ رے جلوہ حضرت  
 بے سایہ ہے آپ کا قامت یکتائی کی دلالت ہے  
 علم خدا میں پہلے تھے جیسے آج نظر ہم آگئے ویسے  
 آئینہ لے کر غور سے دیکھا وہی تو کل کی صورت ہے  
 حشر کے دن بن آگئی کیا اہل خطا کا مستیاد مڑ کا  
 سب کے ہیں آگے احمد والا سر پر تائی شفاعت ہے  
 جانب بچی جانے والو ہا لفت کا سن لینا حال  
 اون کی گلی میں تے پھر نادر و دل کی حکایت ہے

دل مرا سو کر پیسیر جو کینچا جاتا ہے ہے تو فی مظهر حق جلوہ انوار بدم لطف دیتا ہے عجب اہل زیارت تا جوم سر ناز کو ہے اللہ و تہی ہو وقت عرش تک روضہ انور کی جھلک باقی ہیں صحن بچہ میں کبھی در کبھی منبر کی طرف جلد لیجا ہے کوئی ملک عرب میں یارب جو ملی دل کی مناد دولت سے ملی	بلوہ کعبے کا مدینے میں نظر آتا ہے زرے زرے ہیں زور نظر آتا ہے اوس کی ست کوئی آیت کوئی جاتا ہے فرنی بین لطف تو سنت میں آتا ہے سبز کنبہ کی طرف دیکھ کے نقش آتا ہے دل ابھی باغ میں چو لو کی ہو اکھٹا ہے دل میرا ہند کے تسلیم سے کبھرا تا ہے میرے اللہ کا محبوب سخی راتا ہے
---	---

یا رسول عزنی کیجئے رحمت کی نظر

## ہا تفت ز غریب آپ کا کہلاتا ہے

دل خبردار نظر آتا ہے	ست ہشیار نظر آتا ہے
خواب میں رؤفہ انور دیکھا	بخت بیدار نظر آتا ہے
رنگیا دل میں محمد کا خیال	گھر میں دلدار نظر آتا ہے
دیکھو خوش رہیں نبی کو دیکھو	ایسا سردار نظر آتا ہے
مغفرت کہتی ہیں تیری ہون	جو کہنگار نظر آتا ہے
یا سئو ک غمزدی تیرے سوا	کون غمخوار نظر آتا ہے
یا نبی دل ہے تہاں سینہ میں	تیرا ہمراہ نظر آتا ہے
خوب ہے عشق کو داغون کی بہار	سینہ گلزار نظر آتا ہے

## دل کا آئینہ صفا ہے ہا تفت

روے دلدار نظر آتا ہے

جلوہ نور قدم احمد ملی مدنی	فیض گل عین کرم احمد ملی مدنی
آپ نے مثل ہیں بے مثل ہیں آپ	حسن یوسف کی قسم احمد ملی مدنی
جو م لون گرد پھرون کوہ مقصد سمجھون	آپ کا نقش قدم احمد ملی مدنی
قبر میں سنیکے کرین بات بکریں کیسا تجھ	دیکھ لیں آپ کو ہسم احمد ملی مدنی
روز محشر کا ہے غم کثرت نصیبان ہی ہوں	المدد شاہ اسم احمد ملی مدنی
سکہ داع محبت نے غنی دل کو کیا	کیا کروں دام و دزم احمد ملی مدنی
وہوم وہ آپ کے مہلا مبارک کی ہوی	نکلے کعبے سے صنم احمد ملی مدنی
تم سے مکہ کو نبیا تم سے پیڑ کو شرف	دو ہیں پر نور سرم احمد ملی مدنی

اک نظر دیکھئے مجھ ہا تفت مسکین کی طرف

آپ کا بھرتا ہوں دم احمد ملی مدنی



حشقی بطحی دل محزون میں بہان رہتا ہے  
 یا رسول عربی و روزبان رہتا ہے  
 رات دن کعبہ بطحی میں ہے رحمت کا نزول  
 کوئی رہتا ہے یہاں کوئی ان رہتا ہے  
 با ادب اہل فلک جمع ہیں پڑھتے ہیں درود  
 جس جگہ سرور عالم کا بیان رہتا ہے  
 سا لہا سجدہ کنان رہتے ہیں ارباب نظر  
 جس زمیں پر ترے قدموں کا نشان رہتا ہے  
 کیفیت طور کی سوسنی کی زبانی سنئے  
 ہوش نظارہ جانان سے کہاں رہتا ہے  
 سن کے اف نہ محبوب سنبھل جاتا ہوں  
 قصہ غیر سے دل کو خفقان رہتا ہے  
 یا نبی آپ کے شیدا کو نہیں صبر و ترار  
 اشک آنکھوں میں سرگرم فغان رہتا ہے  
 لگئی آ کے مگر نہر مدینہ اس میں  
 فوب لبیر جو زمزم کا کنواں رہتا ہے  
 پھر بلا لیجئے ہا نف کو مدینے میں حضور  
 حیدر آبا و میں بیچ محمدان رہتا ہے

قائم ہے اگر زور تو پر و انہیں رکھی حیدر کی ولایت ہے شجاعت و عمر کی شہد کا قلنس عرش سے دو ہاتھ ہے اوپکا	حسرت مری دل میں ہے مدینے کے سفر کی حیدر کی ولایت ہے شجاعت و عمر کی دستار سنبھلتی نہیں ارباب نظر کی
--	--

رنگین میں دل آویز ہیں روشنی کے وہ پردے  
محشر کی تڑدوسے گنہگار میں آزار د  
کثرت میں ہوں وحدت کا ستار ہوں فسانہ  
وہ نور کائنات ہے یہ بند اور نکل آیا  
سمجھے جو خدا کو تو حضور آپ سمجھے

پھیل چھپستان میں درخت گل تر کی  
بارحمت عالم ہے شفا نیر گھس کی  
بیٹھا ہوں کہان اور میں گنہگار کی  
پٹکے سے سفت ہو چھپے حضرت کمر کی  
آپنی سے ہوئی روشنی اللہ کے گھر کی

محتاج کسی کا نہیں اپنے سوا آپ  
ہر عرض ہی یافت اشفیٰ حشر کی

مضمون مدحت شد دنیا و دین ملے  
رہز مکان میں سیر کروں لامکاں کی  
یوسف ہو مہمان زلیخا تو محب کو کیا  
اوس وقت نور بار تھا جلو احضور کا  
کہتا ہوں رو کر روضہ کے جالی کے متصل  
بھوکا ہوں اوسکے دل کی نعت کا میں غریب  
اس آرزو پر رد کعبہ ہے ہاتھ میں  
اپنا پیام آپ ہی سن رہے جناب

کچھ فکر تھی کہ حضرت روح الامین ملے  
ایسا کشادہ دیدہ دل دور بین ملے  
جس پر پر ہیں درد و بچہ وہ بین ملے  
آدم کو ما و طین میں جو دیکھا نہیں ملے  
ایسا خدا کے کہ یہ پردہ نشین ملے  
قالب میں روح آئے جو وہ ناز بین ملے  
بطنی میں اکتوف مجھے دو گز زمین ملے  
روح الامین کو وان پس پردہ تھیں ملے

ما لفت غضب یہی ہے کہ غفلت مجاہدے  
وہم و گمان ہو دور تو نوریتین ملے

ہے یہ عرض مدعا ہر دم خدا کے سامنے  
دیکھتے ہی مجھ کو فرمایا کہ ہے صورت سوال  
حشر میں حضرت زبانی ہی ہر شفاعت پر کمر  
ابتدا میں آپ ہی تھے انتہا میں آپ ہی

دم نکل جا رہا درخشاں نور کے سامنے  
مشکلیں حل ہو گئیں مشکل کشا کے سامنے  
ہر عجز عاصیان خیر الورا کے سامنے  
ہے دو عالم جلو آرا مطلق کے سامنے



لیجیو بیمار کو دار الشفا کے سامنے  
سامنے انکے خدا ہی بچہ خدا کے سامنے  
مصطفیٰ کے سامنے تھی یا خدا کے سامنے  
نانوائی بچو تو لیجیو اے کے سامنے

زندہ کر دیتی ہر دل کو انکے کوچہ کی ہوا  
صدقے ایسے شخص کے قربان ایسے عکس کے  
شیفۃ حضرت کے تھے اصحاب پاکیزہ گہر  
اکسبھی تدبیر ہے اوڑھ کر ہو سچنے کی او دہر

نعتہ دیوان بن جائے علمنا مہمیرا  
لیکے پھونچون حشر میں ہائف خدا کے سامنے

سلام آرزو مندان رسول اللہ تک پہونچے

پیام دروہجوران شہد و نجات تک پہونچے

فرشتے بن کے پروانہ پہونچتے ہیں مدینے میں  
جور و غصے کی جھلک بڑھ کر چراغ ماہ تک پہونچے

ترپتے ہیں مکن میں دولت دیدار کے طالب

فقیر و ن کی صدا بھی آستان شاہ تک پہونچے

فلک پر دہوم تھی معراج میں حضرت کے آئینگی

سواری عرش سے جب بڑھ گئی اللہ تک پہونچے

غم دوری سے ہیں رنجور روتے ہیں ترپتے ہیں

خبر اتنی تو گوشت دل بر دل خواہ تک پہونچے

زمین بطحی کی تابیت النبی پہونچائے کی آخر

جو حسرت لیکے مشا تو لکویت اللہ تک پہونچے

نبی تک جائیں گے ہم آب زمزم سے نہاد ہو کر

بہت اچھا ہوا پہلے جو بیت اللہ تک پہونچے

کھادون گلے سے بھی کچھ دینے کی فضا ہائف

اگر جنت سے رضوان بندہ درگاہ تک پہنچے

بہنچ دی تصویر تو نے اسے مجتہد کی  
دل کا آئینہ غبار ماسوا سے پاک ہے  
بیرونی رشد کی پہونچاتی ہر منزل کی طرف  
دل تجلی گاہ عشق پیر کامل ہو گیا  
نعمت دارین ہاتھ آتی ہر عشق پیر سے  
میں جیات دل طلب کرتا ہوں بند پیر سے  
اہل دل سب لوٹتے ہیں دیکھ کر رنگ بہار  
میری آنکھوں میں سما جاتا ہے جلو اذات کا

دل میں جلو پیر کا آنکھوں میں صورت پیر کی  
خاصیت اکسیر کی رکھتی ہے صحبت پیر کی  
فرض ہر اہل عقیدت پر اطاعت پیر کی  
میں تو گر ہوں مگر گھر میں ہر دولت پیر کی  
اوس کو ملتا ہے خدا کی جس خدمت پیر کی  
مجھ پر ہو جائے نگاہ چشم رحمت پیر کی  
بن کے دل میں چھپ گئی پھولوں میں پیر کی  
خواب میں جب دیکھ لیتا ہوں میں پیر کی

وقت پر اس کو سنبھالیں گے ہی ہاتھ ضرور  
جو میرے سینے کے اندر ہے امانت پیر کی

ہوں غم فرقت سے نالان یا جیبی سیتدی  
ہند میں دل ہے پریشان یا جیبی سیتدی  
یا جیبی سیتدی جلواد کھا دینا مجھے  
زع کی شکل ہو آسان یا جیبی سیتدی  
یا جیبی سیتدی مروت کی تاریکی نہو  
دیکھ لوں میں روئے تابان یا جیبی سیتدی  
یا جیبی سیتدی سر پہ ہے بار معصیت  
خوف محشر سے ہوں لرزان یا جیبی سیتدی  
یا جیبی سیتدی ہل سے سلامت جاؤ نہیں  
ہوں نہ دل کو خوف میزان یا جیبی سیتدی



یا حبیبی سیتدی زیر لوار کہنا مجھے  
 پوئیسری بخشش کا سامان یا حبیبی سیتدی  
 یا حبیبی سیتدی میں خوش رہوں فردوس میں  
 ہو مجھے دیدار حسان یا حبیبی سیتدی  
 یا حبیبی سیتدی آپھی کا میں بیمار ہوں  
 دور مراے درونہاں یا حبیبی سیتدی  
 یا حبیبی سیتدی دیکھو عنایت سے ادھر  
 ہے یہی ہاقت کا ارمان یا حبیبی سیتدی  
 رہت کچھ کہ پروانے ہوئے بچی کے دیوانے

جہان سے ہم ہیں بے کلنے بنی جائے خدا جائے  
 ٹھاک ہے اونکے رونے کی چراغ طور سے بڑھ کر  
 فرشتے گرد پھرتے ہیں ہمیشہ بن کے پروانے  
 شجر ہو یا جہر ہو دیکھ کر تم کو کیا سجدہ  
 جہان نئے قدم رکھا چمن بن نہیں ویرانے  
 نہانی میں ہے دیکھا وہ دم بھرتا ہی حضرت کا  
 محبت کی تجلی سے جو ہے ہر دل کے کاشاف  
 سہیل بن سلطان بن تک لیکنی قسمت  
 جو اپنے کو وہاں دیکھا لگے ہم آپ اترانے  
 مکان میں عیدہ تھرے وہی تھے لامکانیں وہ  
 احدا میں رہیں رہا ہمیں کاہر کوئی کیا جانے  
 میرے میں ہے سودا گیبوڈ شیرنگ اچھو کا

بنارکھا ہے ولہرقتہ دل مجنون کو نیلے نے  
 نہ کیوں کر خنجر رہ کی بات میں ہو غیو دی پیدا  
 جو راہ من عرفت سمجھ وہ اپنے رب کو پہچانے  
 نہیں ال زیارت پیشہ سرکار میں ہا لفت  
 قید ہے بن گئے سارے غم فرقت کا افسانے

محبوب دا اور معراج والے  
 تھا گرم لبز معراج والے  
 امت کے یا اور معراج والے  
 تم دل کے اندر معراج والے  
 بلواؤ در پر معراج والے  
 اللہ اکبر معراج والے  
 دو جہاں کو ز معراج والے  
 ہو مہر انور معراج والے

رب کے پیپر معراج والے  
 پہونچے خدا تک پھرائے ایسے  
 امت کے حامی امت والے  
 تم ہو نظر میں تم ہو جگر میں  
 شوق مدینہ بے انتہا ہے  
 پہونچی وہاں تم پہونچا نہ کوئی  
 محشر میں پیاسے ہم رہ نہ جائیں  
 روشن تمہیں ہر سارا جہان ہو

دو عشق کے تم ہا لفت کو دولت  
 کر دو تو نگر معراج والے

کہ ہے روح اسرا مدینے کا پانی  
 ادھر لا کے برسا مدینے کا پانی  
 پلانا پلانا مدینے کا پانی  
 ملے ایک قطر اسرا مدینے کا پانی  
 ذرا لیس کے آنا مدینے کا پانی  
 چہرے کو ذرا سا مدینے کا پانی

پلا دو ذرا سا مدینے کا پانی  
 گرم اتنا ہو جائے اسے ابر رحمت  
 دم نزع دو یا نہ دو ہم کو شربت  
 اسی آرزو میں ٹپک تو رہیں آنسو  
 ہمارے لئے اوس طرف جانے والو  
 غشی ہے جو یاد مدینہ میں رویا



نہیں نہر حنّت کے پانی کی خواہش ملے اک پیالہ مدینے کا پانی

مدینے کو پھر ہا لفت زار ہو پئے  
ملے پھر حنّہ دایا مدینے کا پانی

چاک ہے بحرِ پیر میں گریبان دیکھئے  
باغِ بطحی کے میرے سینے میں خوشبو ہر دھام  
شریت دیدار کب ہوگا مدینے میں نصیب  
شہرِ بطحی کی کتابے کسی کے ساتھ ہے  
کوچہ محبوب کا ذرات رہتا ہے خیالی  
کثرتِ عصیان مریں گھر گئے ہیں یار سو  
ہوں اسیرِ دامِ صدا شغلی لیل و نہار  
یا نبی ہے طالب دیدار محتاجِ کرم

دیکھئے چل کر مدینے کا بیابان دیکھئے  
گوشہ دل میں نشان کوئی جان دیکھئے  
پیشکر کعبہ کے اندر فالِ قرآن دیکھئے  
کس طرح ہوکا اوپر چلے کا سلمان دیکھئے  
ہر گھر ہی پیش نظر ہے باغِ ضوان دیکھئے  
آئے ہیں سرکار میں باہشتم گریبان دیکھئے  
اک نظر میری طرف سلطانِ جوان دیکھئے  
ہے نہان سینے کی اندر داغِ ہجران دیکھئے

ہند میں بے چین ہے بطحی کی رکھتا ہر موس  
ہا لفت مجبور کو محبوب سبحان دیکھئے

غوث کے چاہنے والوں کو خدا ملتا ہے  
میری عرضی شہ بغداد کو پہونچے کیون کر  
درتیرا چوم کے کر لیتے ہیں کوچے کا طوط  
غوث کے وصف میں حل ہوتی ہر مشکل اپنی  
پایا اللہ کو جسے تمہیں پایا یا غوث  
بیقرار و ن کا تماشہ ہے تیرے کوچے میں  
سینہ بغداد ہے دل اوس کے ہر کوئی زمیں  
منہ میں بھرتی ہے شکر اوس لب تیریں کی صفت

کوئے جانان کا اسی گھر سے پتا ملتا ہے  
کوئی ملتا ہے کبوتر نہ ہر ملتا ہے  
تیری طاعت میں عبادت کا مزا ملتا ہے  
سننے والوں کو مزا ہر کو صلا ملتا ہے  
رہتے کعبے کو بغداد سے جا ملتا ہے  
طف نہ لو نہیں ترپنے میں مزا ملتا ہے  
بند ہوا آنکھ تو محسوسِ خدا ملتا ہے  
ہاتی پتیا ہوں تو شربت کا مزا ملتا ہے

بارگاہ شہ جیلان میں تو حاضر ہے غریب  
دیکھئے ہاتھ محتاج کو کیا ملتا ہے

خوش ہوئے روضہ محبوب کے قریان رہے  
چشم نیا سے جو دیکھا کئی حیران رہے  
پاس غیر کے رہون ہاتھ میں قرآن رہے  
اپنی امت کے حضور آپ نگہبان رہے  
پاس تم آؤ تمہارا ہی مجھے دھیان رہے  
ہم بہت ہند کی سرحد میں پریشان رہے  
امت احمد مختار کی پیچپان رہے  
میری ہمراہ ہی عشق کا سامان رہے

وہ رہے خوب مدینے میں جو بہمان رہے  
ہے فزون عرش گنبد کے کلس کی فعت  
مسجد مصطفوی میں ہو رسائی پسری  
آبرور و زخار وہ گئی بے چارون کی  
دبدم نزع کی مشکل میں پکارون تم کو  
کردیا شہر مدینے کی بوس نے بے چین  
دیگا اللہ قیامت میں سواری کو براق  
بے کسی نوحہ گری جامہ درسی خشک لبی

نوشہ راہ بنے عشق نبی کا ہاتھ

نور توحید سے روشن میرا ایساں ہے

اس ساد میں شوق اپناڑا تے ہو رہے چلے  
سر پہ ہر جہاں آنکھوں میں لگاتے ہو رہے چلے  
دیوانگی کی اور بڑا تے ہو رہے چلے  
تعظیم سے سراپنا جھکاتے ہو رہے چلے  
اس طرح اور ہر دم چلاتے ہو رہے چلے  
اپنے کو محبت میں مٹاتے ہو رہے چلے  
سموتی ہوئی قسمت کو جھکاتے ہو رہے چلے  
خرمہ جہ مدینے کا ہے کھاتے ہو رہے چلے

یشرب کے طرف شک بہاتے ہوئے چلے  
تقدیر سے ہاتھ آئی ہو خاک رو بطمی  
سودا ہے اگر زلف رسول عربی کا  
اتما ہے نظر روضہ سلطان و دو عالم  
کہ لوٹے گئے تڑپے رودت بکھے گا ہے  
جامہ مئے دیدار سے ہو جائے مدہوش  
ہاتھ آئی ہے اب دولت بیدار مدینہ  
خردوس میں پائین گئے نہ میوہ کہیں لیا

ہاتھ ابھی سینے سے تو سیری نہیں



کچھ صیف بنی اور سناتے ہوئے سننے

جو شہید ہے وہ اور کیا چاہتا ہے  
محمد کے دامن کا سایہ جس پر  
ضرور آپ میں ہے کسوں کو وسیلہ  
گذرے دل زار کا مصطفیٰ تاکہ  
بنایا دو عالم کا مختار اون کو  
جوشو دل بھی ہوں تو کروں تم پر صدقے  
بالو مدینے میں پاس اپنے حضرت  
ترپ کر نکالو نگار مان دل کے  
اوسے چاہتا ہے خدا کے دو عالم  
تیرے در پہ جو بیٹھنے کی ہے حسرت

تھیں لے سے یا مصطفیٰ چاہتا ہے  
کبھی وہ نہ خطیل ہوا چاہتا ہے  
غریب آپ کا آسرا چاہتا ہے  
بھجے جیسار اچھا ہوا چاہتا ہے  
محمد کو کیا کیا خدا چاہتا ہے  
ہی جی میرا بار بار چاہتا ہے  
عرفی محبت موانا چاہتا ہے  
گزاراوس گلی تک ہوا چاہتا ہے  
جو دیدار خیر الورا چاہتا ہے  
زمانے سے دل اب اٹھا چاہتا ہے

جھکا ہے در مصطفیٰ پر اپنا  
یہی حالت سینو چاہتا ہے

یا محمد تم سے امید شفاعت ہے مجھے  
لوٹ جاتا ہے مراد اس کی فرحت دیکھ کر  
میں بہن کر بیٹھ جاتا ہوں فقیرانہ لباس  
سر کو رکھ دیتا ہوں انکے پاؤں پر بے اختیار  
یا نبی میثاق سے کہلا چکا ہوں آپ کا  
احسنیم یا نبی احمد پاس دم بھر ہرجا  
مصطفیٰ کے ذکر میں بسا ادا کرنا نماز

میں کہہ گا روئیں ہوں فی قیامت ہے مجھے  
سرزمین شہر بطمی باغ جنت ہے مجھے  
کوئی والا کی گدائی پادشاہت ہے مجھے  
رہروان کوٹے شرب سے محبت ہے مجھے  
حاصل اس سرکار عالیہ میں قیامت ہے مجھے  
تیرا آجانا مدینے سے غنیمت ہے مجھے  
بھجے بات ہے مجھے اور وہ اطاعت ہے مجھے

اس وقت قیامت میں مری ہو گی نکالت

اہل بیت پاک سے ہاتھ محبت ہر لمحہ

وہ ہیں فردوس کی گلزار میں چلتے پھرتے  
جو کہ ہیں کوچہ دلدار میں چلتے پھرتے  
سم رہیں سایہ دیوار میں چلتے پھرتے  
لوگ ہیں تیری سرکار میں چلتے پھرتے  
یون رہ سرتا دیدار میں چلتے پھرتے  
کوچہ احمد مختار میں چلتے پھرتے  
جیسے عربی میں کہسار میں چلتے پھرتے  
وہ رہے دیدہ بیدار میں چلتے پھرتے

جو مدینے کی ہیں بازار میں چلتے پھرتے  
اونکو سیر حین حلد کا ارمان نہیں  
ظل طوبی کی ہوس دل کو نہیں ہے شاہا  
چوم لیتے ہیں قدم اونکے فرشتے آکر  
لائی کعبہ مدینے کے طرف بیتابی  
کاش کے اوج پر اپنا بھی مست در ہوتا  
ہم بھی جنگل میں مدینے کی پھریں خوش ہو کر  
سامنے اونکو تصور نے رکھا اٹھ پھر

عشق کی راہ میں ہاتھ نہ ٹھکانے قدم  
رہ گئے ہم ہوس یار میں چلتے پھرتے

ہوں گدا اے محمد عسری  
ماسوائے محمد عسری  
خاک پائے محمد عسری  
از برائے محمد عسری  
برادائے محمد عسری  
خوش لقا اے محمد عسری  
ہر دعا اے محمد عسری  
دل پہ جلتے محمد عسری  
مدعا اے محمد عسری  
لطف اے محمد عسری

ہوں فدائے محمد عسری  
کوئی رہتا نہیں میرے دل میں  
سرمہ دیدہ بصیرت ہے  
ہو گیا سبز گلشن دارین  
بھاگئی ہے خدا کو ایسی کچھ  
رشتک افزائی حسن یوسف ہو  
کیا قبول جناب باری ہے  
عرش سے بڑھ کے اس کا رتبہ ہو  
عاصیوں کی نجات ہی کا تھا  
دونو عالم پہ پر تو انگن ہے



چاہئے جس کو اور کیا ہانت  
ہوں گدا سے محبت عسری

وہی صورت خدا کی ہے جو صورت ہے محمد کی  
جو مدحت ہے محمد کی وہ مدحت کبریائی ہے  
وہ عزت و اسرار ہے ہر بات میں کامل  
خدا طالب اوس کی ہے جو طالب ہے محمد کا  
محبت ہے محمد کی میرا دل کیون نہور و روشن  
خدا کو دید کامل خدا کی پاد میں شامل  
برا بظاہر و باطن میں اونکا حکم جاری ہے  
تصور میں جو بند آنکھیں ہوئیں شرب نظر آیا

وہی رویت خدا کی ہے جو رویت ہے محمد کی  
جو مدحت کبریائی ہے وہ مدحت ہے محمد کی  
وہی اظہار ہے جس کا دل سے چاہت ہے محمد کی  
وہی طاقت خدا کی ہے جو طاقت ہے محمد کی  
میرا دل کیون نہور و روشن محبت ہے محمد کی  
خدا کی بات میں دل پہ طقت ہے محمد کی  
شریعت ہے محمد کی طریقت ہے محمد کی  
تقدیر دل سے ہو جائون وہ رتبہ ہے محمد کی

اگر اب کبریاں ہاں تھی میری تقدیر یاور ہے  
مدینہ کا سفر ہو اور زیارت ہے محمد کی

گذرنا مٹا مٹا پی بودے چہ بودے  
جیہی سیدی خیر الائی  
بجان شوق بدل عشق تو دارم  
میرا آندے خاک پہ ہمیشہ  
دل و دست کل عشقش بہ افستاد  
رسید بانی قرطاس شوقستم  
علیہل عشق را دیدار احمد  
سوائے بارغ شرب بے شمار مست  
شہنشاہی بیک کبریائی

رسا تقدیر ما بودے چہ بودے  
یہ پائیت سجدہ با بودے چہ بودے  
بکویت جائے ما بودے چہ بودے  
وہاں سے در رہا بودے چہ بودے  
چنان مشکل کشا بودے چہ بودے  
صدا ہوئے ہما بودے چہ بودے  
دوا ہوئے شہا بودے چہ بودے  
فیہم آں فنا بودے چہ بودے  
نگاہت بر گدا بودے چہ بودے

بہ یک جاسم بودے در آنجا نصیبم رہنسا بودے چہ بودے

شہا سہنگ جمال ہا لفت زار  
سرافراز این گدا بودے چہ بودے

ترپ رہون مدینے کی سرزمین کیلئے  
نبی کا نور تھا اوس وقت جب نہ تھی آدم  
نجات یوں شب معراج عاصیوں کو ہوئی  
یہاں جو ہر رسالت کی روشنی دیکھی  
سنا تھا حق سے بیان ملاحتیج پاک  
نشان سجدہ جو پایانی کی جو کھٹ کا  
ہوئے ہیں معنی والیل نظم فدوی سے  
تمہیں سے عقدہ کشائی ہوئی ہے ہر ہر کی

ہوس پیری ہر میر دلین شاہ دین کیلئے  
ملک زمین پہ نہ آئے تھے ماوٹین کیلئے  
خدا سے مل کے کہا امت حزمین کیلئے  
فلک کو گردش حسرت رہی زمین کیلئے  
نڑپ کے رہ گئے یوسف اسی حسین کیلئے  
تو جبریل ابوسے میری جبین کیلئے  
حضور آپ کے کیسویے غنبرین کیلئے  
تم اولین کے لئے ہو تم آخرین کیلئے

سنا جو نظم میں وصف محمدی ہا لفت  
فلک آئے ملک میری آفرین کیلئے

میرے سید میری مولا میری شرب والے  
قول اللہ سے بخشائش امت کا لیا  
احمد پاک سے کی دعوت اسلام قبول  
گروئی یاد گیرن ہکو تو کچھ دور نہیں

دیکھ ادھر بھی کبھی لولاک کمنصب والے  
شب معراج محمد تھے عجب ذہب والے  
سب مسلمان ہو کر کفر کے مذہب والے  
اپنے مطلب کو پہنچ جاتے ہیں مطلب والے

سر کے بل چل کر مدینے میں ہونگا ہا لفت  
در پہ حاضر ہے غلام آپ کا شرب والے

جو مدینے میں رہا اوس کا نصیب اچھا ہے  
استی پائیگی عصیان کی مرض سے محبت

اس خدا کی میں محمد سا حبیب اچھا ہے  
نسخہ رکھتا ہے شفاعت کا طبیب اچھا ہے



مہم احمد کو جدا کر کے احسب سمجھایا  
آرزو ہے میرا مدفن ہو دینے کا قریب  
تیرے دیوانے غضب سے کہ رہیں تجھ سے دور

خاص تو حیدر کے مکتب کا ادیب اچھا ہے  
سبب کہیں اس کا مقصد بھی عجیب اچھا ہے  
اپنا مسکن تیرے روضے کے قریب اچھا ہے

یابنی جلد طلب کیجئے وہاں ہائفت کو  
وہیں سٹ جائے جو کر بھیہ غریب اچھا ہے

سہانی جہاں کعبہ در مدینہ خوب لہستی سے  
تو تگر کردی اسی دولت عشق ہمیں نے  
سہانی پر عجیب نگاہیں فہت اوچی چوہٹ کی  
مدینہ رحمت لانا لین در رشک جنت ہے  
نہی کرو سٹے یارب مدینہ ہکو پوچھا دے  
بنایا اپنا مستانہ میں عشق ہمیں نے  
خدیار مدینہ کب ہو س کر رہ جنت کی

اوسر خالق پرستی پر او دہر احمد پرستی ہے  
اسی دولت یہ نازان ہوں اسنی دولت کی مستی ہے  
بلندی عرش اعظم کی میری غز و نہیں لہستی ہے  
جدید و یکجوا او ہر اللہ کی رحمت پرستی ہے  
بھول اپنا ریتا یہ پھر جان اپنی ترستی ہے  
چمن میں گس خمور کے آنکھوں میں مستی ہے  
گران قیمت ہر وہ پھ کوڑیوں مول مستی ہے

حجرت میں ہی رہیے جی مرجاؤ ہائفت  
جو، مستی تہستی ہو جائے تو پھر عین، مستی ہے

پھر زبان پر وصف شاہ و سہرا آئینکو ہے  
ورد کی میرے مدینے سے دوا آئینکو ہے  
شور تھا کعبہ میں پیر میلاد کی شب ہر طرف  
مست ہوگی جان مشرقون کی ایک دن دیکھنا  
مشکلاں نہیں ہیں گیا ہوئیں تو اس کا غم نہیں  
اک نظر سے مجھے اس طہر کو روشن یا رسول  
سب فرشتوں سے کہا بے ریل (معراج میں) ق

آسمانوں آ صدائے مرجاؤ آئینکو ہے  
روضہ محبوب کی ٹہنڈی ہو آئینکو ہے  
شر تو مٹ جائیکو ہے خیر الورا آئینکو ہے  
لیکے لوی مصطفیٰ باد صبا آئینکو ہے  
پھر مری امداد پر مشکل کشا آئینکو ہے  
کون میرے دل میں حضرت کو سوا آئینکو ہے  
اب یہاں اللہ کا اک لاڈ لا آئینکو ہے

دست لبتہ با ادب استادہ ہوں بہر سلام  
طالب مطلوب یکجا ہوں تو اٹھتا ہر حجاب

آج ملنے کو خدا سے مصطفیٰ آئینکو ہے  
سامنے محنت کیلے پر خدا آئینکو ہے

سرور دین بخشہ تہیں اس ضیہ کا صلہ  
ہاتھیں ہانفت کر نقد مدعا آئینکو ہے

یثرب میں جگہ دیکھتے جنت ہے تو بچہ ہے  
جھک جاتے ہیں سب دیکھ کر ابرو و محمد  
سب بھول گئے چہ یوسف کی صباحت  
ہر ذات احمد بے میم میں پنہاں  
تہا شب معراج قریب اپنے بلایا  
تعریف رخ پاک کی ہے قوت ایمان

یاشاہہاں زار کی حسرت ہے تو بچہ ہے  
عشاق کو محراب عبادت ہے تو بچہ ہے  
تیر رخ زیبا کی ملاحت ہے تو بچہ ہے  
اس میم کے پردہ کی حقیقت ہے تو بچہ ہے  
بند کو محنت سے محبت ہے تو بچہ ہے  
ہر دم تجھے قرآن کی تلاوت سنتے تو بچہ ہے

بس ہر جگہ سلطانِ رسل ہانفت مسکین  
دریا ہو کرم بارش رحمت ہے تو بچہ ہے

ختم رسل پر شیدا دل ہے  
کس کو اپنا حال سناؤن  
کوئی بنی تک پہنچا دینا  
حق کے پیار سے دیکھو ادھر بھی  
دیدہ دل سے تم کو دیکھا  
صبر و طاقت عشق کو بخش  
خاک لگے جی ملک و کن میں

شہر مہینہ میرا دل ہے  
بے کس ہو نہیں تہا دل ہے  
پار ب مضطر کیا کیا دل ہے  
تجھ پر صد فے میرا دل ہے  
ماشا اللہ بینا دل ہے  
تیرا عاشق دریا دل ہے  
یثرب میں تو میرا دل ہے

ہانفت دل کے صد فے جاؤ  
ختم رسل پر شیدا دل ہے



دل شاغل ذکر مصطفیٰ ہے  
 ہر پھول میں آپ کی ہے خوشبو  
 اس میم کی کہل گئی حقیقت  
 سحر کے لئے جھکا ہوں درپر  
 دل میں ہے رسول کی محبت  
 ہیں دونوں جہاں کے آپ مختار  
 قاصد تو سنا مجھے وہیں کی  
 معراج کی رات آسمان پر  
 کہتے ہیں خوشی سے سب فرشتے  
 ناظر ہے خدا بنی ہیں منظور

جان محو حبیب کبریا ہے  
 ہر شمع میں آپ کی نسیا ہے  
 احمد میں احد چچا ہوا ہے  
 ہو جائے قبول تو غزا ہے  
 دل صورت آئینہ صفا ہے  
 جو کچھ ہے حضور آپ کا ہے  
 پیار سے تیری باتیں مرا ہے  
 کیا مست درود کی صدا ہے  
 یاں آید شاہ نسیا ہے  
 دیدار کا لطف مل رہا ہے

کوئی نہیں دیکھا ان میں اوس کا  
 ہاتھ کوٹھارا آسرا ہے

دل مست مے ابوالعلاہ  
 رکھتے نہیں اہل انجمن ہوش  
 موسیٰ کے لئے تختی طور  
 ہم کھوتے ہیں جان عاشقی میں  
 سینے میں بھری ہے عشق کی آگ  
 جو خود نہ رہا اوسی نے پایا  
 بند آنکھیں ہیں دل میں دیوڑیا ہوں  
 مرث کے یفا کی ہم نے کی میر

آغا آغا پکارتا ہے  
 جادو تیری آنکھ میں بھرا ہے  
 میرے لئے دل خدا نما ہے  
 اس چپڑ میں کچھ مزا ملا ہے  
 اس آگ میں دل جلا بہنا ہے  
 جیتا ہے وہی جو مر مٹا ہے  
 اس گھر میں کوئی چھپا ہوا ہے  
 اس شہر کی کیا بھلی ہوا ہے

آغا پہ خدا ہے جان ہاتھ  
 دل مست مے ابوالعلاہ

# بہار مدینہ

## محسن لغتینہ

تھا خدا سے شب کو ملنا بچھے عرش پر تھی سند  
 یہی کہہ رہی تھی غیبی کہ ہر انتظار چید  
 وہ براق سمجھ کے آیا وہ چلے او دہر محمد  
 خرم رسید امشب بریار خواہی آمد  
 سر من فدائے راہی کہ سوار خواہی آمد  
 تیرے سات سات پہنچی کیا ج طرف ارادہ  
 کئی حسرتوں کی آنکھیں ہیں ہر طرف کشادہ  
 تیرے جتنا ہزاروں تیرے شیفۃ زیادہ  
 ہم آہوان صحرا سیر خود بکف بہادہ  
 بامید آنکہ روز بشارت خواہی آمد  
 تیرے میں کرم کے صدق تیرے لطف کا قربان  
 کششے کہ عشق دار و نگذار دتہ بدینا  
 بجنارہ گر نیالی ہزار خواہی آمد  
 تیرا دہ بیان میرا مونس تیرا عشق میرا ہدم  
 دل و جانین جلوہ آرا تیری آرزو تیرا غم  
 مجھے اک جھلک کھاد و ادھر اک جان عالم  
 بلسم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم  
 پس از آنکہ من جانم بچہ کار خواہی آمد  
 تیرے واسطے ہمیشہ ہی ہر طرف تک و دو  
 یہی غریب ہائے کہ اٹھا کر رنج سو سو



ہر وقت شمع غریب اور دلگدگی تیری لو بیک آمدن ربو دینی لہ دین صبر خسرو  
چہ شود اگر ہمیں سان دوستہ بار خواہی بد

## محمنس

میرے دل کا حال کہہ دو دلبریا کے سامنے ہجر کے صد مولے رہتی ہیں قہار کے سامنے  
بارگاہ شاد دین ہو مجھ گدا کے سامنے ہی پھر عرض مدعا ہر دم خدا کے سامنے  
دشمن کل جائے درخیر اورا کے سامنے  
کر چکا تھا پست دلو دین و دنیا کہ خیال  
جب میں جا پہنچا او وہ آفت رسیدہ پرما  
مشکلین حل ہو گئیں مشکل کشا کے سامنے  
ہاں کیسا بار عہد سے جھکا جاتا ہے سر کوئی محتاج کرم ہے کوئی محتاج نظر  
آئین کا اللہ کا دریا ہے رحمت جوش پر حشر میں حضرت نے باند ہی ہر شفاعت پر کر  
ہے عجم عاصیان خیر اورا کے سامنے  
آپ نور حق ہیں سب میں آپ کی ہر روشنی آپ محبوب خدا ہیں آپ نبیوں کے بنی  
گر نہوتے آپ تو پیدا نہیں ہوتا کوئی ابتدا میں آپ ہی تھیں انتہا میں آپ ہی  
ہے دو عالم جلو آرا مصطفیٰ اکرامنے  
دیکھ کر مشتاق لعل کی ترپ بے انتہا ہاں کچھ تدبیر بن آئی کچھ سو جھی دوا  
عیسیٰ مریم نے اتنا کانیں جھک کر کھا زندہ کر دیتی ہر دل کو اونکے کوچ کی ہوا  
لیجا و بیمار کو دار الشفا کے سامنے  
جب احمد بنا کیا خوب انظار ہوے اپنی صورت آپ ہی دیکھی ہر فرط شوق سے  
عشق خود و معشوق ہر خواہنا عاشق دیکھئے صدق ایسے شخص کے قربان ایسے عکس کے

سامنے آنکھ خدا ہی کچھ خدا کے سامنے

افضل و اعلیٰ ہیں یاران شہ جن و بشر  
آسمان دین کے بچہ چار آفتاب آئے نظر  
دین کو بخشی تری دیکھے جان و مال و زر  
شیفتہ محنت کے تھے اصحاب پاکیزہ گھر  
مسلطے کے سامنے تھے یا خدا کے سامنے

جانیوالوں کی طرف کرتا ہوں حشر کی نظر  
کس طرح پہنچوں او دہریں بزرگ بال و پر  
جلو آ رہوں گا ہوں نہیں درخشاں البشر  
اک ہی تدبیر ہے اوڑھ کر پہنچنے کی او دہر  
ناتوانی جگو تو نچپل ہوا کے سامنے

جب میں اوٹھوں قبر سلب پر ہو وصف مطلق  
مخ خواہوں نہیں بکار میں سب مجھے روز جزا  
آفرین کاشور میں رہے گرد ہوزیر لوا  
نعتیہ دیوان بن جائے عمل نامدرا  
لیکے پہنچوں حشر میں مالتف خدا کے سامنے

## مستزاد

یاشاہ مدینہ  
یاشاہ مدینہ  
نور آپ کا دیکھا  
یاشاہ مدینہ  
کیا دل ہی پریشان  
یاشاہ مدینہ  
دل آپ کا گھر ہے  
یاشاہ مدینہ  
سر اپنا جھکا میں

روشن ہے تیرے نام سے ہر دل کا گینہ  
چہرے کی تجلی سے ہی طور ہے سینہ  
شاخ و شجر و گل میں ظہور آپ کا دیکھا  
ہے عطر سے بہتر رخ رنگین کا پسینہ  
تار یکے شب جوشش دریا غم طوفان  
گرداب میں آجائے نہ امت کا سفینہ  
آنکھوں میں جھلک آپ کی محبوب نظر ہے  
سینہ ہے میرا راز محبت کا خزینہ  
جالی کے پھرین گرد و در پاک پہ جائیں



یا شاہ مدینہ  
قریان ہے تم پر  
یا شاہ مدینہ  
بچہ دل کی ہوس ہے  
یا شاہ مدینہ

قبلہ جو وہاں تم ہو تو کسبہ ہے مدینہ  
بطحی کے تصور میں شب و روز ہے مضطر  
سیکھا ہے عجب دل نے ترپنے کا قرینہ  
ہو ایک نظر عجیبہ عنایت کی تو بس ہے  
میں آپکا ہوں ہاتھ ناپینہ کمینہ

## ولہ

دیکھی گی وہ رو  
بہ خوب بچہ سرا  
کعبہ بچہ تیرا ہے  
کر سجدی پہ سجدہ  
ارمان نکالو  
کیا لطف ہے آما  
کر میری رفاقت  
بیرب کو ہی جانا  
نام شہ اقدس  
کہدیتا ہوں اتنا  
بیرب کا ہی گلشن  
کیا خوب ہے سودا  
ہے نقش جالی  
لیپونگاہیں کیا کیا

اے آنکھ تجھے جلوہ انوار مبارک  
پھر فاک دیدار مبارک  
اے سر تجھے سو گند ہے خم ہو تو مزاج  
ہو تجکو در احمد مختار مبارک  
بہ جاو کہیں پھوٹ کر اے پاؤں کے چھالو  
گلزار مدینہ کا ہر اک حنار مبارک  
اس راہ میں بڑھ جا تو کہیں میری طاقت  
اے پانوں تجھے طاقت رفتار مبارک  
اے میری زبان تجکو وظیفہ ہو یہی بس  
تازہ لیسیت تجھے ہو یہی گفتار مبارک  
اے اشک اے فاک پہ گر گر کے گھر بس  
ہو احمد و اما سا خربدار مبارک  
اے ہاتھ نہ چھوڑ کہیں اس وصفہ کی جالی  
پھر کیفیت شوقی دل زار مبارک

پہونچا ہے یہاں ایدل مضطر بہ قسمت  
اب تیرے لئے ہر دم و ہر بار مبارک  
بیتاب نہوہ اس قدر ہائے نالان  
اب احمد مختار کا دیدار مبارک

ہاتھ آگئی جنت  
حضرت کا مدینہ  
برائیں گے ارمان  
چمکا ہے نصیب

## مستزاد

کیا روضہ محبوب خدا کی ہے صفائی  
گنبد کے ضیاء میں نظر آتی ہے خدائی  
وہ مسجد پر نور وہ محراب معلیٰ  
وہ سخن دل آرا میں دو عالم کی سمائی  
بند آنکھ ستاروں کی ہو چرخ بریں پر  
تاعرش قنادیل حرم کی جھلک آئی  
معراج کی شب دی در دولت پہ یہ آواز  
برخیز و شتاب آی و دیدار غنائی  
جب طالب و مطلوب ہم ہو گئے یکجا  
حضرت جو ملے حق سے تو امت کی بن آئی  
وہ غیرت فردوس ہے گلزار مدینہ  
رضوان نے کہا میں ہوں ہر رنگ فدائی  
سلطان دو عالم کے در پاک پہ جا نہیں  
تاعمر کریں کوچہ والا کی گدائی  
یہ ہائے مسکین تو نہ تھا اس کا سروا

ہے آئینہ حیران  
یا جلوہ یزدان  
وہ منبر انور  
وہ رنگ سامان  
اور چاند جھل تھا  
ہو جاؤ نہیں قربان  
جبریل ایس نے  
مشتاق یزدان  
تھی از کی باتیں  
نخنہ کی حمیان  
باند با جو تصور  
ہر لحظہ و ہر آن  
ہم ملک کن سے  
ایخالق سبحان  
ای سرور عالم

تصویر بنا ہے  
غلصل علی ہے  
وہ فرش مرتین  
دیکھو تو مزا ہے  
تج غشس میں فرشتے  
کیا اونکی ضیاء ہے  
حاضر یہ فدوی  
رسوا رکھڑا ہے  
کچھ کہہ نہیں سکتے  
کیا فکر کی جا ہے  
کیا لوٹ گیا جی  
کیا خوب تھا ہے  
سب چھوڑ کے کیا  
یہ اپنی دعا ہے  
پاس اپنے بلا یا



کیا خوب بلائے صلہ مدح سرا ئی

میں آپ کے قربان کیا رطف و عطا ہے

## ولہ

گر آپ سے یا احمد مختار ملون گا  
 وامن سے لپٹ جاؤنگا قدموں پہ گرونگا  
 مل جائے اگر شمع شبستان رسالت  
 پروانہ صفت جان کو قربان کرونگا  
 مج کو طیش بہر قیامت کا نہیں غم  
 عامی ہوں فقط دامن احمد میں چھپوں گا  
 پہونچوں گا اگر کوئی رسول عسری میں  
 ہو جاؤں گا وہ نقش قدم پھر نہ اٹھونگا  
 مدحت گر احمد ہے خداوند نقالی  
 پھر کیا ہے میرا منہ کہ صفت انکی کرونگا  
 بالقی کی طرح حشر کیمیدانیں جا کے  
 اشعار فقط وقت وصف محمد کی پڑھونگا

دیوانہ بنوں گا  
 کچھ دل کی کہوں گا  
 مٹ جائیگی حسرت  
 گرد اونکے پھر ونگا  
 نے خوف جہنم  
 ساتھ اونکے رہونگا  
 ہم ہر میری جی میں  
 بیٹھا ہی رہونگا  
 قرآن میں ہر جا  
 سمجھو مجھے گونگا  
 اللہ کے آگے  
 کچھ مانگی ہی لونگا

## مخمس

مدینے کا چمن رہنے کو ہاتھ آئے  
 رسول اللہ تک تقیر پہونچائے  
 گلے از روضہ جاوید بنائے  
 مدینہ کو تمنا دل کی پہونچائے

نہال آرزو سر سبز ہو جائے  
 الہی پھر امید بکشا ئے  
 ہمیشہ ہند کے رہنے سے باز آؤ

ہم اپنی آرزو کیونکر کہیں ہائے      الہی غنچہ امید بکشاے  
گلے از روضہ جاوید بنائے  
مدینے سے بخف کی حد نظر آئے      یہ بے کس پھر شہ بغداد تک آئے  
وہاں سے کر بلا تک کوئی پہونچاے      الہی غنچہ امید بکشاے  
گلے از روضہ جاوید بنائے  
مدینے ہی کی سرحد میں اجل آئے      ٹھکانے سے ہماری خاک لگ جائے  
سوائتیری متنا کون بر لائے      الہی غنچہ امید بکشاے  
گلے از روضہ جاوید بنائے

## فراق نامہ

اے زائران روضہ مصطفوی وائے گدایان کوئے محمدی وہ کیسا پیارا ایک دن  
تھا کہ مدینے کی گلیوں میں پھر پھر کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے کبھی باب السلام  
سر جھکایا کرتے اور کبھی باب عثمان پر آنسو بجاتے تھے کبھی باب مجیدی پر دھوم  
مچاتے کبھی باب نسا تک چلے آتے تھے کبھی چاہ کوثر پر پیاس کا بجھانا تھا کبھی محسن  
مسجد میں لوٹ جانا تھا کبھی گنبد پر نور کو دیکھ کر آنسو بہاتے تھے کبھی مبارک جالی کو  
چوم کر تریان ہو جاتے تھے ہائے اب وہ دن ہم کو مدینہ منورہ میں قیامت کا  
نظر آ رہا ہے کہ اس بار گاہ محلے سے جدا ہوتے ہیں بے اختیار روتے ہیں الوداع  
زبان سے جاری ہے مدینہ طیبہ سے واپس ہونے کی تیاری ہے دو چہان کے  
سردار سے جدائی ہے ہائے کیا مصیبت کی کٹھن سر پر چھائی ہے محبوب خدا کے  
در دولت پر آتے ہیں کلام فراقیہ سناتے ہیں

ہو شیارے خاطر غم آشنا      چل رہی ہے کرم و سرفقت کی ہوا



اب مدینہ سے جدا ہوتا ہے تو  
 ہے و فوراً وزاری و انصیب  
 تجکو چلنا ہے نہی کے روبرو  
 پھر دکھا کر اپنی بے تابی تمام  
 الفراق اے پردہ قبہ نہی  
 الفراق اے قبلہ عالی گہ  
 الفراق اے رحمۃ للعالمین  
 الفراق اے احمد عالی تبار  
 کیا کہیں ہم یا محمد مصطفیٰ  
 آپ کی دہلیز تک ہم آئے تھے  
 دل کی دل میں رہ گئی ارمان سب  
 المدد اے انبیاء کے پیشوا  
 المدد اے گلشن غفلت کے گل  
 اپنے در تک پھر بلا لیںنا مجھے  
 آپ کی بندہ نوازی پر بے ناز  
 پھر مدینے میں بلا کر یا رسول  
 میں کن میں اب تو رہنے کا نہیں  
 زر سے مطلب ہے نہ دولت سے غرض  
 میرا ہر ایک دوست میرے اقربا  
 حھر ہے تیری عنایت پر تمام  
 ہے نمونہ حشر کا فرقت تیری

پھر کہان پائے گا اس گلشن کی بو  
 ہے نہایت بے قرار سی و انصیب  
 رویہاں تک اشک سے کر لے و  
 عرض کر چلا کے فرقت کے کلام  
 الفراق اے متصل کی روشنی  
 الفراق اے کعبہ جن و بشر  
 الفراق اے رونق بزم بیتین  
 الفراق اے رحمت پروردگار  
 چھوٹی ہے آپ کی دولت سرا  
 حسرتیں ساتھ اپنے کیا کیا لائے تھے  
 ساتھ اپنے لے چلے سامان سب  
 المدد اے عالمی روز جزا  
 المدد اے رہنمائے جزو کل  
 پھر مدینے میں حکم دینا ہے مجھے  
 پھر مجھے نعمت سے کرنا سرفراز  
 میرے دامن میں بھر و مقصد کچھول  
 تجکو تھوڑی سی جگہ دید و نہیں  
 ہے فقط تیری محبت سے غرض  
 دیکھ لیں اگر تیری دولت سرا  
 سب نکل آتے ہیں شتاؤن کے کام  
 کیا کہوں کیسا ترپ جاتا ہے جی

ہو گئی طاقت غم دوری سہا ق  
 الفراق اے مسجد ذی حترام  
 آہ اے محرابِ اعلیٰ الفراق  
 الفراق اے چاہ کوثر الفراق  
 الفراق اے خوشنما صحریم  
 الفراق اے بابِ رحمان الفراق  
 ہائے اے بابِ مجیدی ولسا  
 ہے قیامت فرقت بابِ السلام  
 اے قنادیل مدینہ الفراق  
 الفراق اے کوچہ سلطانِ دین  
 سائے دیوارِ شیرب الفراق  
 الفراق اے گردِ راہِ مصطفیٰ  
 اے سگِ کوئی شفیع المذنبین  
 تیرا سکن ہے مدینہ کی گلی  
 ساکنانِ شہرِ بطحی الفراق  
 الفراق اے صبح و شام شہرِ پاک  
 منستے اے تھے چلے روتے ہوئے  
 کیا کرین مجبورین نفرتِ دیر سے  
 یا د جب فرمائینگے سلطانِ دین  
 پھر یہاں ہم سر سے چلتے آئینگے  
 حسرتِ دل ہو نہیں سکتی رستم

الفراق الفراق الفراق  
 الفراق اے منبرِ عالی مقام  
 الفراق اے فرشِ زیبا الفراق  
 الفراق اے بلعِ خوشتر الفراق  
 الفراق اے رونقِ باغِ ارم  
 الفراق اے فضلِ نیروان الفراق  
 تم سے ہوتے ہیں حبِ اوا حترام  
 ہائے چھوٹا ہم سے چھ عالی مقام  
 رشکِ شمعِ طور سینا الفراق  
 الفراق اے رشکِ فردوسِ برین  
 رونقِ بازارِ شیرب الفراق  
 کی نہ تو نے چند دن آنکھوں میں جا  
 تری رتبے کے برابر ہم نہیں  
 ہم بُرے ہیں تری قسمت ہو بھلی  
 مردمانِ شہرِ بطحی الفراق  
 الفراق اے ہر مقامِ شہرِ پاک  
 آنسو وں سے اپنا منہ دہوتی ہو  
 کام بن سکتا نہیں تدبیر سے  
 پھر نظر آئیگی شیرب کی زمین  
 اون کے کوچے میں کہیں رہ جائیگی  
 مجھ وہ دفتر ہے کہ عاجز ہے قلم



ما ثق اب کرتی نہیں حسرت کی بات  
خواجہ عالم پیر پڑھتے ہیں صلات

## مس

پھر بہار آئی ہے پھر ہے مجھے آشفۃ سری  
پھر کروں ہند سحر م سفر شہر نی  
سچ میں کہتا ہوں لستم کھا کر خدا کو گھر کی  
کیسا کر دیتی ہو یحییٰ مدینے کی خوشی

پھر مدینہ کی ہوا دل میں بھری سر میں بھری  
پھر وہی در ہو محمد کا مرا سر ہو وہی  
مج ادا ہوتے ہی پھر کعبہ میں لگتا نہیں جی  
سر کے بل چلتے ہیں اور منہ سر نکلتا ہی

مرحبا سید مکی مدنی العسری  
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لبتی

جسم کعبہ میں مگر جان مدینے کی طرف  
دل کو بر آتے ہیں ارمان مدینے کی طرف  
ہے عجب نگ کا سامان مدینے کی طرف  
کیا مدینے کریں مہمان مدینے کی طرف

بات کرتے ہیں یہاں یہاں مدینے کی طرف  
تقد دل کھجے قربان مدینے کی طرف  
چلے پڑتے ہو قرآن مدینے کی طرف  
یہ لیون پر ہر اک ان مدینے کی طرف

مرحبا سید مکی مدنی العسری  
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لبتی

پھر وہی منزل ظاہر نظر آجائے مجھے  
قادر حد اسفان میں پہنچائے مجھے  
آون دابق کی طرف دل میرا تڑپا ہے مجھے  
گم وہ ہستی سے بیون پھر نکویا ہے مجھے

پھر اسی فاطمہ وادی میں خدا لا ئے مجھے  
پھر قدیم کو میں دیکھوں کوئی دکھلائے مجھے  
وان کہ منزل میں ہنر بکو ملے جائے مجھے  
بیخودی میں بھی الہی بھی یاد آئے مجھے

مرحبا سید مکی مدنی العسری

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی

راہ مستورہ کی پھر ریت پہ ترپے دل زار  
بیر حسان سے پھر خلص میں ہو جائے گزار  
دیکھتا جاؤں ہر اک شہت مدینہ کی بہار  
متصل شہر مدینہ کی نہو دل کو قرار

مرحباً سید مکی مدنی العزنی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی

دور سے دیکھ کے وہ روضہ سلطان ہوا  
نہر کثرت شادی سے مجھے ہوش ذرا  
سامنے باب مدینہ کے جو پہونچائے خدا  
پھر کوئی دم میں چمک جائے مقدر میرا

مرحباً سید مکی مدنی العزنی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی

دیکھ کر باب سلام آہ بہت زار رہوں  
رات بھر باب مجیدی پہ میں بیدار رہوں  
چاہ کوثر پہ کھڑا تھنہ دیدار رہوں  
بادہ عشق سے بخود رہوں سرشار رہوں

مرحباً سید مکی مدنی العزنی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی

کبھی رو کر کروں لگی حقیقت کو بیان  
کبھی خاموش رہوں مین کبھی شورو فغان  
کبھی سنس سنس کے رہوں نخت رسا پر نازان  
کبھی یوانہ بنوں اور کبھی بیتاب و توان



سر کروں چشم طرفِ روضۂ سلطان چنان  
روکے اظہارِ کرون حالتِ دردِ پنهان

دل میں ہو یادِ نبیِ اصلِ علی و روزِ یان  
پھر یہی شعرِ پڑھوں پیشِ حبیبِ سبحان

خواجہ ہر دوسرا قبلہ جانِ بندہ نواز  
لحظہ لحظہ ہو ترقی پہ پیرا غجز و نیاز  
عاشقانہ ہی پڑھوں میں دمِ آخر بھی تاز  
تیرا چہرہ نظر آئے مجھے ای شاہِ حجاز

مرحباً سید مکی مدنی العسری  
دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لہقی

مجھے گنہگار سے ہو عرض تمنا کیون کر  
میرا حامی ہو چھا نہیں نہ کوئی ہے یاور  
یا نبی قبلہ حاجاتِ حبیبِ داوید  
آپ کے دھیان میں نہ رات ہوں بادیہ

مرحباً سید مکی مدنی العسری  
دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لہقی

محسن بر شہار جامی علیہ الرحمہ

سنائیں کس کو اپنا فقہِ عسم  
نہایتِ دور ہیں سرکار سے ہم  
نہ مونس ہے نہ یاوری نہ ہمد  
زمجوری برآمدِ جہانِ عالم  
ترحم یا نبی اللہ ترحم

چرخ عتلا محض مینی      شہا تو خضر خضر راہ دینی  
 گہے دل داوگان را نیز مینی      نہ احسب رحمتہ للعالمینی  
 ز مجبوران چہ      را غافل نشینی  
 عجب ہے نالہ دل درد انگیز      عجب ہے قہد غم حسرت انگیز  
 عجب ہے اک میری شوق کی آہ      ز خاک اسے لالہ سیراب جریز  
 چو زکس خواب چند از خواب برخیز  
 کہوں کیا آپ کو دل کی زبانی      چلا بڑھتا ہوا دروہانی  
 مئے دیدار سے ہو کامرانی      برون اور سر از بردمانی  
 کہ روئے تست صبح زندگانی  
 لحد میں ہو گاتاریکی کا سامان      رہیں کے بیکس و مجبور و حیران  
 مدد اسے آفتاب چرخ حسان      شبہ اندوہ مارا روز گردان  
 ز رویت روز ما فیروز گردان  
 مرا نامہ ہے کیا حسرت شامہ      کہ مضمون جس میں یہ لکھتا ہے خامہ  
 تری کسلی ہے گو ایک نور نامہ      ز تن در پوش غم سر بوئے جامہ  
 بسر بر بند کا فوری عمامہ  
 جو پابوسی کا ہم کو ہے تیقن      تیری دُہن ہے تیری دُہن ہی تیری دُہن  
 ہماری التجا اک روز تو سن      ادیم طایفی نعلین پاکن  
 نثر اک از رشتہ جانہائے ماکن  
 بہ ضبط اضطراب شوق تا چند      کہ جان آنکھوں میں آئی کی سو گند  
 تیرے دیدار کے ہیں آرزو مند      جہانے دیدہ کردہ فرش راہند  
 چہ نثرش قبیل پاپوس تو خواہند



بزخیم مرہمی امی فی کرم نہ  
 نہ داغ فرقت خود بردلم نہ  
 مراد و راز نشان درد و غم نہ  
 ز حشرہ پائے در صحن حرم نہ  
 بہ فرق خاک رہ بوسان قدم نہ  
 خبر لیجے مدد کیجے خدا را  
 کہ ہر جائے یہ ہائے سروپا  
 کرد کچہ دستگیر ہی و سکی شاہا  
 بدہ دستے ز پا افتاد گان را  
 بکن دل دارے دل وادگان را

## محسن بر غزل داغ صاب

فرماؤ نگاہ لطف کبھی سلطان الہند غریب نواز  
 فریاد سنجہ بکس کی سلطان الہند غریب نواز  
 بنجائے جہانمیں بات مری سلطان الہند غریب نواز  
 یا خواجہ معین الدین چشتی سلطان الہند غریب نواز  
 یا واقف از خفی و جلی سلطان الہند غریب نواز  
 زندان الم کاہون قیدی بچین دل بتیابی  
 جو درد و مہیبت میں گزری کیا عرض و ادھی کی  
 بود اد طلب کی دادرسی سلطان الہند غریب نواز  
 ایشق غضب ڈایا تو نے ہر بار نیا اک رنج دیا  
 وہ لطف نہیں بات نہیں گریوین جا کیا خاک جیا  
 سب ہون میری رنج دلی سلطان الہند غریب نواز  
 آبلور دیرانہ عشق ہون قسین سامین دیوانہ عشق  
 بہر تن ہومر اکاشانہ عشق اور جان حزن پروانہ عشق  
 مشہور ہون مستانہ عشق مشرب ہون مرادندانہ عشق  
 سینہ ہومرا خجائہ عشق ہوا در جگر پیانہ عشق  
 ایعاشق رازند اوئی سلطان الہند غریب نواز  
 گردش نے فلک کے شام و سحر ہیہات کیا پامال ستم  
 اس چار جہت میں کوئی نہیں ہونس یا ورحامی ہدم

نکلنے کبھی حسرت ل کر ہوں وہ بلب دیدہ نم مائی ہر مجھے امید کرم اس خاک کی اور اس کی قسم

آیا ہوں پھر حاجت طلبی سلطان الہند غریب نواز محبوب من مطلوب زمان لداؤ حق محو نردان  
مختار جہان منزل جہان شہاروشن ہر تمہیں سے کون مکان غفلت سے نہا رہی ہو حیرن کچھ وصف کے و مقدور کیا  
کھینچتے ہیں فلک پر تھکوسہی سلطان الہند غریب نواز

بوجہ علاج درد و درون ناصوب جگر تا چند ہے ہاتھ کی طرح اس کو چھین بستر کو لگا بیٹھ رہے  
مشکل میں پھنسے آفت میں پڑی تکلیف اٹھا کر بج ہے داغ کہا شکرت بج ہے تم سے نہ کہے تو کس سے کہے  
تم آل نبی اولاد علی سلطان الہند غریب نواز

## سفر نامہ حریم شریفین

میرے اللہ تیرے فضل کے ہو جاؤں تیار ہے تیرا لطف زیادہ تیری رحمت ہر وسیع  
تیری درگاہ سے محروم نہیں ہے کوئی آبر و حشر کے میدان میں میری رکھ لینا  
اک زمانہ میں دشمن ہو تو پروا کیا ہے تو بجز اپنے کبھی غیہ کا محتاج نہ رکھ  
گل مقصد سے خدایا میرا دامن بھروسے پھر میری روح کو کہدے کہ پکارے لبیک  
پھر ہوشاداب میرا خنل تنائے دلی پھر در دولت سلطان من تک پہنچوں  
دل کا ارمان مدینے میں نکل جائے کہیں حامی وقت ہے تو اور ممتد ہر کار  
تو مددگار زمانے کا ہے سب کا مختار فرق عالم یہ ترا بر کرم گوہر بار  
میں بھی ناچیز گنہگار ہوں تو ہے غفر میرے اللہ کبھی مجھ سے بہنو تو بے زار  
خل اکرام میرے سر پہ رہے لیل و نہار آرزو کے چمنستان میں ہو رحمت کی بہار  
پھر پھر مجھے کعبہ کا سفر ہوا کبسا پھر مدینہ کے چمن کی نظر آجائے بہار  
پھر مجھے اونکی گلی میں نہ رہے صبر و قرار سر بسجودہ در احمد پہ رہوں لیل و نہار



مجھ گنہگار کی تقدیر نہ کیوں کر چسکے  
سفر ملک عرب تھا مری قسمت میں لکھا  
ایک ہزار و سہ صد و سہ میں سفرینے کیا  
منراں و راہ کا کچھ حال قلب بند کیا  
حاجیوں کو بھی مزا ملک عرب کا یاد آئے

دیکھنا تھا مجھے کعبہ میں خدا کا دربار  
صدقے اوس راہ کے اور اپنی مقدر کے نثار  
دولت جج سے سرفراز ہوا میں ایک بار  
تا اوس سے پڑھ کے رہے مست ہمیشہ لذر  
شوق سے اور ہو بے چین دل عاشق زار

## کیفیت کرایہ چہار شہر بمبئی سے جدہ شریف تک

ہے دھانی بھی چہرہ ایسا کہ دذرات یوہین  
شوق سے دیتا ہی رہنے کو کرایہ ہر ایک  
پہلے چتھری کا کرایہ ہے یہی تخمیناً  
عورتیں رہ نہیں سکتی ہیں ہاں گوشہ نشین  
اوس کے پیچھے ہے ڈوبو سہ بھی مثال حجرہ  
کثرت خلق یہ پڑھتا ہے کرایہ اس کا  
سامنے اس کے ہے والان کہیں جس کو سلوک  
اوس کے نیچے کا جو درجہ ہو وہی تو تک  
اپنا اسباب بہت چس سے رکھ سکتے ہیں  
جبکہ منراں پہ پہونچ جائیں تو ہوشیار ہی

خود ہی چلتا ہے نہیں اس کو ہوا سی سروکار  
بیٹھنے کے لئے خود اوس کی ہر درجہ دوچار  
یعنی پینتیس روپے ہوتے ہیں فی کس درکار  
جائے بے پردہ ہے بچہ جیمہ ہے اکسیا یہ دار  
آدمی رہتے ہیں ایک ایک ڈوبو سی میں چار  
یعنی فی کس کبھی ہو جاتا ہے نو کا شمار  
وانکے رہنے کو تو چالیس روپے تک ہی مدار  
اوس میں ایک ایک کو ہر دوپہر تک درکار  
پہلے ہو جائیں اگر رکب آبی پہ سوار  
سکے آخر میں اترنے کا رہے قصہ ایک بار

## کیفیت دریا

کس قدر وسعت دریا ہے کہ اشارت  
جوش پر شورش و امواج میں جادل

حضرت قادر بیچون کی ہے قدرت اظہار  
واہ بہراتی ہے کیا اونکی طبیعت ہر بار

پھیلیاں اوس میں اقسام کی کیا قابل دید  
مرکب آبی کے چلنے میں جواک تیزی ہے  
شب کو دریا میں اگر زور سے پتھر مار میں  
راستہ مرکب آبی کا نظر آتا ہے  
نیلگون آبی جس جاکہ ہے گہرا دریا  
جوش ہر موسم برسات میں ہے دریا کو  
شہر بمبئی سے لنگر جب اٹھا دیتے ہیں  
بجھ وہ دریا ہے کہ امواج میں سیدی اولی  
شورش و جوش و طوفان بھی ہر اس دریا کو  
دوب جانے کا نہیں مرکب آبی کو خطر

جانور بھی نظر آتے ہیں صفا اور کبار  
گرم ہو جاتا ہے پانی تو پیہہ بوتے ہیں فرار  
دیر تک اوس کی چمک ہوتی ہے سب کو اظہار  
صاف دو کوں تک اوس جریں میں شن بسیار  
اور کنارے پہ تو ہے خاک کی رنگت اظہار  
مرکب آبی کو اوس سے حرکت ہے بسیار  
بعد چہ روز کے ہوتا ہے سقوط میں گزار  
مرکب آبی بھی ہٹ جاتا ہے پیچھے سو بار  
اس کے ہر موج بلند ی میں مثال کہار  
مدد حضرت معبود ہے ہر دم ہر بار

## کیفیت شہر عدن

کر کے طے بحر سقوط کو گر چوتھے روز  
جک پڑہ جاتا ہے لنگر تو خوشی ہوتی ہے  
دال گئی دودہ دہی رچ رچ اٹھا پیل  
گر کوئی چاہے کہ میں شہر عدن میں پہنچوں  
ہے عدن قبضہ انگریزین اک مدت سے  
کاڑیاں ملتی ہیں جانیگو یہاں سوان تک  
سنگ بستہ ہے عمارات و بان کی ساری  
سب و بان اہل عرب اور زبان بھی عربی  
وان ہے اک گہند پر نور حباب عیدروس

فصل یزدانی سے پھر شہر عدن تک ہر گزار  
کشتیاں لیکے پہنچتے ہیں سیال بازار  
خومہ و موز سفر جبل شکر و ناں انار  
حکم کپتان سے ہو جاتا ہے کشتی پہ سوار  
تین فرسنگ کنارے سے میان کہسار  
تیز گھوڑوں کے عوف او کی بین چالاک حمار  
راہ بھی صاف ہے آباؤ کے ہیں بازار  
ہند کے لوگ بھی موجود ہیں ان لیل و نہار  
آپ سید ہیں کرامات ہیں ان کے بسیار



متصل گنبدانور کے ہے مسجد عمدہ  
شک نہیں دفع امراض ہے پانی اوس کا  
جا بجا شہر میں موجود ہیں تھوہ خانے

اک کنواں اوس کے عقب میں ہر کراشت آتار  
لوگ جا جا کے نہلتے ہیں ہمیشہ ہر بار  
اور سبیلین بھی ہیں پانی کی مصفا بسیار

## کیفیت قرظینہ معروف کامران

راہ دودن کی عدن سے ہے قرظینہ کی  
کامران نام ہے اوس جا بجا اوس میدا نکا  
یعنی حجاج ہر اک مرکب آبی کے انگ  
پسخت و پز کے لئے دیدیتے ہیں لکڑی پانی  
دس روپے لیتے ہیں ہر ایک سے نو روپے  
یہ ہیں حجاج سے کرتے ہیں زر نقد و سول  
کامران سے بھی کئی لوگ بصد شوق و دلا  
پاندہ لیتے ہیں جو احرام تو مستانہ صفت

حکم حاکم سے ہے ہر مرکب آبی کا گزار  
چھوڑے ہیں بہ تفاریق کئے سلسلہ وار  
چھوڑے ہیں بہ تفاریق کئے سلسلہ وار  
آب و دشور کہ انسان کو پینا دشوار  
ہوتے ہیں روز و نیم مرکب آبی پر سوار  
چھوڑ دیتے ہیں جو مسکیں ہیں نہایت نادر  
ہوتے ہیں محرم درگاہ خدا لے غفار  
کرتے ہیں نعرہ لبیک ادب سے ہر بار

## کیفیت راہ دریائے کامران تا جدہ شریف

رستہ جدہ اقدس کا قسطنطنیہ سے  
ہے پہاڑ ایک بلبل کا نہان ریابین  
راہ میں حد سکندر بھی نظر آتی ہے  
جبل طیر بھی دریابین نہان ہے لیکن  
اور ہے سات پہاڑوں کا بھی اک زنجیرہ  
سات دروازے ہیں ریابین قریب جدہ

خامس دور روز کا دریائے بیچہ ازرو و شمار  
وان پر احرام سے حجاج بین شادان بسیار  
در میان سے ہے گذر بحرین دو بین کہسار  
اوس جگہ اوڑتے ہیں طائر کہ نہیں جنکا شمار  
دور سے وہ بھی نظر آتا ہے دریا کو کنار  
اور تفاریق سے دو طرفہ بس ایک ایک مینار

درمیان سے گذر کر کبابی ہے مدام

ہو شکاری سے کہ پانی میں نہان کہ ہمار

## کیفیت شہر جدہ شریف

جس گھڑی جدہ اقدس میں پہنچتا ہے جہاز  
لب دریا ہے بلند ایک مکان اور وسیع  
اوس کے دروازے پہ حاضر ہیں معلم سارے  
یعنے ہے آپ کا اب کون معلم کہئے  
کعبۃ اللہ کو ہوتے ہیں روانہ جب لوگ  
جدہ پاک کے ادسجائے ہیں دو دروازے  
دوسرے در سے تو اسباب لئے جاتے ہیں  
پاس میں شخص کے حصول کا سامان ہے اگر  
قہوہ تانوں میں اترتے ہیں ہزاروں حاجی  
جدہ پاک بھی کیا شہ ہے فرحت افزا  
مسجدین صاف و مدفا و دل آوز تمام  
قافلے کعبہ کے جانے کو جو ہوتے ہیں سہم  
مول لے لیتے ہیں عساج سوار کی کسلے  
دولتہ چین سے شکوف میں تو رہ سکتے ہیں  
اونٹ کے ہوتے ہیں چہر سات روپے کعبہ تک

کشتیان لیسک وہاں آتے ہیں سب کا رگزار  
فی البشر لیتے ہی دو تین روپے تک سرکار  
یہی کہتے ہیں مسلم کا کرو نام اہل سار  
تا وہ ہمراہ رہے پھر ہو شریک بر کار  
اون کو شکاری سے کر دیتے ہیں اونٹنیہ سوار  
ایک سے ہوتا ہے حملج کا اوسوقت گزار  
تاکہ مھول کی ہر چیز کو دیکھ میں اکبار  
اوس کو تدبیر سے کرتا ہے نہان آخر کار  
فی البشر قرش ہے اکدن کے کرایہ کا شمار  
سیکڑوں جس میں دوکانیں ہیں کہی ہیں بازا  
بیچ وقتہ ہے عجب گرم خدا کا دربار  
شکوف اوپر چہر یا ن ملتی ہیں میان بازار  
دس روپے قیمت شکوف ہر توبہ چہر کی چار  
ہائے چہر ی میں تکالیف کے پیدا آثار  
قافلہ ہوتا ہے پھر وان سے روانہ اکبار

## کیفیت راہ جدہ و جدہ متبرکہ تا کعبۃ اللہ شریف

جدہ و کعبہ کے اکیچ میں جدہ ہے مقام

آئے تھے خام و بین تک شہ فرخندہ تبار



قہوہ خانے میں کئے حدہ سے تابیت اللہ  
خوف چورون کام و پیش رہا کرتا ہے  
قافلہ جا کے پہنچتا ہے الر حد سے میں  
فی بشریوتا ہے یک قرش کرایہ اوس کا  
راستہ بیان سے وہاں تک ہر فقط ریگستان  
حرم پاک کی جب حد نظر آجاتی ہے  
حاجیوں کا زہرہ شوق صدائے لبیک  
کیسا ہے ساختہ آتا ہے خوشی کا روتا  
حسرتیں کہتی ہیں پرہون تو اچھی ڈک چلین  
باب مکہ پہ جو حجاج پہنچ جاتے ہیں  
والی ملک کن کے میں مکانات کئے  
جا بجا چند ہلکے ہیں مسافر خانے

راہ میں ترک کی ہے فوج نہایت جرار  
لوٹ لیتے ہیں گارشب جو غافل ہے قطار  
جھوٹے رہنے کو وجود میں بے حد و شمار  
پانی اور لکڑیاں ملتی ہیں وہاں بے تکرار  
اور اطراف بہت مد نظر میں کہسار  
کیا خوشی ہوتی ہے وہ دیکھ کے دو چا بینار  
یعنے حاضر ہیں گنگار ترے یا غفار  
شوق کہتا ہے کہ چل دیکھ خدا کا دربار  
اقتہ اللہ کا ہو جملہ مستر دیدار  
کچھ عجب فرحت تازہ ہو دلونسے اظہار  
جس میں تکلیف نہیں اور ہر راحت بسیار  
باعث راحت عالم ہے وہاں کی سرکار

### کیفیت طواف کعبہ مقدس

لوگ سب اپنے ٹھکانوں پہ اوڑ جاتے ہیں  
حرم پاک میں آکر اپنے طواف کعبہ  
اور اشواط صفا مروہ کو رخ کرتے ہیں  
قاصلہ و نون میں البتہ قدم چہ نہ تو ہے

پھر نہاد ہو کے بھد و لولہ ہو کرتی ہیں  
ہوتے ہیں حاضر دربار خداے غفار  
دوڑتے پھرتے ہیں پڑتے ہیں مائیں ہر بار  
اور صفا مروہ کے دو طرفہ بڑے بازار

### کیفیت حرم و کعبۃ اللہ شریف

باب کعبہ کے مقابل ہے کنواں زمزم کا

اور ہے ممبر پر نور شریعت آثار

اس کے نزدیک اہل اور مقام ابراہیم  
چار مذہب کے مصلے پئی تسبیح و مناز  
گرد کعبہ کے عجب فرشتے ہے مرمر کا سفید  
متصل کعبہ کے ہے ہلے حطیم پر نور  
وہ بھی ہے طوف میں شامل کہ مبارک ہو مقام  
نصب دیوار میں کعبہ کے ہے مابین حطیم  
حرم پاک میں حجاج کے پینے کے لئے  
کعبۃ اللہ کے پردے سے لپٹتے ہیں لوگ  
نور ہی نور برستا ہے خدا کا شب و روز  
نصب دیوار میں کعبہ کے ہے سنگ اسود  
کعبۃ اللہ کے دروازے سے تا اسود پاک  
صحن کعبہ میں دو عالم کی سمائی دیکھی

جس کے اطراف میں مرمر کی ہے جالی دیوار  
خوش نما چار طرف کعبہ کے باشندان وقار  
لوگ لشواط میں پھرتے ہیں لوسی پر ہر بار  
وغلا کرتے تھے جہان دونوں جہان کو سرکار  
وان دعا ہوتی ہے معتبول خدا سے غفار  
ایک سوئے کا ہے پر نالہ بعد نشان وقار  
آپ زفرم کی سبیلین میں یہ جاب پیار  
اور کرتے ہیں دعائیں بخت اسے غفار  
کہا جلال اور بھیہ کیا شان بھرا ہے دربار  
بوسے لپتے ہیں عجب شوق سے سبیل و بنار  
ملتزم حد ہے کہ مفت بول دعا ہو ہر بار  
جمع حجاج میں ایسے کہ نہیں جن کا شمار

## کیفیت شہر مکر معظمہ و نرخ غلہ

کثرت خلق سے معمور ہے شہر مکہ  
ہندو مغربی شامی و باشندہ مصر  
شہر موصوف میں غلہ کی گرانی دیکھی  
سیو سے پر ذائقہ ارزان میں نہایت اوسجا  
نان پر کی ہیں دکانیں بھی بہت سی موجود  
ہے صفامروہ کے و طرفہ دکانیں خوش  
حرم کعبہ پر نور کے چالیس ہیں در

سات اقلیم کے عالم کا ہے اوسجاے گذار  
زنگی و طوسی و رومی حبلی و بلغار  
گھی ہے اک سیر سے کم اور برنج چار آثار  
مول لے لے کے بھی کھاتے ہیں انگور و انار  
کھانا ہر قسم کا رہتا ہے ہمیشہ تیار  
ماتھے آتا ہے وہ اسباب جو ہو گا درکار  
انہیں ابواب سے حجاج کا ہوتا ہے گذار



حرم پاک کے ہے گرد مکانات بلند  
ترک کی فوج حراست کے لئے ہے موجود

گرم رہتے ہیں شب و روز او دہر کے بازار  
شہر موصوف کے گو چار طرف ہیں کھار

## کیفیت عرفات شریف و منا و حرافہ

ساتھوین آٹھوین تاریخ سے دیکھ کے  
جمع ہو جاتی ہیں تاریخ بہم کو سب خلق  
کوہ پروان کی بھی مسجد ہے سہانی پر نور  
اوس زمین کو بھ شرف حضرت حق نے بخشا  
جج ادا ہو گیا اوس کا وہ ہو اقبال رب  
عصر کے وقت پڑھا کرتا ہے خطبہ قاضی  
جج ادا ہوتے ہی کیا دل کو خوشی ہوتی ہے  
سر کھلے اور وہ باندھے ہوئے احرام تمام  
بھر سیر شام اٹھاتے ہیں وہاں سے خیمہ  
زلزلف راہ میں ہے یک مقام اقدس  
سنت پاک ادا کرنے کو حجاج تمام  
سنگریزے پئے ابلیس لعین مردود  
تین دن رہتے ہیں سب کے مناہن حجاج  
ہر طرف ہوتی ہے قربانی کی پھر کیا ایام  
فلک احرام بھی کرتے ہیں منہ ڈاکر سر کو  
پھر منا سے طرف کعبہ چلے آتے ہیں  
بعد شواط صفا مروہ کو بھی دوڑتے ہیں

عرفات آ کے وہ میدان میں کرتے ہیں گرام  
خیمے میدان میں ایسے کہ نہیں جنکا شمار  
اور میدان ہے وسعت میں بھی مرغ دوار  
کوئی آجائے جو تاریخ بہم کو ایک بار  
بن گیا ناجئے درگاہ خدا کے عفا  
کوہ پروان کے جو مسجد ہے بعد عز و وقار  
اور وہ بادہ لبیک سے ہر اک سرشار  
اور وہ سجدہ شکرانہ حق تلوتوا بار  
شوق میں کعبہ کے پھر ہوتے ہیں اونٹوں پہ سوار  
وان ٹھرتے تھے رسول عربی شاہ وقار  
سب بٹھرتے ہیں اک شوق سے گھٹے دوچار  
اوس جگہ جتے ہیں اکیس عدد کا ہے شمار  
تینوں شیطانوں پہ پھر پڑتی ہر تیرون کی مار  
بکریے دنبے شتر ایسے کہ نہیں جن کا شمار  
گرد پھر آئے ہیں کعبہ کے جو ہو ہو کے سوار  
تیسرے روز مسرت سے صغار اور کبار  
فلک احرام سے ہر نقش سراع تظہار

لوگ سب جاتے ہیں سر آنکھوں سے عمرہ لانے  
کوئی تو اونٹ کی رکھتا ہے سواری اپنی  
جا کے مسجد میں ادا کرتے ہیں دو دو رکعت  
شوط کے بعد صفا مروہ سے فرصت پا کر  
چند دن کعبہ اعلیٰ میں شرف پاتے ہیں

تین فرسنگ سے مکہ سے وہ مسجد بوقار  
شوق کیساتھ کوئی تیز گد ہے پر ہے سوا  
ہو کے محرم پٹ آتے ہیں اسی سے ایک بار  
نک احرام پہ ہو جاتے ہیں حاجی تیار  
پھر مدینہ کے لئے ہوتے ہیں بے صبر و قرار

## تعریف اشتران ملک عرب

جانور کوئی نہیں ونٹ سا دنیا میں کوئی  
پیچ پر بوجھ ہے دن رات چلا جاتا ہے  
کم سخن ایسا کہ چلائے نہ کچھ دہوم کرے  
گر کہیں راہ میں پانی نہ ملے چہ دن تک  
سختیاں سہنے میں فولا دکا رکھتا ہے جگر  
شب کو چلنے میں قدم تیز رہا کرتا ہے

صابر و شاکر درگاہ خدائے غفار  
دلنے پانی کی ہی خواہش نہیں رکھتا بسیار  
کم خوراک ایسا کہ کھاتا ہے تھوڑا آثار  
کبھی کم طاقت و کم زور نہوگا زنیہار  
بار برداری حجاج میں ہے لیل و نہار  
ریت کے فرش پہ ہے کبک درمی کی رفتار

## حالات رحمت آیات منارل شہر مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفا منزل اول طاہر المعروف شہدا

مکہ و عمرہ کے باہر ہے میدان وسیع  
پست و بالا ہے زمین ریت کا ہے فرش سفید  
صاف و شفاف و منور ہے زمین طاہر

نام طاہر ہے عجب شان ہے اوسکی اظہار  
نجست طور پر از نور و طہر و کسار  
اوس جگہ ہو نہیں سکتا ہے درخت و کھجور



ہے کنوان ایک پراز آب با وسہ شیرین  
وڑ سہ چوروان کی نہ ہند کی ترمیم بھید کھلا  
واہ کیا راہ مدینہ ہے مبارک کشت پر نور  
لوٹتے جائے اس خاکت و شہر سب پر

خرمہ اور دودھی کا بھی لگا ہے بازار  
سب رہیں یاد رسول غزلی میں بیدا  
ہر قدم پر نظر آتی ہے حقیقت کی بہار  
سر کے بل چلنے مٹا لیجئے حسرت ایکبار

## منزل دوم فاطمہ وادی

فاطمہ وادی پھر سہ منزل دوم  
ہے کہیں نکل مغیلان تو کہیں کاہ نمود  
فاطمہ وادی میں اک نہ رہے پانی کی بڑی  
باش سر سبز کھجور و کھجور نظر آتے ہیں  
دل چھ کھتا ہے کہ میں خوب پشکر رولون  
جان کہتی ہے کہ بھد وقت نہیں ملنے کا

خاص ظاہر ہے وہاں تک ہیں نہایت کھسا  
رات شکستہ دن پہ ہر کدھر و شرب بیدا  
گوشت اور خرمہ و تر بوز کا اک ہے بازار  
دور و نزدیک سے دل سبکا بٹھاتی ہے بہار  
راہ شرب کی نظر آنے لگے ہیں اشجار  
دیکھ لو میں بھی اب اس راہ میں ہوتی ہونٹار

## منزل سوم اسفان

فاطمہ وادی سے اسفانین کرتے ہیں مقام  
سر بلند ایسے کہ تاعرش ہرجن کی چوٹی  
یہ و دختان مغیلان سے پتا ہلکوا ملا  
تر بوز اور خرمے کا بازار بھی ہے گرم دہان  
دو کنوین ہیں پٹے ہر قافلہ اہل وواد  
بیرتف ایک کنوان ہے کہ اوسی کا پانی  
اس طرف سے جو ہوا سرور عالم کا گذر

راستے میں نظر آتے ہیں بہت سے کہسار  
چرخ دوار کو کیونکر نہ رہے رشک ہزار  
احمد پاک کے دشمن کو ہیں تیرا و کھجور  
گوشت بھی ملتا ہے گرم ہوئے کسی درکار  
آب شہرین سے ہیں سیراب صفار اور کبار  
پہلے تھا شور کہ دریا کا بھی پانی ہونٹار  
رونق افروز ہوئی پاس کنوین کے اکبار

کچھ لعاب دہن پاک جو ڈالنا اوس میں  
معجزہ اپنا یہ کفار پر اظہار کیا  
یا الہی یہ دعا ہو میری اس وقت قبول  
سب محب میرے ادھر کے پین یہ پانی

شریہ تھنا آب وہ فوراً اکبار  
بے اچھی تک ہی تھین کر شکر کیشہ نثار  
از پئے احوال محنت شدہ سب مزد و قار  
اور میرا بھائی اہل گھر ان تک ہو گزار

## منزل چہارم قدیمہ

قافلہ بڑھتا ہے اسغان سے آگے جدم  
راستہ تنگ ہے ہر جا ہے بلندی پستی  
سنگریزوں کا زمین پر ہے سیدہ فرش تمام  
متصل کوہ کے دیوار بھی اگ گچ کی ہے  
گہانہس ہے اور درختان سفیلان بھی ہیں  
ہین قدیمہ میں کئے چاہ پُر از آب شور  
شور کیونکر ہو اوس جاسے کا پانی سارا  
لکڑیاں گوشت پر اور سب ہین پسندیدہ  
پُر فرہ ہین وہ کجھوین کہ خدا کی قدرت  
ہے سچہ ارزائی کر چاہ پیسے کو ایک ایک ہر مل  
راہ شرب میں کہان اہل محبت کو ضرور  
ہم بھی گھائیگے اگر کچھ کبھی چکر کا فیض

ایک فرسنگ کے میں نا اندر سے دیکھو  
آگے بڑھتے ہیں اور وہ ہی دو تھوٹی قطار  
اور اوس راہ میں تھوڑی دکانی دو طرفہ دیوار  
دور سے قلعہ کے ہیں نظر سب آثار  
جا بجا ہنر بھی جاری ہے سیان کہل  
وہ بھی پاتی ہیں ہر شک جو میں پیسے چار  
منقل اوس کے نظر آتے ہیں دریا کا کنار  
ایک میدان میں کیا گرم سے انکا بازار  
منہ میں آتے ہی او تر جائیں شکم میں اکبار  
اس کے کھانہ میں ضرور ہو نہیں سکتا زہنار  
ہین گھبان رسول علی شاہ و قار  
یا الہی وہ کجھوین ہون وہی ہو بازار

## منزل پنجم رابق

صورت آئینہ ہے راستہ رابق کا صفا

کئی فرسنگ نظر آتے ہیں دریا کا کنار



اور میدان ہے اوس راہ میں کچھ ایسا وسیع  
 ہے کجورون کردخون کا پتا فاصلے سے  
 خوب آباد ہے رابقی بعث ایات کریم  
 ترک کی فوج حراست کیلئے ہے موجود  
 اوس جگہ شور ہے ایک ایک کنوین کا پانی  
 راستے چارہین رابقی سے مدینہ کی طرف  
 صاف و بخوف ہے سلطانی بھی راہ چارم  
 کیفیت اس کی مفصل میں بیان کرتا ہوں  
 یا خدا پھر میری قسمت کا ستارہ چمک

وسعت خاطر عشاق محبت آثار  
 متصل راہ کے ہے گھانسن ہین اور یسار  
 بین مکانات کئی پختہ ہے بستی کی حصار  
 اور ہر چیز مہیا ہے میسان بازار  
 وہ بھی ملتا ہے ہر مشک جو دین پیسے چار  
 فرخی و شعبی و شرقی کا کرین پہلے شمار  
 قلعے سیکڑون جاتے ہیں اودہر ہی ہر بار  
 تھا اسی راہ میں مجھ ہا نف بے کس کا گزار  
 سر کے بل جاؤں مدینے کو اودہر سے سو بار

### منزل ششم مستورہ

راہ میدان کی رابقی سے ہے تا مستورہ  
 خرمہ و ماہی و تر بز بھی لیا کرتے ہیں  
 سنگ بستہ ہے کنوان اوس کا ہر ٹھاپانی  
 ہو گز میرے اجتا کا وہاں تک یا رب

ریت کا فرش ہے مفقود ہے نام کہسار  
 جبکہ منزل پہ پہونچتے ہیں صغار اور کیا  
 کیفیت بخشش دل عاشق بے صبر و قرا  
 دیکھ لین چل کے کہیں منزل ششم کی بہار

### منزل ہفتم پیر شیخ

ساتویں منزل پر نور کامیساں وسیع  
 چند چارہ بین دو طرفہ بعید و نزدیک  
 پیر شیخ آکے پہونچتے ہیں جو سب اہل دلا  
 دو کنوین پختہ ہیں پانی ہے با وسط شیرین

صاف ہے رشک وہ وسعت پر رخ دوار  
 دل لبھاتی ہے درختان مہیلان کی بہار  
 دل سے ہو جاتے ہیں اس منزل ہفتم کی نشان  
 مول لیکر اوس پیتے ہیں صغار اور کیا

ایسے میدان میں بازار نہیں ہے کوئی  
سب سے بخوف میں عشاق رسولِ عربی

بیمہ سوختی تک نہیں ملتی زنجیر  
سہل ہے ولولہ شوق میں کار و شوار

## منزل ہشتم بیرحسانی

بیرحسانی کی ہے راہ عجب دل آویز  
قافلے جا کے اترتے ہیں اوسے منزل پر  
بیمہ و خرمہ و تریز ہو کہ ترکاری ہو  
طے ہوئی آٹھویں منزل تو ہوا شوقِ فزون

صاف ہے صورت آئینہ کہ روئے دلدار  
آب شیریں کی وہاں صاف کنوئیں ہیں دو چار  
گرم ہے ایک طرف اس کا نہایت بازار  
دل کو عشاقِ مدینہ کے نہیں صبر ترار

## منزل نهم خلص

بیرحسان سے تافلص ہے رستہ ایسا  
وہ بلند سی کہ فلک گردشِ حسرت میں ہے  
درمیان اوس کے پئے قافلہ ہاں ولا  
راہ میں ملتے ہیں دو پار کنوئیں بانی کے  
متصل خلص کے ہے کوہ پہ اونٹوں کا گزر  
منزل خلص میں ہر چیز کو پایا موجود  
اس نوین منزلِ قدس میں خوشی ہوتی ہے

صورت زلف ہے پیچیدہ دو طرفہ کہسار  
زردمانِ عرش کی از بہرِ لایک ہر بار  
راہ پیچیدہ ہی کیا صورت زلفِ دلدار  
گھانس موجود ہے اونٹوں کیلئے بھی لیا  
تنگی راہ سے وان جاتی ہے ایک ایک قطار  
گرم رہتا ہے پئے قافلہ وان کا بازار  
یعنی اب جلد مدینہ میں ہمارا ہے گزار

## منزل یازدہم مدینہ منورہ

منزل آر سے شرب ہے مقام مقصود  
راہ کہسار کی مابین ہے گویست و بلند

یہ وہ گلشن ہے کہ قربانِ بہشت کی بہار  
کثرتِ شوق سے طے ہوتی ہے بالطف ہزار



یہ وہ ہے راد کہ سراپنا جھکاتے چنے  
 شوق یہ کہ تاسہ پر ہون تو ابھی تو اکیلین  
 دل یہ کہتا ہے کہ گھر ہو گا بیمار اور روشن  
 جان کہتی ہے کہ بیسے تونہ تجھے میرے قید  
 آنکھ کی بچہ ہے انارت کہ ہر ہمیسہ نور  
 ہے زبان کو چہی گفتار کہ چائے نہ نموش  
 یا غچ چہ کوس یہ شریکے ہر اک کو ہلند  
 گنبد روضہ پر نور رسول غسری  
 جب تک ہون میں سماتا ہے تو اللہ اللہ  
 کو دہڑتے ہیں بھی چھوٹے شکوف اپنے  
 پھر تہہ ایک کو آتا ہے خوشی کا رونا  
 گنبد روضہ اقدس پہ نظر کرتے ہیں  
 اشتیاقیکہ بدیدار تو وارد دل من  
 بخودی رہتی ہے وہ فرط خوشی سے ہر دم  
 متصل شہر مدینہ کہہ ہو پختے ہیں جو سب  
 درو دیوار پہ شرب کے چہ پڑتی ہے نظر  
 پوچھے کوئی دل زائر سے مذاق قریت  
 چار دیواری گلزار مدینہ کے قریب  
 شہر قدس میں ہو پختے کی خوشی کیا کہنے  
 فاش اوسوقت ملاقات ہو رضوان سے مجھے  
 بیھوتا ہے چمن خلد پہ کیون سے رضوان

کعبہ مقصد دارین کا ہو گا دیدار  
 سر حد شرب و بطحی میں کہیں ہو گزار  
 نور قدس مدینہ کا یہاں ہو گا گزار  
 میں یہاں اور بچہ گلزار مدینہ کی بیمار  
 لوا بھی روضہ پر نور کا ہو گا دیدار  
 راہ محمود میں ہو وصل علی کی تکرار  
 قافلہ اوس کے بندی سے جو کرتا ہے گزار  
 شافع روز جزا منظر ذات غفار  
 دل سے ہے صل علی صل علی سو سو بار  
 جائے تعظیم و ادب جان کے ہو زمین شمار  
 اشک بن بن کے گہر آتے ہیں زمین ہزار  
 کثرت شوق میں بچہ ہوتے ہی ایک بار پکار  
 دل من داند و من دانم و داند دل زار  
 کہ خیال اپنا بھی ہو جاتا ہے سب کو دشوار  
 سامنے آنکھوں کے پھر ہاتھی ہر جنت کی بیمار  
 عالم اوسوقت کا کیونکر ہو مستلم سے اظہار  
 دیدہ طالب دیدار سے لطف دیدار  
 آپ ہو پختے ہیں سر آنکھوں سے صفا اور کبار  
 بچہ کرم اپنے نبی کا ہے تو لطف غفار  
 باب شرب یہ کہتا ہو کے کروں یہ کفار  
 دیکھ پہلے میرے آنکھوں سے مدینہ کی بیمار

خلد کے قصر سے بڑھ کر ہیں کائنات اس کے  
چل خدائی کا دیکھتا ہوں تماشہ تجھ کو  
مرجی جاؤں تو کہیں روح کا مسکن ہو  
شہر اقدس میں ہیں رہنے کے مکانات کئی  
زیب تن کرتے ہیں سب اپنا ہوادہ کے لبیک  
یا بتی دل سے نکلتا ہے زبانوں سے دو  
سہ جہ کا لیتے ہیں اس واسطے سب اہل لا  
سجدہ مصطفوی میں جو قدم رکھتے ہیں  
پہلے زینت میں تھے شوق سے وہ دست  
بالدب ساتھ عالم کے رائے تسلیم

دیکھ پڑو رہے کیا کیا دور و بام دیوار  
بر سر روضۂ پر نور حبیب غفار  
بیرہی تسلیم ہے جنت کو تیرے سو سوا  
قافلہ والوں کا ہوتا ہے اسی جائے قرار  
ہوتے ہیں حاضر دربار حبیب غفار  
سر سے چلتے ہوئے آتے ہیں صفار اور کبار  
داخل کونہ مقصود ہوئے شکر ہزار  
فرط شادی سے نہیں پہلے سلاتے ایک بار  
اگر کرتے ہیں ادا سجدہ شکر غفار  
ہوتے ہیں حاضر دربار شہنشاہ وقار

# ناقہ نبوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تاج سے نطق نشا رکھ کر یہ ہم  
دل میں جو وحدت کا مزار اقصیٰ ہے  
سچی عبادت کا وہ مقصود ہے  
ہو جو کسی کو نظر آگئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
زیب رستم سورۂ اخلاص ہے  
عبد ہیں ہم اور وہ مسبود ہے  
دیکھئے جس جائے وہی ہو وہی



اوس نے زمین خاک سے پیدا کیا  
 نور وہ کیا احمد مرسل کی ذات  
 بندہ سمجھ کو نہیں مین مستاز ہے  
 عشق حقیقی کا یہ مطلوب ہے  
 خلق ہوئی اس کے لئے خلق سب  
 مثل سے ہی پاک محمد کی ذات  
 چاہئے ہر بار بنی پر درود  
 جزو مین اسلام کے سب لاکلام

خاک سے پھر نور ہو یہ کیا  
 لاکھ درود اور کرو ورون صلوات  
 قدرت خلاق کو بھی ناز ہے  
 خالق عالم کا یہ محبوب ہے  
 عالم اسباب کا ہے یہ سبب  
 احمد بے سیم ہے احمد کی ذات  
 بھیجتا ہے خالق اکبر درود  
 آل پر محاب پر اوس کے سلام

## مناجات

تجربہ سے نہیں چاہتا کچھ سے رحیم  
 کچھ نہ ملے عشق کی دولت ملے  
 زیست میں ہر سالس سے آئے صدا  
 دم بھی جو نکلے تو یہی دم بھرون  
 سٹکے ہوں نقش قدم زائران  
 قبر میں احباب کھین جیب مجھے  
 کہدوں یہ بخوف نکرین سے  
 اور نہ کچھ اس کے سوا پوچھنا  
 حشر میں پوچھے جو گناہوں کو تو  
 ہوش مگر کچھ نہ سرو پا کا تھا  
 اس سے زیادہ نہیں سنر زانگی

ان شرف عشق رسول کریم  
 خواجہ عالم کی محبت ملے  
 جان رسول شریعت پرست را  
 نزع میں بھی کلمہ نبی کا پڑھوں  
 خاک ہوں خاک در شاہ زمان  
 یاد نہ آئے کوئی مطلب مجھے  
 عشق ہے مجھ کو شہ کو نہیں سے  
 عاشقوں سے غیر کو کیا پوچھنا  
 کہدوں گناہوں میں موبو  
 بندہ والہ شہ والا کا تھا  
 عفو کے قابل ہے یہ دیوانگی

میرا کرم جب یہ سننے میری عرض  
پر مین رہوں وہاں بھی محمد کے ساتھ

بخشنا ہو جائے مجھے اوسپہ فرض  
خدا میں داخل ہوں تو احمد کے ساتھ

## آغاز احوال

غور سے اب ایک حکایت سنو  
عشق محمد کی حکایت ہے یہ  
احمد مختار شاہ انبیا  
پاس رسولؐ عربی کے تمام  
آپ جو تھے شمع وہ پروانہ تھے  
آئینہ رخ پہ تھا چہر ان کوئی  
خال منور پہ جو غش تھا بلال  
چشم کے پردے عیان نور حق  
رنگ سے ہوتے تھے شگفتہ بہن  
تکتے تھے وہاں کو جو درخشاں  
ہا تو پہ سو جان سے کرم تھا خدا  
تھا جو لباس عزیزی زیب تن  
لمعین موجود ہوا اک عرب  
لایا تھا اک اونٹ شکیل و جمیل  
شکل و شمایل میں جو وہ تھا پری  
قد کی بلندی تھی عجب دل پسند  
صندلی رنگت وہ خجل میں بزر

راوی صادق سے روایت سنو  
دل ہو تو دلچسپ روایت ہے یہ  
یکہتے تھے شریف شریف ایک جا  
جمع تھے اصحاب ذوی القہام  
زلف و خط و خال کے دیوانہ تھے  
زلف پریشان سے پریشان کوئی  
ابرو سے رخم پہ تھسوق ہلال  
بینی پر نور سے دل میں شوق  
کھلتے تھے سو باغ بوشت سخن  
ہو نہونہ خون ہوتے تھے تسلی میں  
مرومک چشم جٹ نقش پا  
جامہ شفاعت کا وہ تھا بے سخن  
پیش شہ احمدؐ عالی نسب  
وضع میں انداز میں تھا بے عیال  
چال میں رفتار میں یکے در ی  
سرو گلستان ارم سے بلند  
دیکھو تو کافور وہن در در



چشم مفتون تھے غزالانِ چین  
 غنچہ نشکفتہ تھا اوس کا دہن  
 جی سو جو وہ حورِ لبنا بھاگ  
 ہو گیا ایک پسند نیا  
 حضرت فاروقِ نجستہ اس  
 دیکھے زرقہ خرد اوس سے  
 دیکھ کے خوشنود ہوئے مصطفیٰ  
 کہتے تھے اصحاب یہی بابا  
 جاگ اوتھے اونٹ کے اک شنبیب  
 دیکھ کے حضرت کے مبارک قدم  
 قبلہ کو بن سلام علیک  
 صاحب معراج سلام علیک  
 مخزن افلاق سلام علیک  
 سید ابرار سلام علیک  
 بہرِ برجن بشر آپ ہیں  
 آپ ہیں محبوبِ خدایا رسول  
 آپ ہیں زیبائش ہر جزو کل  
 سنکے کلام اوس کا رسولِ حق  
 پہلے تھا کس شخص کی خدمت میں  
 پایا محمد کو جو پرسانِ حال  
 قصہ بھنا دے رہے مرادِ رسول

جمعیتی تھی حسن سے چشم حسین  
 اس لئے ظاہر میں وہ تھا کم سخن  
 صاحبِ لولاک کا دل آگیا  
 آپ نے اوس اونٹ کی تفریق کی  
 آئے بس اوس اونٹ کے مالک پاس  
 لائے حسن و رشہ والا اوس سے  
 دیور ہی کے سامنے بند ہوا دیا  
 خزانے تھا میں جو ہم اس کی ہمار  
 آئے کہیں سید والا قریب  
 بھرنے لگا ناقہ عقیدت کے دم  
 کعبہ دارین سلام علیک  
 خلق کے سرتاج سلام علیک  
 معدنِ اشفاق سلام علیک  
 احمد مختار سلام علیک  
 چرخ رسالت کے قرآپ ہیں  
 آپ ہیں شاہِ دوسرا رسول  
 آپ ہیں گلزارِ نبوت کے گل  
 کہنے لگے کیفیت اپنی سنا  
 رہتا تھا آفتدین کی راحت میں تو  
 کہو لڑے اشرار نے زبانِ مقال  
 آپ سے ہو شیدہ ہی کیا رسول

میرا جو مالک تھا غضب ناک تھی  
 رہتا تھا ہر روز غضب ہی سے کام  
 کافر و بدکیش و ستمگار تھا  
 جب متحمل نہ ستم کا ہوا  
 پھونچا جواک دشتِ خطر ناک میں  
 عمر پہن اپنی بس کیجئے  
 تھا جو بیابان وہ درندوں کا گھر  
 اتنے میں شیر آئے وہاں بے شمار  
 سر میر سے قدموں پہ جھکانے لگے  
 اس کو خبر دار اذیت نہ دو  
 دین کے سردار کا مرکب ہرچہ  
 سید و الاک کی سواری ہے یہ  
 نورِ حند کا مختل ہے یہ  
 سن کے یہ شیر و بکی زبانِ نوید  
 پھر تو ادا سب ہ شکر اذ تھا  
 بحر میں مشکل سے کٹی زندگی  
 لائی یہاں یہی تنہا مجھے  
 کیجئے لئے مجھے بہرہ مند  
 سن کے کلام اس کے خدا کے حبیب  
 دل تیری تقریر سے خوشنود ہے  
 تیرا ہر اک طور پسند آگیا

وس کے ستم سے میں جگر چاک تھا  
 شہر اسوا سے اخصب تھا نام  
 فاسق و فاجر تھا زیاں کار تھا  
 جھوڑ کے گھر عازم محسوس ہوا  
 بات یہ آئی دل صد چالب میں  
 راسن محسوس میں گذر کیجئے  
 کا پتا تھا خون سے میرا جگر  
 گھر لیا سب نے مجھے ایک بار  
 پھر ہی آپس میں جتانے لگے  
 اپنا بیچہ ہمان ہے خاطر کرو  
 محمد مختار کا مرکب ہے یہ  
 رشک وہ بادِ بہاری ہے یہ  
 دل میں رکھو آرزو سے دل ہی یہ  
 ہو گئی تقدیر سے جھگڑا میں عیب  
 زام محمد کا میں دیوانہ تھا  
 شکر ہے حال ہوئی اپنی گئی  
 مل گیا کیا راکب اعلیٰ مجھے  
 آپ کی خدمت میں رہوں ہر بند  
 کہنے لگے ایشتر خوش نصیب  
 خوش ہو کہ دارین میں مسعود ہے  
 نام ترا آج سے غضبناکھا



اور جو بودل کی تیرے آرزو  
 تیری برآئے گی مراد و دلی  
 سن کے کہا اُس نے کہ یا <sup>استغفری</sup>  
 خلد میں لیجئے جو قسمت مجھے  
 محکوم و بان بھول نہائیں حضور  
 عرض ہے اک اور بھی اب یا رسول  
 کوئی نہ اسوار ہو حضرت کے بعد  
 مجھ کو ہے بے آپ کے جینا محال  
 اُس نے جو اظہار کیا مدعا  
 ناقہ سے حضرت نے جو وعدہ کیا  
 وعدہ وفا کی گھڑی آگئی  
 کوچ جب آیا زمانہ قریب  
 بڑھنے لگا یاس کی صورت مرض  
 فاطمہ زہرا کو بلا کر کہا  
 خامس یہ ناقہ ہے مرا ایبتول  
 ہو گا میرے بعد یہ خستہ جگر  
 ہونے نہ پائے کوئی اس پر سوا  
 کہتے ہیں جس روز حبیب خدا  
 چھوڑے یہ عالم ناپائیدار  
 مہر نبوت کا نہان ہو گیا  
 اہل مدینہ کا ہوا دل ملول

مجھ سے کراسوقت بیان صاف تو  
 پائے کا افضال خدا سے بھی  
 ہے دل محزون کا یہی مدعا  
 وہاں بھی ملے آپ کی خدمت مجھے  
 اپنی سواری ہی میں لائیں حضور  
 قصہ جنان سمجھئے جب یا رسول  
 بار ہے یہ آپ کی رحلت کے بعد  
 صدمہ فرقت سے رہو گانہ ہال  
 خواجہ عالم نے پزیرا کیا  
 ہائے ستم وقت وہی آگیا  
 حشر نمائی کی گھڑی آگئی  
 ہو گئے بیمار خدا کے حبیب  
 زلیست سے امید اٹھی الغرض  
 وہ بیان میں اس بات کو کہنا ذرا  
 اس کی اذیت سے میں ہو گا طول  
 دانے کی اور چارے کی رکنا خیر  
 بعد مرے اس کو سواری ہے بار  
 جانب فردوس ہوے رہگرا  
 آئے سوئے گلشن دارالقرار  
 آنکھوں میں تاریک جہان ہو گیا  
 شور تھا گھر گھر کہ سدا رہی سول

<p>جب نہ رہے احمد عالی مقام          آگ سی بھری ہوئی سینے میں تھی          ورد کے دریا میں عجب جوش تھا          کوئی بنا رنج سے گھٹ کر ہلال          غم سے تھی گھٹ گھٹ یہ حالت تبا          کوئی یہ کہتا تھا کہاں ہیں سول</p>	<p>ہو گیا سنان مدینہ تمام          ایک قیامت سی مدینے میں تھی          ہوش جسے تھا وہی بے ہوش تھا          کوئی ہوا تیغ الم سے نہ ہال          کہتے تھے اللہ نکلتی تھی آہ          کوئی غزل پڑھے یہ ہوتا ملول</p>
---	---

## غزل

<p>رفت کجا احمد مختار من          در نظر ہم ہر دو جہان تیر گشت          نالہ و افغان بخت میکنم          داغ بدل گشت چو لالہ مرا          بے تو دے جان گرفتہ و تار          نام محمد بربانم بود</p>	<p>سید من و تافلہ سالار من          شد چونہ سان ہر پراوار من          آہ ازین گریہ بازار من          بان نظر جانب گلزار من          دل بر من نیست چو دلدار من          بہت شب روز ہمیں کار من</p>
--	---

قصہ شب بے فراقش میرس  
 باتفت ازین دیدہ بیدار من

<p>وہ شتر خستہ و آشفتمہ دل          لب پہ اگر آہ تو دل بے قرار          آب و علف چھوڑ دیا در سے          خاک پہ لبھل سا پتان تھا کبھی          در و سنہ اقی نبوئی تھا فزون</p>	<p>صد منہ جا نگاہ سے تھا مائل          اشک روان چشم سے اختیار          آٹھ پہر کام دم سرد سے          اور کبھی ورد زبان یا بئی          پہنے لگا چشم سے دل ہو کے خون</p>
--	--



بنت رسولؐ عربی ایک شب  
 دیکھتی کیا ہیں کہ بہت زار ہے  
 سر کو پٹکتا ہے زمین پر کبھی  
 آب و علف منہ سے لگاتا نہیں  
 بیٹھنا تو دل کی طرح بیٹھنا  
 لب پہ جو آہوں کا دھواں جمع ہے  
 مرنے کی امید عیاں آنکھ سے  
 دیکھا جو نبی حضرت خاتون کو  
 عرض کی زہرا سے کہ یا فاطمہ  
 سید اکرم کی نشانی ہیں آپ  
 میری خورادی مجھے بتلانے  
 مجھ کو پیسہ نظر آتے نہیں  
 پاؤں کا اب نور خدا کو کہاں  
 دبر سے راکب وہ میرا اٹھ گیا  
 ہائے یہ امی فاطمہ کیا ہو گیا  
 رگھئی دل ہی میں تمنائیں  
 حسرت دیدار سے مر جاؤں گا  
 زندگی اب محکوم ہی ہے وبال  
 پیش نظر تھا جو جمال قبول  
 درد جو فرقت کا سوا ہو گیا  
 قدموں پہ جھکے گا بہا نہ ہوا

ایمن قریب اس کے برنج و تہب  
 مرگ سے خوش جینے سے بیزار ہے  
 جان کو دیتا ہے تڑپ کر کبھی  
 غم کے سوا اور خوشش آتا نہیں  
 اوٹھا تو اک شور قیامت اٹھا  
 جلنے میں دل گھلنے میں تن شمع ہے  
 یاس بھرے اشک روان آنکھ سے  
 اور بھی مضطر ہوا وہ نیک خو  
 میری امیندوں کا ہوا خاتمہ  
 سرور عالم کی نشانی ہیں آپ  
 ہائے کہاں شاہ ہین فرمائے  
 آج وہ سرور نظر آتے نہیں  
 خاک کے پردے میں ہوا ہر نہاں  
 جینے کا دنیا سے مزا اٹھ گیا  
 چھوڑ گئے مجھ کو شبہ انبیا  
 دیکھا نہ جی بھر کے جمال نبی  
 ہائے کہاں اب وہ قدم پاؤں کا  
 جلد اوٹھا دل کی طرح ذوالجلال  
 پھرتے تھے آنکھوں میں جناب قبول  
 پاؤں پہ سر رکھ لے نہ ہو گیا  
 سوئے محمدؐ وہ روانہ ہوا

اشتہ مجزون کا ہوا انتقال  
 دل کا جو ارمان تھا حاصل ہوا  
 عشق جو تھا اونٹ کو حضرت کیساتھ  
 بنت رسول عسلی دیکھ کر  
 کہتی تھیں افلاک پہ کر کے نگاہ  
 یعنی کہ جان دیتے ہیں یون جانور  
 دیکھا جو احساب لے یہ ماجرا  
 اوس یہ کہتا ہے بھد در دوسوز  
 وان کے کسی شخص نے کھودی میں  
 تنہی شبہ والا سے محبت اوسے  
 عشق محمد میں جو سہ شارتھا  
 جائے یہ ہے غور کی لے دوستو  
 ہم تو اوسے شمع کے پروانے ہیں  
 نام محمد پر رہیں بے قرار  
 بس بے کرامت میں محمد کے ہیں  
 پہلے ہی اسم آپ کے کہلا چکے  
 غلہ پہ کچھ اپنا اچارہ نہیں  
 وقت کرے کچھ بھی اگر رہبری  
 زلیست میں سامان جہان پھوڑ کر  
 گر چہ رہن روئے پڑ نور کے  
 سر و والا پہنکا نہیں کبھی

و سل میتر ہوا بعد و سال  
 نہ میت محبوب میں، اصل ہوا  
 اوٹھ گیا دنیا سے بہت کے ساتھ  
 مرگ محبت پہ ہوئیں چشمہ تر  
 داغ پھیر کا اثر ہے یہ آہ  
 اور نہ پٹھے نسیم سے ہمارا جگر  
 دفن کیا اوس کو یہ آہ و بکا  
 گزرے جب اس سانحہ کو چند روز  
 اوس میں نہ تھا لاش اشتہاب میں  
 حق نے کیا واصل جنت اوسے  
 گلشن جنت کا سہرا تھا  
 اونٹ نے الفت میں دیا جان کو  
 احمد مختار کے دیوانے میں  
 جان کو مستہ بان کرین لاکھ بار  
 خاک میں پر کو چہ احمد کے ہیں  
 اختر تقدیر کو چکا چکے  
 جز در مختار سہارا نہیں  
 اور مستدر بھی کرے یاوری  
 جائیں دیر سید کوئین پر  
 جلوئے گا ہونین میں طور کے  
 اپنے کو دیوانہ بنائیں کبھی



جوش عقیدت سے سرِ قبر پاک  
حق سے دُعا ہے بہ طفیلِ نبیؐ

جامہ ہستی کو کرین چاک چاک  
جلدِ برآ جائے مرادِ دلی

ہو گئی ہفت یہ روایت تمام  
چاہئے حضرت پہ درودِ سلام

# منوی عنہم الاولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد حق نعت شہِ پیہرِ ان  
وحدہ کوئی شریک اوس کا نہیں  
ہو وودا پیر الہی بے شمار  
ہے یہ افسانہ دلِ ناشاد کا  
باپ کا دل مان کی جانِ اولاد ہے  
جان کرنے ہیں نثارِ اولاد پر  
مانگ لیتے ہیں مرادِ اولاد کی  
مان کی بچوں سے محبت اور ہے  
نومہینے رکھ کے مابین شکم  
پاکے زہنگی سے دوبارِ زندگی

ہو سکے انسان سے یہ طاقت کہاں  
عبدہ احمد شفیع المذنبین  
آل اور اصحاب پر بھی بار بار  
کیا برا ہوتا ہے غمِ اولاد کا  
باپ کا مانکا نشانِ اولاد ہے  
ہے زیادہ سب سے پیارِ اولاد پر  
چٹکیان لیتی ہے یادِ اولاد کی  
باپ کی چشمِ عنایت اور ہے  
مان اوٹھا لیتی ہے سارا بار غم  
بھولتی ہے رنج کرتی ہے خوشی

دودھ پیئے اپنا کہ خون دل پلانے  
 جان سے بڑھ کر سنبھالے رات دن  
 مان کی غمخواری ہے بچے کے لئے  
 اپنے آنکھوں میں میٹھاتی ہے اسے  
 نیند میں ہسنے لگے یا مسکرانے  
 خواب میں چونکے اگر نور نظر  
 ہے پس کوئی کہ دختر رشک حور  
 پہلو ہے مادر میں طفل شیرخوار  
 سر تاشے میں بہاؤ لہری  
 میٹھے لب کے بات مہری کی لی  
 ہٹ پچانا اور چپل کر بیٹھنا  
 لطف میں گفتار کے رفتار کے  
 سرفراز اللہ نے جس کو کیا  
 صاحب اولاد ہے صاحب نصیب  
 جان مادر خنکے چشم پر  
 خون کی صحت سیرا کی زندگی  
 پرورش کا دہیان ہو خاطر نشین  
 دیکھتے ہیں کرکست دی ذرا  
 باندہ میں گنڈا گھول کر تعویذ دین  
 گر کبھی بگڑا ہوا دیکھیں مزاج  
 مائے جب صورت دکھاتی ہو تھنا

پرورش میں اپنے جو بن کو گنوا لے  
 محنتوں کے ساتھ پالے رات دن  
 شب کو بیداری ہے بچے کیلئے  
 دل کے جھو لیجین جھولاتی ہو اسے  
 مان بلائیں لے وہیں قربان جائے  
 مان کلجے سے لگائے دوڑ کر  
 مانکے آگے دونوں میں آنکھوں کے نور  
 اک کھلونا ہے عطا ہے کر دگار  
 بر ملا ہر سیل میں جادو گری  
 ضد بھری تقریر لگتی ہے بھلی  
 منہ پھر لینا سنبھل کر بیٹھنا  
 والد دستربان پر خوردار کے  
 لطف ملتا ہے اُسے اولاد کا  
 کوئی ہو یا اہل ثروت یا غریب  
 خاندانی مجمع محبوب نظر  
 چاہتے ہیں ہر طرح فرخندگی  
 اپنے جان و مال کی پروا نہیں  
 دم صحت کی خالق سے دعا  
 منتیں صحت کے پیرو نشہ کریں  
 خود کریں جاری طبیونکا علاج  
 کچھ اثر کرتی نہیں کوئی دوا



ہوتے ہیں مانباپ کے آنکھوں سے دور  
 گود کا پالا نظر آتا نہیں  
 کوئی دانتوں کی شکایت سے ہوا  
 کوئی چھپک کی شکایت سے ہلاک  
 ہائے کیا چھپک میں بڑھتا ہے بخار  
 یک بیک دانتوں کا ہوتا ہے ظہور  
 چھوڑتے ہیں کھانے پینے کا خیال  
 ہائے تکلیفیں اٹھاتے ہیں ہزار  
 سیکڑوں ہوتے ہیں پامال جل  
 مان کے دل پر دلخ پیدا ہزار  
 ام صبیان سے کوئی رخصت ہوا  
 اس مرض میں موت کا رہتا ہے ہم  
 باندھ کر مٹھی پھر لیتے ہیں آنکھ  
 کوئی دستوں کی شکایت سے ہزار  
 کوئی دم میں چل بسا کھانسی ہوئی  
 باپ ہے چھپک میں مان ہے مضمحل  
 رشک ریزان سینہ بریان لہجہ کر  
 کیا ہوا امید کی گلشن کا پھول

شیشہ دل صدمہ فرقت سے چور  
 کیسوں والا نظر آتا نہیں  
 جس کا صدمہ باپ کو مان کو ہوا  
 تپ کی شدت سے ہر کوئی زیر خاک  
 تین دن بیہوش رہتے ہیں صغار  
 جسم پر موجود ہر جانب بشور  
 بند آنکھیں غش میں ہر دم خستہ حال  
 ہے دوبارہ از زندگی آشکار  
 قبر بن چھکواتا ہے چھپک کا خصل  
 باپ اس صدمہ سے آشفۃ نزار  
 دم کے دم میں چل گیا تیرقصا  
 سو میں رو پختہ ہیں بچا پر سقیم  
 چہر اہل سے یہ ملا لیتے ہیں آنکھ  
 ہائے کیا موت کا ٹھہرا شکار  
 ناگھانی موت کی پھا انسی ہوئی  
 ہے جگر فولاد کا پتھر کا دس  
 درد دل کس کو کہیں جانیں بدبر  
 رو رہی ہے مان طبیعت ہر ملول

غزل

جس کا کرتے تھے نظار کیا ہوا

باپ کا دل مان کا پیارا کیا ہوا

جلوہ گر تھی پتلون میں روشنی  
کوئی دیتا بھی نہیں اس کی خبر  
چھپ گیا ہے کون سے پردیہ میں  
کس طرف جاتا رہا آنکھوں کا نور  
چھپ گیا افسوس وہ نازک بدن  
آگئی کس طرح گلشن میں خزان  
تم سدا رہے کس طرف ایمان من  
جان ہے بے چین دل ہے بیقرار  
میں پر اکتدہ کھلنے کے خاک پر  
بات کرتے کیوں نہیں ہم سے تم  
ہائے گہوارے کی رونق کیا ہوئی

وہ میرے آنکھوں کا تار کیا ہوا  
گود کا پالا ہم سارا کیا ہوا  
چاند میرا میاں کیا ہوا  
خوبصورت ماہ پار کیا ہوا  
رنج دل کو آتش کار کیا ہوا  
کس طرف وہ گل سدا کیا ہوا  
چھوٹا گھوڑا اتھار کیا ہوا  
ہائے وہ آرام سارا کیا ہوا  
کھیلنے والا ہم سارا کیا ہوا  
مسکراتا وہ تمہارا کیا ہوا  
جھولنے والا ہم سارا کیا ہوا

کہتے ہیں مانیاب ہاتھ روکے یوں  
وہ سرور دل ہمارا کیا ہوا

ہائے اس صدمہ سے حالت ہو بری  
بتلائے رنج ہے جان پدر  
اتر باکا دل ہے اس غم سے فگار  
چشم تر ہے و امب فریاد ہے  
دل پہلنے کی کوئی صورت نہیں  
یا حند ابھر جناب مصطفیٰ  
لکھ لے اپنے صابر و نہیں انکا نام  
فضل رب ہو اہل دل کا مدعا

چل گئی مان کے کلیجے پر چھری  
اب نظر آتا نہیں نور نظر  
ہو گئے اہل محبت زار زار  
جان گزا سارا غم اولاد ہے  
ہو گئی خستہ جگر اندوہ گین  
صبر کر مانیاب کے دل کو عطا  
کر عطا دایین میں اعلیٰ مقام  
اوس کی رحمت در پہنمان کی دوا



خوش رہو رب کی مشیت پر مدام  
ہا تنفس اوس کو فضل پر ہو سب کام

# عشق و ہوا

منہ نہ دکھلائے ذرا تم چل بسے  
خود کی دیکھی فضا تم چل بسے  
ہم سے کیوں ہو کر فضا تم چل بسے  
اگلی کیسی فضا تم چل بسے  
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
حسرتاوا حسرتا تم چل بسے  
بہر دل کالے گئے تم چل بسے  
واہ جی اچھے گئے تم چل بسے  
داغ دل پر دی گئے تم چل بسے  
کوئی سے رستے گئے تم چل بسے  
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
حسرتاوا حسرتا تم چل بسے  
تم سد ہارے دل دو پار ہو گیا  
کوچ جنت میں تمہارا ہو گیا  
در دکا غم کا گزارا ہو گیا  
گھر کا گھر سنسان سارا ہو گیا  
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
حسرتاوا حسرتا تم چل بسے  
جی نہیں لگتا ہے بکھرا ہوا دل  
زندگی سے اپنے رہتے ہیں جہل  
بے تمہارے ہر طبیعت مضحل  
رنج کی رکھی ہے کیا پھاتی چل  
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے





سیرِ حُزُن کی چمن کی بھسا گئی      اُس طرف ایسے طبیعت آگئی  
 سربازِ کر کیا مصیبت چھ گئی      دیکھ لو دل کی کلی مچھسا گئی  
 ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
 حُزُن تا وحِ حُزُن تا تم چل بسے  
 کس لئے گودِ نین رہتے قدم      کیا ادھر آئین کی کھلی ہستہ  
 کیوں عنایت آپ کی رہتی ہے کم      ہو چکے ہیں ہم اسیرِ درد و غم  
 ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
 حُزُن تا وحِ حُزُن تا تم چل بسے  
 لطفِ جینے کا سدھارا الوداع      کر چکا دل کو دوپارا الوداع  
 گھر ہو کس انسان سارا الوداع      اب کہاں ہو کا نظارا الوداع  
 ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
 حُزُن تا وحِ حُزُن تا تم چل بسے  
 تھی تنہا ہموں کے تم کفن      آپ ہی خود ہو کے بیٹھے بیویاں  
 کر دیا ہموں اسیرِ صد محن      اوس کا بدلہ ملا ایجاں من  
 ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
 حُزُن تا وحِ حُزُن تا تم چل بسے  
 چاند سی صورت کدہ ہے اب بتاؤ      یاد میں برو تیرے میں تم آکر مناؤ  
 تم پہ جو گزری ہے سب ہموں بتاؤ      کیا سبب جنگل بسا لکھو میں آؤ  
 ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے  
 حُزُن تا وحِ حُزُن تا تم چل بسے  
 اب تیرے ہمارے جنگل میں بسی      کس طرح گزری گی باقی زندگی

عمر دوروزہ محبت میں کٹی تم سدا رہو ہم پہ چھائی بے کسی

ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے

حسرتا و حسرتا تم چل بسے

دوہن تمہاری اتدن بتی ہے کیا اب نہیں ملتے ہو ایسے جدا

حشر پر دیدار ٹھہرا آپ کا روز ہے ہم پر قیامت بر ملا

ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے

حسرتا و حسرتا تم چل بسے

غم عزیز و کاہر ہا لطف جان گزا جیسے گذرا یہ وہی ہے جانتا

سن کے پھٹتا ہے کلیجہ ہار با جب کسی کو روکے چلا کے کہا

ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے

حسرتا و حسرتا تم چل بسے

کیا جبریل نے اظہار چلئے صاحب معراج

فرشتوں کی زبان پر خیر مقدم خیر مقدم ہے

اوہر شتاق عیسیٰ ہیں اوہر پیچیدہ ہونسی ہیں

بجھی ہو آگ و زنج کی کھلا ہو باب جنت کا

فلک کو آپ کے قدموں سے رفعت عرش کو عزت

کنہ گاران امت کو خدا سے بخشو الینا

خدا کو آپ دیکھیں آپکا جلوہ خدا دیکھے

کہا رضوان فریچے سیرت کو مکانوں کی

خدا نے طالب دیدار چلئے صاحب معراج

یہ ہر سو اور خوش رفتار چلئے صاحب معراج

کہ دیکھیں جلوہ دیدار چلئے صاحب معراج

فزون ہو رحمت فضا رہ چلئے صاحب معراج

تصدق آئے کے برابر چلئے صاحب معراج

کرم ہے آپکا درکار چلئے صاحب معراج

عجب ہے لطف کا دیدار چلئے صاحب معراج

وہ ہر فردوس کا گلزار چلئے صاحب معراج

عجب رات تھی ہا لطف فرشتے ملے کہتے تھے

خدا کا دیکھے دیدار چلئے صاحب معراج



کنت کثر اکی ضیاد ذات رسول عربی  
 مہربین ماہین ہر پھول ہن ہر غنچہ سرین  
 ظلمت کفر گھٹی دین کی تنویر برہن  
 آپ کے قامت اسایہ کی موزون ہر دلیل  
 دید حق دید رسول عربی ہے بیشک  
 یہ نہ ہوتے تو کہاں کن کا تقاضہ ہوتا  
 آپ سے زندگئے دل ہے دو عالم کو نصیب  
 و مہم بھیتا ہے آپ پہ اللہ دُرود

باغ و بہار کی فضا ذات رسول عربی  
 سبائین ہے جلوہ نما ذات رسول عربی  
 بن گئی شمع ہدا ذات رسول عربی  
 نور ہی نور ہر کیا ذات رسول عربی  
 جلوہ ذات است نہ ذات رسول عربی  
 موجد ہر دوسرا ذات رسول عربی  
 چشمہ آب بقا ذات رسول عربی  
 مرجا اصل غلے ذات رسول عربی

طالبات رسول عربی رہ ہا تقف  
 خود ہے اللہ ذات رسول عربی

## ماہِ خات مسلمان منہ بہا مدینہ

عزیزہ عالیجناب مرزا عبد الباقی صاحب  
 القلم و الحکمہ خواجہ امیر بک حضرت نذیر عالی مدظلہ العالی

می نماید رنگ عشق اشعارِ نعت  
 طبع شد مجموعہ گلزارِ نعت

این بہارِ باغِ لطیف چلو ادا  
 سالی او ہر دل عزیز آمد چنیں

شمشیر۔ جناب خان بہا محمد عبد الکریم خان بہادر سرکردہ کووالی۔

قصاید نور افروز و زیبا باشد  
بمقدار سه سال طبع شد شصت و شش

ضیائے آفتاب عشق گفتیم  
مکمل شد کتاب عشق گفتیم

واقف - جناب حکیم محمد ایتیا ز حسین خان صاحب ابو العلامی

این باغ غنای چو شد موسوم  
هست هر بیت و نیک مضمونش  
جان خارا ز سنش چو شد گفتم

دل و جانم نثار باغ غنای  
شجره میوه دار باغ غنای  
باز به آذر بهار باغ غنای

همدوی - جناب سید عیسی صاحب -

بهار باغ مدینه عیان هر کیا که بنا  
نئے نئے بین قصاید نیا مضمون  
قبول یار که حضرت رسول کویم  
مذاق جان کو میسر و دل کو نصیب  
کیا هر طبع اسی شمعش درین تاج  
کها ہے ہمیں ہی ہمدوی سن منلی

دکن میں مجمع قدوسیہ ان هر کیا که بنا  
عجب بهار یہ پہ گلستان هر کیا که بنا  
پسند خاطر ہر اسرار جان هر کیا که بنا  
کہ حرز جان و دل عاشقان هر کیا که بنا  
تثاریا و شک و وہان هر کیا که بنا  
کلام ہا واقف روشن بیان هر کیا که بنا

واصف - جناب محمد جہا نگیر خان صاحب ابو العلامی

طبع شد باغ مدینه ہم بہارش جانفزا  
در دکن آواذ طبعش چو شد ہر سو بلند  
گشت صوفی ضلی و اسم معنوی ہمیں چنیدین

نعتیہ دیوان ہاتف بے مثال و دلکش  
از برای سال او بوده دل ما فخر مند  
ہست سالش سیزده منیر و مجیدہ بالیقین



شد عیان از کلام هاتقرب ما  
عبرہ ذوسنین اصف گفت

جلوہ عشق احمد و محمود  
نظم معجز طراز = باغ شہود

کاتقرب - جناب قاسم شریف صاحب

میرے استاد ابو العلامی نے  
ایک انداز سے ہوی تاریخ

ہر قصیدہ نیا لکھا ہے کیا  
وصف خیر الہور لکھا ہے کیا

بقا - جناب رزاق شریف احمد صاحب

درو پڑے کے وہین ہنے رکھ لیا نثر  
یقیناً نے خوب کہا سال طبع خوش ہو کر

ہزار شوق سے دیکھی کتاب نعت رسول  
کہ آج چھپ گئی اچھی کتاب نعت رسول

نشر - حبیب کاتب رہنما - تلمیذ محمد عاشق حسین صاحب نق

دکھاتا ہے باغ بدینہ بہار  
نشر ہر ہی سال فصلی کارنگ

پے عاشقان رسول کریم  
صفات شہدین بہار نعیم

نور - جناب خواجہ نور الدین احمد صاحب

نعتیہ دیوان ہاتقرب چھپ گیا شکر  
سال ہجری خواجہ نور الدین احمد نے کہا

دیکھو مضمون نے نعت رسول شہین  
کیا قصیدہ کہیں لکھے نعت رسول شہین

واحد - جناب واحد خان صاحب ابو العلامی جمعدار

نہ ہے رسالہ نعت شریف طبع ہوا

کہ حبیبین عشق و محبت کارنگ ہے پیدا



شعور سن سر ہر مصرع کیون ہو واحد

غریب نادر دلکش ہے نعت شاہ ہدا

بشر۔ جناب حکیم قاسم حسن خان صاحب آغا فی ابو العلامی

بلغ بطمی ہے بار ثانی طبع  
اے بشر مینے یہ کہی تاریخ

اس جہن کی نئی نئی ہے بہار  
نعت دلکش ہے مطلع الانوار

یوسف۔ جناب محمد علی خان صاحب ابو العلامی وکیل

رنگ مدحت ز قضا پید  
گفت یوسف سن طبع اس چری

ہم تو لائے شہنشاہ حجاز  
دفتر عشق کلام عجز

شمر۔ جناب حکیم خواجہ شفیق حسن خان صاحب آغا فی ابو العلامی

دوبارہ باغ مدینہ چھپا  
شمر رہنے تاریخ ضلی کہی

مردف ہوا ہر تھپید و نیا  
سر اپا ہے بطمی ہے نظم ہدا

شمس۔ جناب محمد شمس الدین صاحب تاجر کتب

کیا خوب ہیں نعتیہ قصاید  
اسی شمس ہے سال طبع روشن

ہر شعر میں درد دل کے مضمون  
یہ نسخہ عشق ہے ہمایون

قطعہ تاریخ از جناب مصنف صاحب سلمہ

بحری تھی جو ہر سر میں اس کی ہوا  
قصاید نئے رہ گئے تھے تمام

تو باغ مدینہ دوبارہ اچھپا  
بہار مدینہ تھا شہور نام



مول آرا ہے اوس باغ میں بھی بہار جو تھی منکر تاریخ پریش نظر	تسلی دہ عاشق بے قرار تور عنوان نے ہاتھ بھی خیر
---	---

سن طبع میں ہے۔ بہار ابد ۲۱۵ باغ مدینہ کی حد ۱۱۱۲ س ۲۷ ۱۳ ۱ نہ	بنی آکے
--	---------



# گلہ شہید

## حصہ اول دوم و سیوم کو ۹

احقر نے ہی مرتب کر کے طبع کروایا جس کی شایعین از حد قدروانی فرمائی اور اتون ہاتھ خرید کیا۔  
 یہ وہی گلدستہ ہے کہ بار سیوم کی نوبت آئی مگر بار سوم میں اور بھی اضافہ غزلیں شریک کر کے طبع کیا گیا۔  
 اور فروخت ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حصہ سوم بھی عنقریب طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہو گا۔ اور اسیں  
 اعلیٰ درجہ کے عمدہ عمدہ غزلیں اور گائیں اور بڑے بڑے مشہور ناموں کے جو گراما فونو اور فونو گراف باجوں میں  
 لگائی جاتی ہیں شریک ہوں گے۔ قیمت .....

## مختصر فہرست کتب خانہ محمد شمس الدین تاج

۶	جلوہ احمدی حصہ اول	۶	گلہ شہید از حصہ اول	۶	دیوان قابل ثانی	جلوہ
۷	جلوہ دوم	۷	جلوہ دوم	۷	یادگار رستگاری	جلوہ
۸	حافظہ الایمان	۸	گلہ شہید محمدی حصہ اول	۸	جلوہ دواؤ و حالت حضرت امام و اولاد	جلوہ
۹	حافظہ الاسلام	۹	جلوہ دوم	۹	دیوان ذوق	جلوہ
۱۰	دیوان سنی	۱۰	گلزار احمدی	۱۰	حسینوی رحیمی نظر کامل پر حصہ	جلوہ

محمد شمس الدین تاج کتب بازار پتہ گئی حیدر آباد دکن



عاجز کی دوکان واقع پتھر گڑی راجہ وٹھ خانہ سرکار عاجد آباد دکن میں ہشتم کتب پر فروخت ہوئی  
جو شایقین کو رعایت ہو اور تاحر و نکو کفایت سے دی جائیں گیں آپ حضرات کو جن کتب کی ضرورت ہو  
ملاوہ مقامی اجاب شایقین کے اضلاع میں بذریعہ پٹ سرکار عاجد آباد انگریزی و پلہ پلہ ایل ٹاؤن مگر آئندہ خدمت  
در نیچے واسطے تیار فرمائیں گے۔ تو خود بخود معلوم ہو گا۔ کار و جوابی ہر درخواست کا آنا پنا ہے۔  
چند کتب جدید کی فہرست برآٹھ ضلع شایقین درج ذیل ہو جلد طبع مالہ کا ورثہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے۔

ترياق اسهول

یہ کتاب ہر مکان میں کہنا ضروری ہے کیونکہ یہ علمی درجہ کو حکیم حاذق کے لکھی ہوئی کتاب ہے اور ہر  
جانور و سائب کچھ چھوٹے دروغیہ کے اور قسم از ہر ون سنبل نیلا طوطا فیض و غیرہ اثر کر نیکی متعلق سیکھوں  
تجربہ کی ہو۔ اس سوز و رنج میں جو بیشمار ادا حکیم کو علاج کر سکتے ہیں۔ دہرہ بگرنفع عام کی غرض سے ہر کر دی گئی۔

جلوہ احمدی

"حصہ اول" - جدید اور عمدہ باعیدہ ابا قضا یہ کا مجموعہ نعتیہ - عاجز ہی نے مرتب کر کے یہ نافرین کیا۔  
 جس کو مولود خوان انت خوان عاشقان مول مقبول صلعم از قدر کی نگاہوں دیکھا و باتون اتھ خرید فرمایا اور کترین کا  
 حوصلہ بڑھایا۔ اس لئے ناپسین نے دوسرا حصہ بھی طبع کیا۔ تیسرا جو تھا حصہ چوتھا۔ اس کی کاپی بھی  
 تصانیف و شلکات و مرتبہ ہشتاد و سب شاہج میں۔ بالین برقیہ میں۔ یہ سب کتب کے نام ہیں۔  
 ناچیز کمترین نیاز آگین محمد شاہ الدین تاجر کتب رو برو شہ فانیہ سرکار عاجز آباد